BURAQ READER

جنون کی حد تک ہوا عشق

تحریر: شانزے آصف

سورج کی کرنیں اُس کے کمرے میں آرہی تھیں پر وہ خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی اتنے میں عابدہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں اس لڑکی کا کُچھ نہیں ہوسکتا جب دیکھو سوتی رہتی ہے یہ کہتے ہی وہ اُسے اُٹھانے لگا جاتی ہیں نور بیٹا اُٹھ جاو باہر رامین آپ سے ملنے کے لیے کب سے آئی ہوئی ہے رامین کا نام سُنتے ہی نور جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولتی ہے ماما آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ رامین آئی ہے آپ کو پتا ہے نہ آج ہمارا کالج میں پہلا دن ہے اور آپ مجھے اب اُٹھا رہی ہیں بیٹا میں تو کب سے اُٹھا رہی ہوں تم ہی نہیں اُٹھ رہی تھی چلو اب جلدی سے فریش ہوجاو میں تب تک تم دونوں کے لیے ناشتہ لگاتی ہوں آج میں نے تمہارے لیے تمہاری پسند کی حلوہ پوری بنائی ہے اوکے ماما یو‌ار بیسٹ میں ابھی اتی ہوں

یہ شاہ ہاؤس کا منظر ہے جہاں منظور شاہ کی بڑی بیٹی دُعا کی شادی کی تیاریاں بڑے زورو شور سے چال رہی ہیں

ناصر شاہ کے تین بیٹے ہیں سب سے بڑا منظور شاہ تھا جن کی شادی اُنھوں نے اپنی بھتیجی ہانیہ سے کی تھی منظور شاہ کے تین بیٹے ماہیر ،ازلان اور سمیر اور ایک بیٹی دُعا ہے

ناصر شاہ کے دوسرے بیٹے کا نام ظہیر شاہ ہے جن کی شادی اپنی خالہ کی بیٹی زینب سے ہوئی ان کی دوبیٹیاں اور ایک بیٹا تھا اُن کی سب سے بڑی بیٹی کا نام عیشال ہے اُس کے بعد ردا اور سب سے آخر میں شاہ زر

ناصر شاہ کے تیسرے بیٹے کا نام وجدان شاہ تھا انھیں اپنی کلاس فیلو عابدہ پسند تھی پر اُن کے خاندان میں باہر شادی کرنا گناہ تھا وجدان شاہ نے جب اپنی پسند کے بارے میں ناصر شاہ کو بتایا تو انھوں نے یہ سُن کر صاف انکار کر دیا اور وجدان شاہ کا رشتہ اپنے دوست حیدر شاہ کی بیٹی سے کر دیا حیدر شاہ ناصر شاہ کی پھوپھو کے بیٹے تھے دونوں کی دوستی بچپن کی تھی وجدان شاہ نے جب یہ سُنا تو جا کے فوراً عابدہ سے نکاح کر لیا

ناصر شاہ کو جب پتا چلا تو انھوں نے وجدان شاہ کو طلاق دینے کا کہا وجدان شاہ نے کہا بابا سائیں میں عابدہ کے بغیر نہیں رہ سکتا پلیز مجھے سے یہ نہیں ہوگا ناصر شاہ نے کہا ٹھیک ہے پر آج سے اس گھر کے دروازے تمہارے لیے بند ہیں آج کے بعد مجھے اپنی شکل نہ دیکھنا اور اُنہیں گھر سے نکال دیا

وجدان شاہ کے نکاح کی خبر جب حیدر شاہ تک پہنچی تو انھوں نے ناصر شاہ سے سارے رشتے توڑ دیے

وجدان شاہ نے عابدہ کو ساتھ لیا اور اپنے فلیٹ میں آگے جو اُنھوں نے اپنے دوست کی مدد سے لیا تھا عابدہ نے اُن کا ہر حالات میں ساتھ دیا وہ جانتیں تھیں کہ اُن کی خاطر اُنھوں نے اپنا سب کچُھ چھوڑ دیا ایک روز وجدان شاہ جب دفتر سے واپس آئے تو انھیں پتا چلا کہ وہ باپ بننے والے ہیں یہ سُن کر وجدان شاہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا وقت گزرتا رہا اور اللہ نے وجدان کو بیٹی کی رحمت سے نوازا جس کا نام اُنھوں نے نور العین شاہ رکھنا انھوں نے عابدہ سے کہا دیکھنا بابا سائیں جب یہ سُنیں گے کہ وہ دادا بن گئے ہیں تو وہ ہمیں معاف کر دیں گے پر اُن کا اندازہ غلط ثابت ہوا ناصر شاہ نے کہا جب میرا کوئی بیٹا ہی نہیں ہے تو پوتی کیسے میری ہوئی یہ سُن کر وجدان شاہ کو بہت دوکھ ہوا اور وہ گھر واپس آگئے

وجدان شاہ جیسے ہی گھر پہنچا سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا عابدہ کو وجدان کے انداز سے پتا چل گیا تھا کہ ناصر شاہ نے کیا جواب دیا ہو گا اسی لیے وہ چاے لیکر وجدان کمرے میں لے گی

....

نور اور رامین جیسے ہی کالج پہنچیں تو سامنے سے آتے ماہیر سے ٹکرا گئی نور کی ساری کتابیں نیچے گر گئی وہ جلدی سے کتابیں اُٹھا کے کھڑی ہوئی اندھے ہو نظر نہیں آتا ماہیر کو اسے دیکھ کے بہت غصہ ایا کے پہلے خود ہی ٹکرائی ہے اور اب باتیں بھی مجھے سُنا رہی ماہیر ابھی کچھ کہنے ہی لگا تھا کے اُدھر سے سمیر آگیا بھائی میں آپ کو

کب سے ڈھونڈ رہا ہوں اور آپ یہاں ہیں بولتے ہی سمیر کی نظر ان لڑکیوں پر پڑی

بھائی یہ کیوٹ سی لڑکی کون ہے سمیر نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا پتا نہیں لگتا ہے کوئی پاگل ہے جو راستہ بھول کے ادھر آگئ ہے

پاگل کس کو بولا ؟ نور نے غُصے سے کہا

تمہیں جسے اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ چلتے کیسے ہیں

ابھی نور کُچھ اور بولتی کے ماہیر بول اُٹھا

چلو سمیر تمہیں تمہاری کلاس دکھا دوں نور کو ماہیر پر بہت غُصّہ آیا اُس نے رامین کو دیکھا تو وہ وہاں ہی دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ ابھی گُزر کر گئے تھے

رامین نور نے اُسے آواز دی تو وہ بولی کیا ہوا

تم کیا دیکھ رہی ہو

کُچھ نہیں یار سوچ رہی ہوں کتنا ڈیسینٹ بندہ ہے

کون ؟ نور نے حیران ہو کر پوچھا کیوں کہ ان دونوں کے علاوہ وہاں کوئی نہیں تھا

ماہیر اور کون

وہ ہماری اتنی انسلٹ کر کے گیا ہے اور تمہیں وہ ڈیسینٹ لگ رہا ہے

تو تمہیں کس نے کہا تھا روڈلی بات کرو تم جانتی بھی ہو پورے کالج کا کرش ہے وہ اور تم نے اُس کو اتنی سُنا دیں

ہاں تو ہوگا کرش میں کیا کروں چلو اب کلاس میں چلتے ہیں نہیں تو پہلے ہی دن ایمیج خراب ہو جائے گی

شاہ ہاؤس میں آج مہندی کے فنکشن کی تیاریاں شروع ہوگئیں تھیں گھر کے سارے لوگ ہی کوئی نہ کوئی کام کرر ہے تھے لڑکیاں دُعا کو گھیرے بیٹھی تھیں اور مہندی والی اُسے مہندی لگا رہی تھی دُعا کی شادی اُس کے خالہ کے بیٹے شازین سے ہو رہی تھی وہ دونوں بچپن سے ساتھ تھے اور ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے تھے مہندی کا فنکشن دونوں کا ساتھ تھا دُعا نے پیلے رنگ کی قمیض پہنی تھی اور ساتھ گرین اور پینک کلر کا شرارا پہنا تھا سمپل سے میک اپ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی شازین نے سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا ماہیر، سمیر، ازلان اور شاہ زر نے سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور گلے میں پیلے دوپٹے ڈال کے وہ سب بہت اچھے لگ رہے تھے ماہیر چھے فٹ سے نکلتا قد گہری نیلی آنکھیں کہ دیکھنے والا دیکھتا ہی رہ جائے سفید رنگت ستون ناک جس پر ہر وقت غُصّہ رہتا تھا کالج کی ساری لڑکیاں

اُس پے مرتی تھیں پر اُس نے کبھی اپنی حدود کو کراس نہیں کیا ماہیر کالج میں پڑھتا تھا اُس کی پڑھائی ختم ہو گئی تھی وہ اپنے ڈیڈ کے بیسنس کو بھی سنبھال رہا تھا اور فارغ وقت میں وہ کالج میں فزکس کا لیکچر بھی لیتا تھا

نور اور رامین کلاس میں جیسے ہی داخل ہوئیں تو سر کلاس میں موجود نہیں تھے وہ جلدی سے جا کے اپنی جگہ پر بیٹھا گئیں ابھی اُنہیں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ماہیر کلاس میں داخل ہوا سب سلام کے لیے کھڑے ہو گئے نور اپنی جگہ پر ہی بیٹھی رہی اُسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ جس کی ابھی وہ بے عزتی کر کے آئی تھی اور ہی اس کے سر تھے

نور اُٹھ جاو سب دیکھ رہے ہیں رامین نے نور کو جھنجھوڑ ماہیر نے سب سے اپنا تعارف کروایا اور پھر سب سٹوڈنٹس نے باری باری اپنا تعارف کروایا

√√√√√√√√√√√√√√√

ماضی

وجدان یہ لیں چائے پیں آپ ٹینشن نہ لیں مجھے یقین ہے وہ ایک نہ ایک دن ضرور مان جائیں گے اور ویسے بھی جب وہ اپنی پیاری سی پوتی کو دیکھیں گے تو ناراضگی بھول جائے گے وجدان عابدہ کے یقین کو توڑنا نہیں چاہتا تھا اس لیے اس نے بھی انشاء اللہ کہا اور چائے پینے لگا گیا

وقت کا ہے گُزرنا تو وہ گزرتا گیا

نور تین سال کی ہوگئی تھی اب وجدان نے ناصر شاہ کو منانے کی بارہا کوشش کی لیکن وہ اپنی بات پہ قائم تھے وجدان شاہ کی زندگی میں اب صرف دو ہی رشتے تھے ایک اُس کی بیوی عابدہ اور دوسری اُس کی بیٹی نور وجدان کی جان بستی تھی نور میں وہ نور کی ہر خواہش پوری کرتا تھا

عابدہ بہت کہتی آپ اسے بگاڑ رہے ہیں پر وجدان ہمیشہ یہ کہتا کے اس کو بگاڑنا نہیں پیار کرنا کہتے ہیں

....

حال

آج دُعا کی رُخصتی تھی صبح سے ہی سب تیاریوں میں مصروف تھے فنگشن کیوں کہ حال میں تھا اس لیے سب تیری کررہے تھے ہانیہ بیگم جہاں اس بات سے خوش تھیں کہ وہ بیٹی کے ضرض سے سبکدوش ہو جائے گی وہیں بیٹی کے جانے کا دوکھ بھی تھا دُعا کو عیشال اور ردا پالر لے گی تھیں انھوں نے وہیں سے ہال میں آنا تھا ماہیر ،ازلان، شازرہ اور سمیر نے سفید کُرتے اور بلووسکٹ پہنی تھی وہ تینوں ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے

عیشال اور ردا نے پینک کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی اور بالوں کا جوڑا کیا ہوا تھا وہ دونوں بھی بہت پیاری لگ رہی تھیں دُعا نے ریڈ اور گرین کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا لائٹ سے میک اپ اور جیولری میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

نور نور اُٹھ جاو کیا جاتا ہے یار آج ہی تو چھُٹی کا دن ہے سونے دو نا کل سے پھر اُس کھڑوس کی باتیں سُننی پڑیں گی اُٹھ جاو یار تمہیں پتا بھی ہے کہ آج ہم نے دُعا کی شادی میں جانا ہے پہلے ہی وہ ہم سے ناراض ہے کہ ہم مہندی پہ نہیں گئے اگر آج بھی نہ گئے تو وہ اور ناراض ہو جائے گی

کیا تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا ؟

کب سے تو تمہیں اُٹھ رہی ہوں لیکن مجال ہے جو تم پے اثر ہو

اچھا بابا سوری تھوڑا سا ویٹ کرو میں ابھی ریڈی ہو کے آئی

اوکے جلدی کرنا میں باہر تمہارا انتظار کر رہی ہوں

نور ریڈ کلر کی میکسی میں باربی ڈول لگ رہی تھی ہلکے سے میک اپ نے اُسے اور دلکش بنا دیا تھا

//

ماضی

نور اب اٹھارہ سال کی ہوگئی تھی نیلی جھیل جیسی آنکھیں

دراز قد گورا رنگ کمر تک آتے برون بال وہ سادگی میں بھی بہت خوبصورت لگتی تھی

ان تمام سالوں میں وجدان نے بہت کوشش کی ناصر شاہ کو منانے کی لیکن وہ اپنی بات پہ قائم رہے

نور کی بچپن کی صرف ایک ہی دوست تھی رامین دونوں نے ساتھ کھیلا ساتھ پڑھی اور اب ایک ہی کالج میں ایڈمیشن لیا تھا نور اور رامین کی دُعا سے دوستی تب ہوئی جب وہ نویں جماعت میں تھیں اور تب سے ہی اُن کی آپس میں بہت بنتی تھی دُعا نور اور رامین سے سینیئر تھی پر اُن کی دوستی ایسے تھی جیسے وہ تینوں ہم عمر ہوں

////////////////////////////////////

رامین چلو میں تیار ہوں ماما ہم جا رہے ہیں آپ اپنا خیال رکھنا

ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے جانا اور جلدی واپس آجانا

اوکے ماما روکو نور جی ماما عابدہ بیگم نے نور کے اوپر سے پیسے وارے یہ کسی غریب

کو دے دینا یاد سے

جی ماما

////////////////////////////////

ماہیر ادھر آؤ

جی داجی

بیٹا تیاریاں مکمل ہیں نہ ساری تم جا کے دیکھ لو کیوں کہ باقی کسی نے تو یہ کام کرنا نہیں ہے صرف تم ہی ہو جس ہو جس پر مُجھے پورا یقین ہے کہ میرا پوتا ہی میرا بازو بنے گا

آپ فکر نہ کریں میں سب دیکھ لوں گا

شاباش بیٹا اور تمہارا باپ کہاں ہے میں تب سے دیکھ رہا ہوں نہ منظور شاہ نظر آرہا ہے اور نہ ہی ظہیر شاہ

داجی وہ پھوپھو کو ایرپورٹ سے لینے گئے ہیں۔

چلو ٹھیک ہے بیٹا

تم جا کے تیاریاں دیکھ لو میں تب تک مہمانوں کو دیکھ لوں

//////////////////////////////

رامین جلدی چلاو دُعا ہمارا انتظار کر رہی ہوگی

اس جلدی کا خیال تمہیں تب نہیں آیا جب گھوڑے بیچ کے سو رہی تھی رامین نے دانت پیستے ہوئے کہا

یار ایک اتوار کا ہی تو دن ہوتا ہے جب میں اپنی نیند پوری کر سکتی ہوں نہیں تو اُس کھڑوس کی وجہ سے تو بندہ سکون سے سو بھی نہیں سکتا اور اب تم بھی مُجھ سے ناراض ہو رہی ہو

اچھا بس بس اب پھر سے شروع مت ہو جانا نہیں ہوں میں تم سے ناراض چلو اُترو اب گاڑی سے یہ ہی حال ہے تم چلو میں گاڑی پارک کر کے آتی ہوں

ٹھیک ہے جلدی آنا ---- ہائے اللہ میرا سر توڑ دیا کون ہے جو اپنی آنکھیں کرا لیے پر دے کے آیا ہے نور اپنی ہی دھُن میں بولتی جا رہی تھی جب اُس کی نظر غُصے سے کھڑے ماہیر پر گئی تو اُس کی بولتی بند ہو گئی

ماہیر جو مہمانوں کو دیکھنے باہر جا رہا تھا جب آگئے سے آتی نور سے بری طرح ٹکرایا جس کا سارا دھیان راہین کو ڈھونڈنے میں تھا

تم ----- سوری میرا مطلب سر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟

مجھے پہلے یہ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور ویسے بھی یہ تمہارا دماغی مسلہ ہے جو دیکھ کر نہیں چل سکتی

سوری سر وہ میری فرینڈ کی شادی ہے پر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں میرا مطلب ---- اوہ کہیں آپ دولہے کے بھائی تو نہیں

میری بہن کی شادی ہے

بہن کی ---------دُعا آپ کی بہن ہے

کیوں نہیں ہو سکتی؟

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا وہ دُعا نے کبھی زکر نہیں کیا نا

نور تم ابھی تک یہاں ہی کھڑی ہو جلدی کرو دُعا ہمارا انتظار کر رہی ہوگی سر اسلام علیکم

وعلیکم السلام

چلو جلدی اب

نور اب تمہیں کیا ہوا ہے منہ پھولا کے کیوں کھڑی ہو چلو اندر سب دیکھ رہے ہیں

مجھے نہیں جانا تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ دعا اس کھڑوس کی بہن ہے اگر مجھے پتا ہوتا تو میں کبھی یہاں نہ آتی

نور یار مجھے بھی نہیں پتا تھا کہ ماہیر سر دعا کے بھائی ہیں

تم سچ کہہ رہی ہو رامین

ہاں بلکُل تمہیں پتا ہے میں تم سے جھوٹ نہیں بولتی اب چلو کون ہے۔ ؟ آجاؤ

ارے نور رامین آؤ تم کب آئیں مجھے تو لگا تھا آج بھی نہیں آؤ گی

کیسے نہ آتے تم نے اتنے پیار سے بولایا تھا دُعا ماشاءاللہ تم بہت پیاری لگ رہی ہو اللہ نظرے بد سے بچائے آمین

شکریہ

دُعا تم تیار ہوگی ؟

جی ماما

اور رامین نور آپ لوگ کیسی ہو بیٹا ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو

شکریہ آنٹی آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں

اچھا تم لوگ دُعا کو لے آؤ مجھے لگتا ہے برات آگئ ہے

جی آنٹی چلو دعُا صاحبہ

ہر طرف برات کا شور اُٹھاتا ہے رامین یار آجاؤ برات کا استقبال بھی کرنا ہے چلو

جلدی ایک منٹ تم روکو میں پھول لے کے آتی ہوں

اہہہہ دیکھ کر نہیں چل سکتے اندھے ---------------نور کے باقی الفاظ

سامنے کھڑے ماہیر کو دیکھ کر منہ میں ہی رہ جاتے ہیں جو غُصے سے اُسے گھور رہا

ہوتا ہے

سوری سر وہ غلطی سے ----کیا مصیبت ہے اسے میں ہی ملتی ہوں ٹکرانے کے لیے نور آہستہ آواز میں بڑبڑاتی ہے

کیا کہا تم نے اور یہ کیا ہر وقت اندھوں کی طرح چلتی ہو آنکھیں کرائے پر دی ہیں سٹوپیڈ ماہیر غُصے سے کہتا ہوا وہاں سے چلا جاتا ہے

کیا ہوا نور تم یہاں کیوں کھڑی ہو میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی اب تو برات کی انٹری بھی ہوگی اور تم ابھی تک یہاں ہی کھڑی ہو

کیا برات کی اینٹری ہوگی ہائے اس جلاد سے کبھی میری خوشی برداشت نہیں ہوتی

کون جلاد ؟

تمہارے سر اور کون

کیا اُنھوں نے کیا کہا ،؟

کُچھ نہیں چلو

ماہیر بیٹا ادھر آؤ

جی داجی

بیٹا یہ لڑکیاں کون ہیں جو دُعا کے ساتھ ہیں عمر میں تو بہت چھوٹی لگ رہی ہیں اور ان میں سے ایک تو بلکُل وجدان شاہ جیسی ہے

داجی یہ دُعا کی دوستیں ہیں یہ وجدان شاہ کون ہے داجی میں نے پہلے بھی آپ کے مُنہ سے یہ نام سُنا ہے

بیٹا بہت لمبی کہانی ہے پھر کبھی سُناوں گا ابھی تم جا کے دیکھو مہمانوں کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے

جی داجی

ماہیر چلا جاتا ہے اور داجی ماضی کی یادوں میں اُلجھ جاتے ہیں

داجی آپ آئیں نہ سٹیج پہ چلتے ہیں فیملی فوٹو لینی ہے۔

چلو بیٹا

ماشااللہ میری بیٹی دُعا تو بہت پیاری لگ رہی ہے اللہ پاک نظرے بد سے بچائے

آمین داجی نے دُعا کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار دیا

اسلام علیکم داجی

واعلیکم السلام بیٹا میں نے پہلے کبھی آپ کو نہیں دیکھا آپ دُعا کی دوست ہو کیا

جی داجی

اللہ پاک تمہیں خوش رکھے بہت پیاری بچی لگ رہی ہو تمہارا نام کیا ہے

شکریہ داجی میرا نام نور العین شاہ ہے

شاہ--------- تم شاہوں کی بیٹی ہو ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

جی داجی میں وہ

نور کدھر ہو تم میں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں رُخصتی ہونے والی چلو جلدی دُعا کے پاس چلتے ہیں

ہاں چلو اچھا داجی میں چلتی ہوں مجھے آپ سے مل کے بہت خوشی ہوئی انشاء اللہ بہت جلد ملاقات ہوگی آپ اپنا خیال رکھیے گا

شکریہ بیٹا

رامین نور کو چُپ کروا رہی تھی جو دُعا کو روتے دیکھ کر خود بھی رونے لگ گئی تھی نور اب بس بھی کرو سب ہماری طرف ہی دیکھ رہے ہیں اتنا تو دُعا نہیں روئی جتنی

رورو کے تم نے ندیاں بہائیں ہیں ایسا لگ رہا ہے رُخصتی دُعا کی نہیں بلکہ تمہاری ہے

پیچھے ہٹو تم مجھ سے بات نہ کرنا نور رامین کی بات سُن کر غُصے سے بولی

دور کسی کی آنکھوں نے اس منظر کو بڑے غور سے دیکھا تھا ماہیر جو وہاں سے گُزر رہا تھا جب نور کو روتے دیکھ وہ وہیں روک کر اُسے دیکھنے لگا

اچھا نور اب ناراض نہ ہو میں سوری بول تو رہی ہوں اب بس بھی کرو ہم پہلے ہی لیٹ ہوگئے ہیں

اچھا نہیں ہوں ناراض چلو

یار نور گاڑی سٹارٹ نہیں ہورہی پتا نہیں کیا ہوا ہے تھوڑی دیر پہلے تک تو ٹھیک تھی مجھے لگتا ہے شاید پیٹرول ختم ہوگیا ہے

کیا ہوا رامین آپ لوگ ایسے کیوں کھڑی ہیں ماہیر جو مہمانوں کو سی اوف کرنے آیا تھا جب اُس نے اُن دونوں کو دیکھا جو پریشان لگ رہی تھیں

سر وہ ہماری گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی لگتا ہے پیٹرول ختم ہو گیا ہے

اگر آپ لوگوں کو کوئی عتراض نہ ہو تو میں چھوڑ دیتا ہوں

شیور سر

نور تم آگے بیٹھ جاؤ میں بہت تھک گئی ہوں پلیز نور اب ضد نہ کرنا نور جو منا کرنے ہی والی تھی پر رامین کی بات سُن کر وہ نا چاہتے ہوئے بھی آگے بیٹھ گئ

وجدان صاحب جیسے ہی گھر داخل ہوئے تو عابدہ بیگم کو پریشانی سے ٹہلتے ہوئے دیکھا کیا ہوا بیگم کُچھ پریشان لگ رہی ہیں اور ہماری نور کہاں ہے

اُسی کی وجہ سے تو پریشان ہوں

کیوں ایسا کیا کر دیا میری بیٹی نے جو ہماری بیگم اس قدر پریشان ہوگئی ہیں

وہ رامین کے ساتھ اپنی دوست کی شادی پر گئی تھی اتنا وقت ہوا ہے ابھی تک نہیں آئی مجھے اُس کی فکر ہو رہی ہے

تو اس میں فکر کرنے کی ضرورت ہے اگر وہ رامین کے ساتھ ہے تو

تم فکر نہ کرو آنے والی ہوں گی

ماہیر تب سے نور کو دیکھ رہا تھا جو مسلسل اُسے اگنور کر کے شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی

محترم اگر باہر دیکھنے سے فرصت مل گئی ہو تو مہربانی فرما کر راستہ بتا دیں تاکہ میں آپ کو آپ کی منزل تک پہنچا دوں

سوری وہ میں بھول گئی تھی یہاں سے رائٹ ٹرن لینا ہے

آپ ایسے کام کرتی ہی کیوں ہیں جن کی وجہ سے آپ کو سوری بولنا پڑے

جی۔۔۔۔۔۔۔پتا نہیں اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے کھڑوس رامین سے بھی راستہ

پوچھ سکتا تھا لیکن نہیں

چلو نور نور اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اُسے رامین کی آواز سُنائی دی

ہاں کیا ہوا ۔۔اُترو گھر آگیا ہے

او ہاں سوری وہ میرا دھیان نہیں تھا

شکریہ سر رامین نے گاڑی سے اُترتے ہوئے کہا

نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ ہماری مہمان تھیں اور یہ میرا فرض بنتا

تھا کہ آپ کو سہی سلامت گھر پہنچتا

سر اندر ایں نہ

نہیں اب میں چلتا ہوں بہت دیر ہوگئی ہے آپ اپنی دوست کو لے کر گھر جائیں

اُنھیے بہت جلدی ہے ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو کب سے رامین کو اندر جانے کے اشارے کر رہی تھی

رامین چلو اب

وہ دیکھو آگئ تمہاری بیٹی وجدان شاہ نے نور کو اندر آتے دیکھ کر عابدہ بیگم سے کہا جو پریشانی سے چکر کاٹ رہی تھیں

نور کو دیکھ کر اُن کی جان میں جان آئی کہاں تھی تم نور؟ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی اتنی دیر لگا دی تم نے آنے میں

ماما وہ ہماری گاڑی خراب ہو گئی تھی اس لیے دیر ہو گئی

اچھا چلو تم فریش ہو جاو میں کھانا لگتی ہوں

اوکے ماما

ماہیر جب سے آیا تھا۔ غیر ارداریٔ طور پر نور کو ہی سوچ رہا تھا

پتا نہیں کیا ہے اُس لڑکی میں جو میں اُس کی جانب اٹریکٹ ہو رہا ہوں شاید میں نے اُس کو کُچھ زیادہ ہی سر پر سوار کر لیا ہے

نور بیٹا آرام سے ناشتہ کرو عابدہ بیگم نے نور کو ٹوکتے ہوئے کہا جو جلدی جلدی ناشتہ کر کے کھڑی ہو گئی تھی

ماما وین آنے والی ہے میں کالج میں کُچھ کھا لوں گی ارے بیٹا سُنو تو بائے ماما بائے بابا

ایک تو یہ لڑکی بھی نہ ہمیشہ ہوا کے گھوڑے پر سوار ہوتی ہے مجال ہے جو کبھی پوری بات سُن لے یہ آپ کے ہی لاڈ پیار کا نتیجہ ہے عابدہ بیگم نے وجدان شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا

عابدہ بچی ہے سمجھ جائے گی اور مجھے پورا یقین ہے وہ کبھی بھی ہمارا سر نہیں جھُکائے گی اور آپ پلیز ہر وقت اُسے ڈانٹا نہ کریں

اچھا بابا نہیں ڈانٹتی آپ کی بیٹی کو عابدہ بیگم نے مُسکراتے ہوئے کہا

پتا نہیں یہ رامین کہاں رہ گئی کب سے انتظار کر رہی ہوں

نور نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ہائے اللہ امین جلدی آجاؤ کھڑوس کی کلاس شروع ہونے والی ہے

ایسا کرتی ہوں میں کلاس میں چلی جاتی ہوں ابھی سر کے آنے میں ویسے بھی دو منٹ رہتے ہیں

ماہیر جو ابھی کلاس میں داخل ہوا تھا اُس کی نظریں غیر ارادائ طور پر نور کو تلاش کر رہی تھیں۔۔۔۔۔ لگتا ہے آج محترمہ نہیں آئیں۔۔۔۔۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کے اُس کی آواز سُنائی دی

سر مے آئ کم ان ؟؟؟؟

نو۔۔۔۔۔ ماہیر نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

سر وہ میں۔۔۔۔۔۔

وہ میں کیا آپ کو پتا ہے آپ پورے تین منٹ لیٹ ہیں وجہ پوچھ سکتا ہوں کہ کیوں لیٹ آئی ہیں

سر وہ میں رامین کا انتظار کر رہی تھی اس لیے

کیوں رامین کوئی چھوٹی بچی ہے جو آپ کے بغیر کلاس میں داخل نہیں ہو سکتی یا اُسے کلاس کا راستہ نہیں پتا

سوری سر------رامین میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں

محترمہ آپ کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ رامین لیو پر ہیں اب آپ اپنی جگہ پر جائیں پہلے ہی آپ کی وجہ سے میرا قیمتی وقت برباد ہو چُکا ہے

نور کو سزا وہ دینا نہیں چاہتا تھا پر وہ کلاس کے سامنے رولز بریک بھی نہیں کر سکتا تھا اس لیے مجبوری میں اُسے سب کے سامنے سزا دینی پڑی

نور جب سے آئی ہو کمرے میں بند ہو کیا ہوا ہے بیٹا آپ نے کھانا بھی نہیں کھایا طبیعت ٹھیک ہے میری بیٹی کی عابدہ بیگم نے نور سے پوچھا جو کالج سے آنے کے بعد کمرے میں بند ہو گئی تھی

جی ماما وہ آج لیکچر زیادہ تھے اس لیے تھک گئی

چلو ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو میں تب تک تمہارے بابا کو چائے بنا دوں

اوکے ماما

میں کیوں اُس کھڑوس کی ڈانٹ کے بارے میں اتنا سوچ رہی ہوں دفا کرو پر------ نہیں اُس کی وجہ سے پوری کلاس کے سامنے میری انسلٹ ہوئی

ہائے اللہ اب میں کالج کیسے جاؤں گی ہاں ایسا کرتی ہوں صبح چھٹی کر لیتی ہوں پر نہیں ماما نہیں کرنے دیں گی کیا کروں

لیکچر بنک کرلوں گی ہاں یہ سہی رہے گا

بھائی ایک اور برگر لا دیں نور برگر ختم کرتے ہوئے بولی

جی باجی ابھی لایا

کوئی ضرورت نہیں برگر لانے کی

ایکسکیوزمی آپ ہوتے کون ہیں برگر لانے سے مانا کرنے والے نور نے پیچھے موڑتے ہوئے کہا پر سامنے ماہیر کو دیکھا کر اُسے کے طوطے اُڑ گئے

ماہیر جو کینٹین واٹر بوتل لینے آیا تھا سامنے نور کو برگر کھاتا دیکھ کر اُس کا دماغ بھک سے اڑ گیا اُسے کلاس میں نہ دیکھ کر اُسے لگا تھا کے شاید کل کی بات سے وہ

ہرٹ ہوئی ہے اور اس لیے ہی نہیں آئی پر اب اُسے مزے سے برگر کھاتا دیکھ

اُس کا غُصّہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا تھا

سر وہ میں--------ہائے اللہ یہ یہاں بھی آگیا

مس نور اپنی قیس آرائی بند کریں اور مُجھے بتائیں کہ آپ نے لیکچر کیوں نہیں اٹینڈ

کیا

سر وہ میں لیٹ ہوگی تھی اس لیے

وہ تو آپ روز ہوتیں ہیں کوئی ایسی بات بتائیں جو مُجھے پتا نہ ہو

سر ایچولی میری طبیعت خراب تھی

اس لیے آپ میڈیسن کی جگہ آپ برگر کھا رہی ہیں

مجھے لگتا ہے آپ ایسے نہیں بتایں گی مجھے آپ کے پیرینٹس کو بتانا پڑے گا کہ آپ نے کلاسس بنک کی ہیں

نہیں سر پلیز آپ اُن کو اس بارے میں نہ بتائے گا آئی پرومس آج کے بعد کبھی کلاس مس نہیں کروں گی

اوکے لاسٹ ورنگ ہے آپ کے لیے

شکریہ سر

بھائی اب برگر لے او جلاد چلا گیا ہے ------میرا مطلب سر چلے گئے ہیں

ماہیر جو ابھی گیا نہیں تھا اپنے لیے ایسے الفاظ سُن کے وہیں روک گیا اس لڑکی کا کُچھ نہیں ہو سکتا

ماہیر آفس کا کام کر رہا تھا جب ہانیہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں

کیسا ہے میرا بیٹا

موم میں بلکُل ٹھیک ہوں آپ بتائیں کوئی کام تھا؟ مُجھے بُلا لیتی آپ نے کیوں تکلیف کی

نہیں بیٹا اس میں تکلیف کی کیا بات میرا اپنے بیٹے کو دیکھنے کا دل کر رہا تھا اور ویسے بھی مُجھے تُم سے ایک ضروری بات کرنی تھی

جی موم کہیں

بیٹا ماشاءاللہ سے آب تم 25 کے ہوگئے ہو بزنس بھی بہت اچھے سے ہینڈل کر رہے ہو تو میں سوچ رہی تھی کیوں نہ میں اپنے بیٹے کے لیے پیاری سی دُلہن لے آؤں

پر موم مُجھے کُچھ وقت چاہیے ابھی

بیٹا میں تمہاری دُلہن دیکھنا چاہتی ہوں

موم اگر بھائی نہیں مان رہے تو آپ کی یہ خواہش میں پوری کردیتا ہوں سمیر نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

چُپ کر بدمعاش پہلے میرے ماہیر کی شادی ہوگئی پھر میرے ازلان کی اور پھر تیری کروں گی اس لیے صبر رکھ میرے بیٹے ہانیہ بیگم نے سمیر کو تنگ کرتے ہوئے کہا

بھائی دس از نوٹ فیر آپ کا اگر شادی کرنے کا دل نہیں کرتا تو اس میں مُجھ معصوم کا کیا قصور ہے

روک جا تو جھے میں بتاتا ہوں کہ تیرا قصور کیا ہے ماہیر نے کوشن مارتے ہوئے کہا

ارے ارے بھائی روکو میں تو مذاق کر رہا تھا

کیا ہے مُجھے بار بار کال کیوں کررہی ہو نور نے رامین کی کال اُٹھاتے ہوئے کہا جو پچھلے دو دن سے اُسے منانے کی کوشش کررہی تھی

یار نور میری بات تو سُن لو میں نے-------

کیا سُنو ہاں تم نے اُس جلاد کو بتا دیا کہ تم نہیں آرہی پر مُجھے بتانے کی توفیق نہیں کی

تمہیں پتا ہے بلکہ نہیں تُمہیں کیسے پتا ہوگا تم تو چھٹیں انجوائے کر رہی تھی نہ میں بتاتی ہوں تمہاری وجہ سے اُس ماہیر نے پوری کلاس کے سامنے میری انسلٹ کی میری وجہ سے

ہاں کیوں کہ میں تمہارا انتظار کر رہی تھی اور انتظار کرتے کرتے میں لیٹ ہوگئ

اس لیے مُجھے تُم سے کوئی بات نہیں کرنی

نور میری بات تو سُن لو خود ہی بولتی جا رہی ہو

اچھا بولو

یار امی کی طبیعت خراب تھی اس لیے مُجھے ارجنٹ چھُٹی کرنی پڑی اور ٹینشن میں مُجھے تمہیں بتانے کا خیال نہیں رہا اور ماہیر سر کو بھائی نے کال کر کے بتایا تھا

ایم سوری رامین

اٹس اوکے چلو ٹھیک ہے پھر کل ملتے ہیں

نور بیٹا مُجھے تُم سے ضروری بات کرنی ہے

جی ماما کہیں بیٹا میں تمہاری خالہ کے گھر جا رہی ہوں شام کو واپس آجاؤں گی تم

کالج سے اکر دوپہر میں جو کھانا کھانا ہو میڈ کو بتا دینا

عابدہ بیگم نے ناشتہ کرتے ہوئے نور سے کہا

اوکے ماما بائے

کتنی بار بولا ہے بیٹا بائے نہیں اللہ حافظ بولا کرو

اوکے ماما اللہ حافظ

❤❤❤❤❤❤

ماہیر پھر کیا سوچا تم نے

کس بارے میں موم۔

شادی کے بارے میں تُجھے یاد ہے نہ رات ہماری بات ہوئی تھی

موم سچ کہوں تو میں ابھی شادی کے لیے بلکل تیار نہیں پلیز آپ میری خاطر کُچھ وقت اور انتظار کر لیں مجھے وقت چاہیے۔

اور کتنا وقت چاہیے؟؟؟؟؟

موم دو ماہ

ٹھیک ہے دو ماہ تمہارے پاس صرف دو ماہ کا وقت ہے اُس کے بعد میں تمہارا کوئی بہانا نہیں سُنوں گئی

منظور ہے اچھا اب میں چلتا ہوں سمیر کہاں ہے پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے

وہ اپنے روم میں ہے

اللہ حافظ موم

اللہ حافظ خیال رکھنا

نور تم اب آئی ہو میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی

سوری وہ ایچولی ٹریفک بہت زیادہ تھی چلو کلاس میں چلتے ہیں

اسلام علیکم کلاس

وعلیکم اسلام سر

مس نور آپ کو الگ سے انویٹیشن دینا پڑے گا نور جو اسائمنینٹ کمپلینٹ کر رہی تھی اس کے کانوں میں ماہیر کی آواز گونجی

سر وہ میں اسائنمینٹ کمپلینٹ کر رہی تھی اس لیے

آپ کو اسائنمینٹ کا مطلب پتا ہے یہ کام گھر سے کرکر آنا ہوتا ہے نہ کہ کلاس میں

آیندہ میں آپ کو کلاس میں اسائنمینٹ بناتے ہوئے نہ دیکھوں

گوٹ اٹ

جی سر نور نے نم آواز میں جواب دیا

اب پلیز بچوں کی طرح رونے مت لگ جانا

پوری کلاس نے قہقہہ لگایا

Be quiet class

بیٹھ جایں اب یا سارا دن کھڑے رہنے کا ارادہ ہے

نور یہ لو پانی پیو اور اب مُجھے بتاو رو کیوں رہی ہو رامین نے نور کو پانی دیتے ہوئے کہا جو کلاس ختم ہونے کے بعد گراؤنڈ میں آگئ تھی اور تب سے رونے کا شُغل پورا کر رہی تھی

یار نور بتاو بھی اب میرا پہلے ہی میم یسمین کی وجہ سے لیکچر مس ہوگیا اور اب تم کو روتے دیکھ کر میرا دل کر رہا ہے کہ کاش میم یسمین کا ہی لیکچر لے لیتی

رامین میں نے کل سے نہیں انا

پر کیوں

کیوں کہ وہ کھڑوس میرا دُشمن بن گیا ہے پوری کلاس کو چھوڑ کر اُسے میں ہی ملتی ہوں انسلٹ کرنے کے لیے

کیا مطلب اب کیا ہوا

یار میں نہ کلاس میں بیٹھ کر اسائنمینٹ کمپلینٹ کر رہی تھی ---------

پھر

پھر کیا اُنھوں نے میری انسلٹ کردی کیونکہ میں نے اُن کو سلام نہیں کیا پر اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے مُجھے پتا ہی نہیں چلا کہ وہ کب کلاس میں آئے

تو اس میں رونے کی کیا بات ہے یار سٹوڈنٹس لائف میں یہ سب چلتا ہے

پر پوری کلاس مُجھ پے ہس رہی تھی

نور تم اور ریکٹ کررہی ہو یار کوئی کُچھ نہیں کہتا چلو اب کینٹین پے چلتے ہیں مُجھے بہت بھوک لگی ہے

چلو

ایکسکیوز می

جی کہی نور اور رامین نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

آپ میں سے نور العین شاہ کون ہیں

جی میں ہوں

آپ کو ماہیر سر بولا رہے ہیں

مُجھے پر کیوں؟

آپ جائیں ہم آتے ہیں

یار رامین کوئی کسر رہ گئی تھی جو اس نے پھر مُجھے بولا لیا

یہ تو جا کے ہی پتا چلے گا کہ کون سی کسر رہتی ہے

رامین بکواس نہیں کرو چلو میرے ساتھ

میں کیوں جاؤں مُجھے بھوک لگی ہے میں کینٹین پے جارہی ہوں تم ہی جاو

کم ان

جی مس نور العین بیٹھیں

سر وہ میں-----

جی آپ بیٹھیں مُجھے آپ سے بات کرنی ہے مس نور العین شاہ آپ مُجھے ٹینس لگ رہی ہیں ایوری تھنگ ازالریٹ

یس سر ایوری تھنگ از فاین

دراصل میں آپ سے سوری کرنا چاہتا ہوں ایکچولی صُبح میرا موڈ تھوڑا خراب تھا اس لیے میں کُچھ زیادہ ہی بول گیا

نو سر سوری کی کوئی بات نہیں مُجھے بُرا نہیں لگا

صُبح سے رو رہی تھیں ابھی انھیے بُرا نہیں لگا ------

سر آپ نے کُچھ کہا

نہیں کُچھ نہیں آپ جائیں اب

شُکریہ سر۔

اُف یہ لڑکی مُجھے پاگل کر دے گی ماہیر نے نور کو جاتے دیکھ کر کہا

///////////////////////

اسلام و علیکم

وعلیکم السلام بیٹا شکر ہے تم نے بھی اپنی شکل دیکھائی

ہانیہ بیگم نے شکوہ کرتے ہوئے کہا

موم آپ تو جانتی ہیں نہ کہ آج کل کتنا بزی شیڈیول چل رہا ہے

پرومس کل کا سارا دن آپ کے ساتھ گُزاروں گا

اچھا چلو فریش ہو جاو میں کھانا لگتی ہوں

....

ماہیر ناشتہ کر کے میرے کمرے میں آنا مُجھے تُم سے ضروری بات کرنی ہے داجی

نے ناشتے کی میز سے اُٹھتے ہوئے کہا

جی داجی

ماہیر بابا سائیں نے تم سے کیا بات کرنی ہے منظور شاہ نے ماہیر کو دیکھتے ہوئے کہا

I don't know Dad

یہ تو جا کے پتا چلے گا

ٹھیک ہے بیٹا

آجاؤ ماہیر

مُجھے تُم سے کُچھ ضروری بات کرنی ہے بیٹا تم نے اُس دن مُجھ سے پوچھا تھا کہ وجدان شاہ کون ہے

داجی وہ بس ایسے ہی میں نے پوچھ لیا تھا

بیٹا وجدان میرا سب سے چھوٹا بیٹا تھا یا یہ کہوں کہ اب بھی ہے

کیا پھر وہ کہاں ہیں

بیٹا وجدان اپنے کالج کی کسی لڑکی کو پسند کرنے لگا تھا پتا نہیں اُس لڑکی نے ایسا کیا کیا کہ وجدان نے اپنی منگنی توڑ کر اُس لڑکی سے نکاح کر لیا میں نے اُسے روکنے کی بہت کوشش کی پر وہ نہیں روکا پورے خاندان کی باتیں سُننی پڑیں ہمیں اُس دن وجدان کی شادی تھی میرے دوست کی بیٹی سے پورا خاندان یہاں جمع تھا سب برات کے جانے کا انتظار کر رہے تھے لیکن وجدان نہیں آیا

اُس نے پورے خاندان کے سامنے ہماری عزت کا تماشا بنا دیا

اس لیے بیٹا اب میں چاہتا ہوں کہ وہ غلطی جو میں نے تب کی پھر نہ کروں اس لیے تم مُجھے بتاو کہ کیا تم کسی کو پسند کرتے ہو کیوں کہ میں نہیں چاہتا کہ وجدان کی طرح تم بھی میرا بھروسہ توڑو

داجی فلحال میں شادی نہیں کرنا چاہتا پر میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں

داجی وجدان چاچو اب کہاں ہیں

مُجھے نہیں پتا ماہیر شادی کے بعد وہ کبھی نہیں آیا میری آنکھیں اُسے دیکھنے کے لیے ترستی رہیں پر وہ نہیں آیا میں کئی بار اُن کے گھر بھی گیا پر بدقسمتی سے وجدان کی غیر موجودگی میں گیا اور اُس کی بیٹی اور بیوی نے مُجھے گھر سے نکال دیا اُس کی بیٹی بھی بلکُل اپنی ماں کی طرح ہیں

اُس نے ہمارے خاندان کی بیٹی کو بھی اپنی طرح بنا دیا

داجی نے اپنے نکلی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

داجی آپ فکر نہ کریں میں آپ کے ساتھ کی ہر زیادتی کا بدلہ لوں گا

شاباش بیٹا مُجھے تُم سے یہ ہی اُمید تھی

پر داجی وجدان شاہ سے بدلہ لینے کے لیے مُجھے کیا کرنا ہوگا

نہیں بیٹا اس سب میں وجدان کا کوئی قصور نہیں قصور تو اُس لڑکی کا ہے جس نے محبت کا ڈھونگ رچا کر مُجھ سے میرے بیٹے کو دور کر دیا

اُس عورت کی جان اُس کی بیٹی میں بستی ہے اور مُجھے تو یہ لگتا ہے کہ وہ وجدان کی بیٹی ہے بھی نہیں اُس عورت نے جائیداد کی خاطر کسی اور کی بیٹی کو وجدان کے سر تھوپ دیا ہے

پر داجی آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں

ہو سکتا ہے کہ وہ وجدان انکل کی بیٹی ہی ہو

نہیں ماہیر بیٹا تم سمجھ نہیں رہے میں اُس عورت کو اچھی طرح جانتا ہوں یہ دیکھو میرے پاس اس بات کا ثبوت بھی ہے انھوں نے ماہیر کو تصویریں دیکھتے ہوئے کہا جن میں عابدہ بیگم کسی لڑکے کے ساتھ کھڑیں تھیں

انھوں نے سہی وقت پر سہی مہرے کا استعمال کیا تھا عابدہ بیگم کی وہ تصویر جو اُن کے مُنہ بولے بھائی کے ساتھ تھی اُسے دیکھا کر اُنھوں نے ماہیر کے دل میں بدلے کی ایک ایسی آگ جلا دی

جس سے کئی لوگوں کی زندگی تباہ ہونی تھی

اب یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ یہ طوفان کیا کیا تباہ کرے گا

ہا ہا ہا وجدان شاہ تم کیا سمجھتے تھے میں وہ بے عزتی بھول جاؤں گا بھول تھی تمھاری ناصر شاہ سب کُچھ بھول سکتا ہے لیکن اپنی بے عزتی نہیں

/////////////////////////////////

ماما کُچھ ہوا ہے کیا آپ پریشان لگ رہی ہیں نور نے عابدہ بیگم سے کہا جو اپنی ہی سوچوں میں گم تھیں

نہیں بیٹا ایسی کوئی بات نہیں ہے

نہیں آپ مُجھ سے کُچھ چُھپا رہی ہیں سچ سچ بتایں کیا ہوا ہے

نور میں سوچ رہی تھی کہ تمہاری شادی کی عمر ہو رہی ہے کوئی رشتہ دیکھتے ہیں تمہارے لیے

کیا۔۔۔۔ نہیں ماما پلیز مجھے ابھی شادی نہیں کرنی میں اپنے خواب پورے کرنا چاہتی ہوں پلیز پلیز

مذاق کر رہی ہوں بیٹا

This is not fair Mama

آپ نے مُجھے ڈرا ہی دیا تھا جائیں میں نہیں کرتی آپ سے بات

نور بیٹا میری بات تو سُنو نور

نہیں مُجھے آپ کی کوئی بات نہیں سُننی

آ ہہہہہہہہہہہ عابدہ بیگم کا پاؤں پھسلا تھا اور وہ نیچے گر گئی تھیں

ماما کیا ہوا ہے اپکو نور نے عابدہ بیگم کو اُٹھاتے ہوئے کہا

ہیلو ڈیڈ پلیز جلدی گھر آجائیں موم سیڑیوں سے گری ہیں اُن کا بہت خون بہہ چکا ہے

نور نے وجدان شاہ کو کال کر کے بتایا

بیٹا تم ایسا کرو ایمبولینس کو کال کرو میں ابھ ابھی آتا ہوں

ڈاکٹر جلدی کریں ان کا پہلے ہی بہت خون بہہ چکا ہے ماما اُٹھیں نہ پلیز

آپ یہاں روکیں آپ اندر نہیں جا سکتیں انشاللہ وہ جلدی ٹھیک ہو جائے گی ڈاکٹر نے نور کو تسلی دیتے ہوئے کہا

نور وہیں روتے ہوئے بینچ پر بیٹھ گئ

نور بیٹا کیا ہوا ہے عابدہ ٹھیک تو ہے وجدان شاہ نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

بابا مُجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اگر موم کو کُچھ--------

چپ کچھ نہیں ہو گا تم دُعا کرو نور انشاللہ وہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گی

میں ڈاکٹر سے پوچھ کر آتا ہوں

ایکسکیوزمی ڈاکٹر میری مسز کی طبیعت کیسی ہے

دیکھیے ہم ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے اُن کا بہت خون ضائع ہو چکا ہے آپ فوراً خون کا انتظام کریں

ڈیڈ کیا کہہ ڈاکٹر نے نور نے وجدان شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا ڈیڈ پلیز بتایں نہ ماما ٹھیک تو ہیں پلیز بتایں نہ

نور تم دُعا کرو انشاللہ وہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گی وجدان شاہ نے نور سے زیادہ خود کو تسلی دیتے ہوئے کہا کیوں کہ ڈاکٹر نے اُنہیں کوئی خاص اُمید نہیں دی تھی

بیٹا تم ایسا کرو رامین کو کال کر کے بولا لو اور اُس کے ساتھ گھر چلی جاو

نہیں ڈیڈ پلیز میں موم کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی

نور زد نہیں کرتے بیٹا

ڈیڈ میں نہیں جانا چاہتی پلیز مجھے نہ بھجیں

نور۔۔

ایکسکیوزمی آپ روم نمبر 12 کے پیشینٹ کے ساتھ ہیں

جی ڈاکٹر سب خیریت تو ہے

وجدان شاہ نے ڈاکٹر کی طرف آتے ہوئے پوچھا

I'm sorry she is no more

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا

ماما مُجھے ماما کے پاس جانا ہے

نور سنبھالو خود کو اللہ کی امانت تھیں ہم کُچھ نہیں کر سکتے

نہیں ڈیڈ وہ جھوٹ بول رہیں ہیں ماما ہمیں چھوڑ کر نہیں جا سکتیں اور آپ کیسے اُن کی بات پر یقین کر سکتے ہیں اور آپ رو کیوں رہے ہیں میں موم کو بتاؤں گی ڈیڈ کے آپ رو رہے ہیں دیکھنا پھر وہ آپ سے ناراض ہو جائیں گی

نور سنبھالو خود کو وجدان شاہ نے نور کو گلے لگاتے ہوئے کہا

ڈیڈ وہ ہمیں چھوڑ کر کیسے جا سکتیں ہیں

ماہیر کلاس میں داخل ہوا اُس کی نظریں غیر ارادائ طور پر نور کو ڈھونڈ رہی تھیں

اسلام علیکم کلاس

وعلیکم السلام سر

آج آپ کی کلاس کی تعداد اتنی کم کیوں ہے رامین اور نور کیوں

Absent

ہیں

سر وہ ایچولی نور کی مدد کی سڈنلی ڈیتھ ہوگی

اس لیے ایک لڑکی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

ڈیتھ کیسے

I mean

کل تک تو ٹھیک تھیں وہ

سر یہ تو ہم جانتے پر کل یہاں سے جانے کے بعد یہ

Insidense

ہوا

نور کس تکلیف میں ہوگی مُجھے لگتا ہے مُجھے جانا چاہیے

کلاس کل ہوگی so، کلاس آج کا لیکچر فری ہے مُجھے ایک ضروری کام ہے

....

یہ وجدان شاہ کے گھر کا منظر ہے جہاں عورتیں میت کے ارد گرد بیٹھ کر اُس کی مغفرت کی دعا کر رہی ہیں

اُن کی جان سے پیاری بیگم اُن کو بیچ راستے میں چھوڑ کے ہمیشہ کے لیے چلی گئیں ہر اتے جاتے لوگ ان سے تعزیت کر رہے تھے

ماما اُٹھیں نہ پلیز ماما میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں آج کے بعد کبھی کوئی شرارت نہیں کروں گی پکا پرومس ماما پلیز اُٹھ جائیں نہ دیکھیں ماما آپ کی نور رو رہی ہے آپ اُسے چُپ نہیں کرویں گی نور نے بچوں کی طرح روتے ہوئے کہا

نور پلیز یار صبر کرو دیکھو آنٹی کے لیے دُعا کرو اللہ اُن کے درجات بلند فرمائے رامین نے نور کو ساتھ لگاتے ہوئے کہا

رامین میں کیا کروں مُجھ سے صبر نہیں ہو رہا میرا دل یہ سوچ کے پھٹ رہا ہے کہ اب میں کبھی اپنی ماں کو نہیں دیکھ سکوں گی کبھی اُن کا شفقت بھرا لمس محسوس نہیں کر پاؤں گی

میں کس کی جھولی میں سر رکھ کر سوں گی نور نے روتے ہوئے کہا

نور صبر کرو دیکھو انکل کو وہ کتنی تکلیف میں ہیں میں جانتی ہوں کہ تمہارے لیے یہ آسان نہیں ہے لیکن نور پھر بھی انکل کی خاطر تمہیں خود کو سنبھالنا ہوگا

اسلام علیکم انکل ماہیر نے اندر آتے ہوئے کہا

وعلیکم السلام بیٹا

سوری بیٹا پر میں نے آپ کو پہچان نہیں

انکل میں نور العین اور رامین کی یونیورسٹی سے ہوں اُن کا ٹیچر ہوں آنٹی کا سُن کر بہت دکھ ہوا اللہ اُنہیں جنت الفردوس میں جگہ دے

آمین بس بیٹا ہونی کو کون ٹال سکتا ہے مُجھے تو بس نور کی فکر ستا رہی ہے

انکل آپ فکر نہ کریں نور سمجھدار ہے

جانتا ہوں بیٹا پر یہ دُنیا بہت خراب ہے

وجدان چلو جنازے کا وقت ہو رہا ہے ایک آدمی نے وجدان شاہ کو بولاتے ہوئے کہا

ماہیر یہ نام سُنا کر چونکا ضرور تھا (تو اس کا مطلب یہ ہی وجدان شاہ) پر فوراً ہی اُس نے اپنی حیرت پر قابو پا لیا نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے ایک نام کے بہت سے لوگ ہوتے ہیں

نہیں آپ میری ماما کو لیکر نہیں جا سکتے نور نے عابدہ بیگم سے لیپٹتے ہوئے کہا

نور سنبھالو خود کو

نہیں پلیز رامین روکو نہ اُنھیں نہیں پلیز روک جائیں نور روتے روتے بے ہوش ہو گئی اس پہلے کے وہ گرتی مقابل نے پھُرتی سے اُسے تھام لیا

ماہیر جو وجدان شاہ کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا جب اُس نے نور کو گرتے دیکھ تو فوراً اُسے تھام لیا

نور اُٹھو اُٹھو نور پانی لیکر آؤ کوئی ماہیر نے چیختے ہوئے کہا

یہ لو پانی رامین نے ماہیر کو پانی کا گلاس دیتے ہوئے کہا

رامین تم اسے لیکر اندار جاؤ میں انکل کے ساتھ جا رہا ہوں ماہیر نے وجدان شاہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو نور کی حالت دیکھ کر روک گئے تھے

چلیں آنکل

پر بیٹا نور وہ ٹھیک تو ہے نہ

جی انکل وہ بلکل ٹھیک ہے ماہیر نے اُنھیں تسلی دیتے ہوئے کہا

نور کو ہوش آیا تو کمرے میں بلکُل اندھیرا چھایا ہوا تھا

سارے دن کا منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا وہ فوراً نیچے اُتری اور بھاگ کر کمرے سے نکلی

رامین جو پانی لینے آئی تھی اُس نے نور کو نیچے آتے دیکھ تو فوراً اُسے تھام لیا

نور کیا ہوا ہے

رامین چھوڑوں مُجھے چھوڑوں وہ ماما کو لے جائیں گے پلیز مجھے جانے دو نور نے رامین سے التجا کرتے ہوئے کہا

نور آنٹی جا چکی ہیں

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا نور نے چیختے ہوئے کہا ماما مُجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتیں تم تم جھو -- جھوٹ بول رہی ہو

نور سنبھالو خود کو رامین نے اُسے گلے لگایا چُپ کر جاو نور تم کیوں رورو کر آنٹی کو تکلیف دے رہی ہو تمہیں پتا ہے تمہارے بابا تمہاری وجہ سے کتنے پریشان ہیں اُن کا ہی خیال کر لو

عابدہ بیگم کی وفات کو ایک ہفتہ ہوگیا تھا زندگی دوبار اپنے معمول پر آگئی تھی

نور نے بھی خود کو کافی حد تک سمبھال لیا تھا کُچھ رامین کی باتوں کا اثر تھا اور کُچھ وہ خود بھی کافی دنوں سے دیکھ رہی تھی کے وجدان شاہ کی طبیعت کافی خراب رہتی ہے اس لیے اپنے بابا کی خاطر وہ زندگی کی طرف لوٹ آئی تھی

بابا آجائیں ناشتہ کر لیں پھر مُجھے یونیورسٹی بھی جانا ہے نور نے ٹیبل پر ناشتہ لگاتے ہوئے کہا

بیٹا میرا دل نہیں چاہ رہا تم ایسا کرو تم ناشتہ کر کے یونیورسٹی جاو میں بعد میں کھا لوں گا وجدان شاہ نے نور کو تسلی دیتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ نور ایسے نہیں مانے گی

بابا میں آپ کی ایک نہیں سُننے والی چُپ چاپ ناشتہ کریں نہیں تو میں بھی بغیر ناشتہ کیے چلی جاؤں گی نور نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا

نور میں نے کہا نہ بیٹا تم کھا لو

بابا دیکھیں میں جانتی ہوں آپ ماما کی وجہ سے پریشان ہیں میں جانتی ہوں آپ اُن کو کتنا یاد کرتے ہیں بابا

لیکن بابا جانے والے کو کون روک سکتا ہے اور مُجھے پتا کیا لگتا ہے آپ مُجھ سے پیار نہیں کرتے آپ صرف ماما سے پیار کرتے ہیں اسی لیے تو آپ میری بات نہیں مان رہے جائیں میں نے آپ سے بات نہیں کرنی

نور نے ماحول کی سنجیدگی کو کم کرنے کے لیے کہا اور ٹیبل سے اُٹھ گئی

نور رُکو بیٹا میں کر رہا ہوں ناشتہ چلو شاباش تم بھی بیٹھ کر ناشتہ کرو وجدان شاہ نے نور کو جاتے دیکھ کر کہا

یہ ہوئی نہ بات نور نے وجدان شاہ کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے کہا

I love you baba

Love you too Mera bacha

♥♥♥♥♥♥♥♥

ماہیر کب سے تیار ہو کر سمیر کا انتظار کر رہا تھا جو انے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

تنگ اکر ماہیر نے نیچے کی طرف قدم بڑھائے اور سیڑیوں سے آتی ہانیہ بیگم سے پوچھا

موم سمیر کہاں ہے

بیٹا اُسی کو اُٹھانے جا رہی ہوں

کیا وہ ابھی تک نہیں اُٹھا

We are already late

سمیر سمیر ماہیر نے چیختے ہوئے سمیر کو آواز دی

کیا۔۔۔۔کیا ہوا بھائی کیوں صبح صبح آسمان سر پہ اُٹھایا ہے سمیر نے باہر آتے ہوئے کہا

سمیر میں مذاق کے موڈ میں بلکُل نہیں ہوں تمہارے پاس صرف 5 منٹ ہیں جلدی سے ریڈی ہو کر آؤ

کیا بھائی پانچ منٹ؟؟؟

جلدی کرو ٹائم سٹارٹ ہو گیا ہے

اسلام علیکم کلاس

ماہیر نے کلاس میں داخل ہوتے ہوئے کہا

وعلیکم السلام سر

نور کو کلاس میں دیکھ کر ماہیر کو حیرت بھی ہوئی تھی اور خوشی بھی کے اُس نے

جلد ہی خود کو سنبھال لیا

مس نور العین

Are you ok

ماہیر نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی

Yes sir I'm fine

نور نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا

It's ok miss noor don't be panic

💞💞💞💞💞

نور مُجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے کہ تم نے خود کو کافی حد تک سمبھال لیا ہے

رامین سچ کہوں تو میرے لیے یہ کرنا بلکل بھی آسان نہیں ہے کبھی کبھی دل کرتا ہے کہ چیخ چیخ کر روں پر میں یہ بھی نہیں کر سکتی

باباکی خاطر مُجھے اپنے چہرے پر یہ جھوٹی مُسکراہٹ لانی پڑتی ہے کیوں کہ مُجھ میں اب اتنی سکت باقی نہیں رہی کے کسی اور کو کھو سکوں نور نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

نور سنبھالو خود کو دیکھو یہ دُنیا کسی کے جانے سے نہیں روکتی میں جانتی ہوں تمہارے لیے یہ بہت مشکل ہے کیوں کہ تم آنٹی سے کافی اٹیچ تھی پر پھر بھی

میں سمجھ رہی ہوں رامین تم کیا کہنا چاہتی ہو میں پوری کوشش کروں گی

تمہاری بات کو میں کبھی نہیں ٹال سکتی کیونکہ تم نے ہر موڑ پر میرا ساتھ دیا ہے ایک سچے دوست سے کئی گنا بڑھ کر

نور اب تم مجھے شرمندہ کر رہی ہو رامین نے نور کو گلے لگاتے ہوئے کہا

سر میں نے اپنا وعدہ پورا کیا اب آپ بھی اپنا وعدہ پورا کریں نقاب پوش آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

ہاں بھی دل خوش کر دیا تم نے یہ لو اپنی امانت اور ہاں یاد رکھنا کے یہ راز راز ہی رہنا چاہیے کسی کو نہیں پتا چلنا چاہیے کہ عابدہ کی موت سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے نہیں بلکہ زہر کی وجہ سے ہوئی ہے ناصر شاہ نے رازداری سے کہا

سر میں جاؤں

جاؤ ناصر شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے کہا

ہا ہا ہا تم کیا سمجھتے تھے وجدان کے تم میری عزت کا تماشا بناو گے اور میں تمہیں اتنی آسانی سے معاف کر دوں گا کبھی نہیں کتنی بار کتنی بار میں نے اُس عابدہ کو مارنے کی کوشش کی پر ہر بار وہ بچ جاتی تھی پر آج دیکھو میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور تمہیں بھنک تک نہیں پڑنے دی اور تمہاری وہ بیٹی اُس نے تو میرا کام اور آسان کردیا تمہارے آنے سے پہلے ہی وہ اُس عابدہ کو ہسپتال لے گی اور تمہیں پتا بھی نہیں چلا کہ عابدہ کی موت سیڑھیوں سے گرنے سے نہیں بلکہ زہر سے ہوئی ہے

یہ تو ابھی کُچھ بھی نہیں وجدان شاہ میں تمہاری زندگی برباد کر دوں گا ناصر شاہ نے مکرو ہسی ہوتے ہوئے کہا

♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡

اُف اللہ کتنی گرمی ہے اور یہ گاڑی کو بھی ابھی خراب ہونا تھا ہائے اللہ جی کلاس کا ٹائم بھی ہونے والا ہے نور جو یونیورسٹی جانے کے گھر سے نکلی تھی کہ راستے میں ہی اُس کی کار خراب ہوگئی آبادی کم ہونے کی وجہ سے وہاں کوئی رکشہ بھی نہیں تھا جس کی وجہ سے اُسے پیدل چلنا پڑ رہا تھا

ابھی وہ کُچھ قدم ہی چلی کے اُسے سامنے سے اوارا لڑکے آتے دیکھائی دیے

نور نے جلدی جلدی چلنا شروع کر دیا

ارے میڈم روکیے تو سہی اتنی گرمی میں آپ پیدل کیسے جائیں گی آئے ہم چھوڑ دیتے ہیں اُن میں سے ایک لڑکے نے سامنے آتے ہوئے کہا

نور کی ہمت جواب دے رہی تھی سڑک سُنسان تھی اُسے کُچھ غلط ہونے کا احساس ہورہا تھا پھر بھی وہ ہمت کر کے بولی

پلیز مجھے جانے دیں

جانے دیں ایسے کیسے جانے دیں انھوں نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

دیکھیں پلیز مجھے جانے دیں میں کسی کو نہیں بتاؤں گی ایسے کیسے جانے دیں مُشکل سے تو ہاتھ آئی ہے اُس نے نور کی چادر کھینچے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کے کسی نے اُس کے ہاتھ کو پکڑ لیا نور نے ڈر کر آنکھیں کھولیں پر اپنے سامنے ماہیر کو کھڑا دیکھ کر اُسے کُچھ حوصلہ ہوا

ابے کون ہے تو زیادہ ہیرو بننے کی کوشش نہ کر چُپ چاپ یہاں سے نکل لے نہیں تو بے موت مارا جائے گا اُن میں سے ایک آدمی نے آگے آتے ہوئے کہا

دیکھو شرافت سے کہہ رہا ہوں لڑکی کو جانے دو نہیں تو تمہارا وہ حال کروں گا کہ ساری دنیا دیکھے گی

آئے اگر ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو لڑکی جان سے جائے گی اُن میں سے ایک نے نور کی گردن پر چھوری رکھتے ہوئے کہا

نہیں لڑکی کو کُچھ مت کہنا اگر ہمت ہے تو مُجھ سے مقابلہ کرو ماہیر نے چیختے ہوئے کہا

ماہیر نے آگے بڑھتے ہوئے نور کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور کھینچ کر نور کو اپنے پیچھے کیا تم ٹھیک ہو

نور نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا

ابے او زیادہ ہیرو گری کرنے کی ضرورت نہیں ہے چپ چاپ لڑکی ہمارے حوالے کر دے ہمیں تجھ سے ویسے بھی کوئی لینا دینا نہیں ہے

اور اگر میں ایسا نہ کروں ماہیر نے موڑتے ہوئے کہا

تو یہ 6 کی چھے گولیاں تیرے بھیجے میں گھوسا دیں گے

تو ٹھیک ہے چلو گولی میں مارتا مار جاوں گا پر نور کو اپنے جیتے جی کبھی تمہارے حوالے نہیں کروں گا

نور نے حیران کن نظروں سے ماہیر کی طرف دیکھا

نور تم گاڑی میں جا کر بیٹھو

نور نے نفی میں سر ہلایا

نور میں نے کہا کہ سب ٹھیک ہو جائے گا تم جا کے گاڑی میں بیٹھو

چلو لیلی مجنوں تیار ہو جاو مارنے کے لیے اُس آدمی نے خباثت سے ہستے ہوئے کہا

آہ اہ اہ اہ اہ گولی کی آواز سُن کر نور نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ماہیر زمین پر بیٹھ کرہا رہا تھا

بھائی پولیس آگئ اُن میں سے ایک آدمی نے آتے ہوئے اپنے بوس سے کہا

بھاگوں یہاں سے اُس نے اپنے آدمیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

Are you okay

انسپکٹر صاحب نے ماہیر کو سہارا دیتے ہوئے کہا

Yes sir I'm fine

چلیں ہم آپ لوگوں کو ہسپتال چھوڑ دیتے ہیں آپ کو

Treatment

کی ضرورت ہے

نہیں سر اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم چلیں جائیں گے آپ پلیز اُنہیں تلاش کرنے کی کوشش کریں

Are you sue

ماہیر نے اثبات میں سر ہلایا

چلو گاڑی نکالو وہ زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے انسپکٹر صاحب نے کانسٹیبل سے کہا

سر آپ ٹھیک ہیں نور نے گاڑی سے باہر آتے ہوئے کہا

Hmmmm

سر آپ کو کیا ضرورت تھی اُن کے سامنے آنے کی اور آپ نے پولیس والوں کو کیوں منا کردیا اب ہم گھر کیسے جائیں گے اور آپ کو تو ٹریٹمنٹ کی بھی ضرورت ہے نور نے پریشانی سے کہا

نور سانس لے لو اور ویسے بھی میں تمہیں پولیس سٹیشن نہیں لے کے جاسکتا تھا کیونکہ وہ تم سے واقع کے مطلق سوالات کرتے اور میں نہیں چاہتا کہ تمہاری عزت پے سوال آئے اس لیے میں پولیس سٹیشن جا کے خود رپورٹ درج کروا دوں گا اب چلو

روکیں نور نے ماہیر کے پیچھے جاتے ہوئے کہا

اب کیا ہوا ماہیر نے موڑتے ہوئے کہا

ہاتھ آگے کریں

کیوں کیا ہوا

سوال نہیں کریں ہاتھ آگے کریں بہت خون بہہ رہا ہے ایک منٹ ملے نہیں

نور-------؟ ماہیر نے سوالی نظروں سے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

چپ چاپ کھڑے رہیں اور مجھے پٹی کرنے دیں نور نے ماہیر کو گھوری سے نوازتے ہوئے کہا اور اپنے دوپٹے کا پلا پھاڑ پٹی کے انداز لپیٹ دیا

اب چلیں

جی

♡♡♡♡♡♡

نور بیٹھو میں تمہیں گھر چھوڑ آتا ہوں ماہیر نے گاڑی کا دروازا کھولتے ہوئے کہا

کوئی ضرورت نہیں ہے پہلے ہم ہسپتال جائیں گے آپ پٹی کروائیں گے اُس کے بعد بیشک آپ مُجھے گھر چھوڑ آنا نور نے بیٹھتے ہوئے کہا

دیکھو نور ضد نہ کرو انکل پریشان ہو رہے ہوں گے تم گھر جاو میں خود چلا جاؤں گا ہسپتال

میں نے بابا کو بتا دیا تھا انھوں نے ہی مجھے کہا ہے کہ آپ کو ہسپتال لے کر جاؤں نور نے ماہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

بہت ضدی ہو تم نور

وہ تو میں ہوں اب چلیں دیر ہورہی ہے

سمیر سمیر نیچے آؤ ہانیہ بیگم نے سمیر کو آواز دیتے ہوئے کہا

کیا ہوا موم آپ کیوں ماہیر بھائی کی طرح مُجھے صبح صبح اُٹھ رہی ہیں آج اتوار ہے

آج تو سکون سے سونے دیں سمیر نے نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولتے

ہوئے کہا

بیٹا ٹائم دیکھا ہے تم نے 12 بج رہے ہیں ہانیہ بیگم نے سمیر کا کان پکڑتے

ہوئے کہا

آہ موم چھوڑ دیں درد ہو رہا ہے

چلو جلدی سے فریش ہو لو اور اکے ناشتہ کر لو

ہانیہ بیگم نے سمیر کا کان چھوڑتے ہوئے کہا

آرہا ہوں موم

♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡

ڈاکٹر کوئی پریشانی کی بات تو نہیں نور نے ڈاکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

دیکھیں زخم کافی گہرا ہے آپ کو مکمل احتیاط کی ضرورت ہے انھوں نے ماہیر کے بازو پر پٹی باندھتے ہوئے کہا

یہ میڈیسن میں آپ کو لکھ دیتا ہوں آپ لے آئیں

جی

نور رکو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں ماہیر نے اُٹھتے ہوئے کہا

سوری سر آپ ابھی نہیں جاسکتے آپ ادھر لیٹ جائیں آپ کو خون کی بوتل لگوانی پڑے گی کیوں کہ بہت زیادہ خون بہہ چکا ہے میڈیسنزہ آپ کی وائف لے آئیں گی نرس نے بوتل لگتے ہوئے کہا

وائف؟؟ نور کا منہُ لفظ وائف سُنتے ہی حیرت سے کھُل گیا تھا

میم آپ پلیز جلدی سے یہ میڈیسن لے آئیں ان کی ارجنٹ

Need

ہے نرس نے نور کو چٹ پکڑتے ہوئے کہا

....

نور ایسا کرو تم گھر جاو میں سنبھالوں گا اب ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو سینڈوچز پلیٹ میں نکال رہی تھی

نور نے کوئی جواب نہیں دیا

نور میں تم سے بات کر رہا ہوں) ماہیر نے دیکھا نور اُسے اگنور کر کے مسلسل اپنے (کام میں مصروف ہے تو غُصے سے کہا

سُن لی ہے میں نے آپ کی بات اور اس کا جواب بھی میں پہلے آپ کو دے چُکی ہوں کہ آپ کو چھوڑ کر میں کہیں نہیں جا رہی اس لیے پلیز بار بار ایک ہی بات مت دہرائیں

نور کبھی تو کسی کی بات مان لیا کرو ماہیر نے دانت پیستے ہوئے کہا

مان لوگی پہلے آپ یہ کھائیں اُس کے بعد ہم گھر جائیں گے

نور نے ماہیر کو سینڈوچز کی پلیٹ دیتے ہوئے کہا

💞 💞 💞 💞 💞 💞

اندر آجائیں نور نے گاڑی سے اُترتے ہوئے کہا

نہیں پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے پھر کسی دن ضرور چکر لگاؤں گا ماہیر نے مُسکراتے ہوئے کہا

نور نے پہلی بار ماہیر کو مُسکراتے ہوئے دیکھا تھا وہ بہت اچھا لگ رہا تھا نور کے دل نے خواہش کی کے وہ ایسے ہی مُسکراتا رہے اور وہ اُسے دیکھتی رہے

نور اپنے دل کی خواہش پر حیرانگی ہو رہی تھی

نور کو ہوش گاڑی کے سٹارٹ ہونے کی آواز سے آیا

اچھا نور میں چلتا ہوں تم اپنا خیال رکھنا اور انکل کو سلام کہنا اور میری طرف سے اُن سے معزرت کر لینا

سلام تو میں دے دوں گی پر معزرت کرنے آپ کو خود آنا پڑے گا نور نے مُسکراتے ہوئے کہا

یہ مُجھے کیا ہو رہا ہے

اپنی سوچوں کو جھٹکتی وہ گھر کے اندر داخل ہوئی

وجدان شاہ اخبار پڑھ رہے تھے

اسلام علیکم بابا

وعلیکم اسلام کیسی ہے میری بیٹی وجدان شاہ نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

بابا میں ٹھیک ہوں

وہ لڑکا کیا نام ہے اُس کا ہاں ماہیر وہ کیسا ہے اب بہت اچھا اور سُلجھا ہوا بچہ ہے تم نے اچھا کیا جو اُس کے ساتھ ہسپتال چلی گئی

جی بابا اب وہ ٹھیک ہیں

چلو یہ تو اچھی بات ہے

بابا آپ نے کھانا کھایا نور نے بیٹھتے ہوئے کہا

بیٹا تم آرام کرو میں بعد میں کھا لوں گا

ایسے کیسے کھالیں گے بعد میں آپ بیٹھیں میں کھانا لے کے آتی ہوں پھر مل کے کھائیں گے

نور نے کچن کا رخ کرتے ہوئے کہا

نور رات کا کھانا کھانے کے بعد اکر کمرے میں لیٹی نیند اُس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی بار بار ماہیر کا چہرہ اُس کی آنکھوں کے سامنے آرہا تھا غیر ارادائ طور پر وہ ماہیر کے بارے میں سوچ رہی تھی اُس کا اپنی جان پے کھیل کے نور کو بچانا نور کے دل میں اپنا مقام بنا چُکا تھا

ساری رات کروٹیں بدلنے کے بعد صبح تین بجے نیند اُس پر مہربان ہوئی تھی الارم کی آواز سے اُس کی آنکھ کھولی رات ٹھیک سے نہ سونے کی وجہ سے اُس کی آنکھوں کے گرد ہلکے بن گئے تھے

پہلے اُس نے سوچا کہ یونیورسٹی سے اوف کرلیتی ہے پر پھر یہ سوچ کر کہ اسی بہانے وہ ماہیر کو

Thanks

بھی بول دے گی اور رامین سے بھی مل لے گی وہ تیار ہو گئ

💕💕💕💕💕💕💕💕💕

نور تم تو عید کا چاند ہوگی ہو میں نے کل تمہیں اتنی کالز کی پر تم نے ایک بار بھی کال بیک نہیں کی تمہیں پتا ہے تمہاری وجہ سے میں کتنی پریشان تھی رامین اور نور

اس وقت کینٹین میں بیٹھی تھیں آج اُن کا پہلا لیکچر فری تھا رامین کو نور نے کل والے واقعہ کے مطلق بتایا

نور تم مُجھے اب بتا رہی ہو تم کال کر کے بھی تو بتا سکتی تھی رامین نے خفگی سے کہا

ایم سوری رامین وہ ایچولی میرا فون گم ہو گیا اس وجہ سے میں تمہیں انفارم نہیں کر سکی

پلیز معاف کر دو

چلو کیا یاد کرو گی معاف کیا رامین نے نور کو گلے لگاتے ہوئے کہا

تھنکس یار نور نے مُسکراتے ہوئے کہا

ویسے ایک بات بتاو رامین نے رازداری سے کہا

پوچھو نور نے جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا

کیا تمہارے اور ماہیر سر کے بیچ کُچھ چل رہا ہے

ایک دم سارا جوس نور کے منہ سے باہر آیا تھا

مطلب کیا ہے تمہارا نور نے کڑے تیور لے کے کہا اور وہاں سے اُٹھ گئی

I'm sorry noor

میرا وہ مطلب نہیں تھا رامین نے نور کے آگے آتے ہوئے کہا

تمہارا جو بھی مطلب میرے سامنے سے ہٹو مُجھے تُم سے کوئی بات نہیں کرنی

Noor lesson I'm sorry please

It's ok ramean next time be careful

نور نے رامین کو گلے لگاتے ہوئے کہا

نور رامین تم نے نیوز دیکھی

کیوں کیا ہوا

Yr famous Punjabi singer Sidhu moose Wala ko Kisi ne qatal kardiya

نور اور رامین کی کلاس فیلو عائشہ نے ہانپتے ہوئے کہا

کیا کب؟؟

ابھی کُچھ دیر پہلے نیوز میں دیکھا رہے تھے

چلو چل کے دیکھتے ہیں

رامین پلیز رونا تو بند کرو نور نے رامین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو یہ خبر سُنتے ہی رونے کا شُغل پورا کرنے لگ گئ تھی

♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡

شاہ جہاں میں تیرا ممتاز بن جا تیرے نام میں بے بی تاج محل کرا دوں گا

Music

تیرے بنا زندگی میری آدھی ہے ٹائم پاس نہیں کرنا کرنی شادی ہے جتنے گھر پے رشتے آئے موڑ دیے تیرے پیچھے کتنو کے دل توڑ دیے جو بھی تو بولے گی سب چھوڑ کے آجاؤں گا

شاہ جہاں میں تیرا ممتاز بن جا تیرے نام میں بے بی تاج محل کرا دوں گا

سمیر بند کرو یہ پورا گھر سر پے اُٹھا رکھا ہے

ماہیر نے سمیر کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا ماہیر ابھی ابھی گھر آیا تھا پر گانے کی آواز سُن کے اُس نے سمیر کے کمرے کا رخ کیا جو ڈیک پر گانا چلا کر اپنی بے سُری آواز میں ساتھ گانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

کیا بھائی اتنا مزہ آرہا تھا آپ نے سارا موڈ سپوئل کردیا سمیر نے خفگی سے کہا

صبح یونیورسٹی جاتے تمہارا سر درد کرنے لگ جاتا ہے اور اب اتنے زیادہ والیم میں گانے سُن رہے ہو ماہیر نے طنزیہ انداز میں کہا

بھائی آپ بھی تو آج یونیورسٹی نہیں گئے تھے سمیر نے بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے کہا

مُجھے ضروری کام تھا

بھائی آپ کے ہاتھ پر کیا ہوا ہے سمیر نے ماہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کُچھ نہیں وہ کُچھ گونڈوں سے ہاتھا پائی ہوگئی تھی تو یہ ہلکی سی لگ گئی

بھائی آپ کو گولی لگی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں ہلکی سی لگی ہے

سمیر کا کیرنگ انداز دیکھ کر ماہیر کو ہنسی آگئی

بھائی آپ ہنس کیوں رہے ہیں

میں دیکھ رہا ہوں کہ پہلی بار میرا بیوقوف سا بھائی میرے لیے پریشان ہو رہا ہے

ماہیر نے اُس کے سر پے چت لگتے ہوئے کہا

جائیں بھائی مُجھ سے بات نہ کریں

اچھا بابا سوری ماہیر نے کان پکڑتے ہوئے کہا

آپ بھی کیا یاد کریں گے

💞💞💞💞💞💞💞💞

نور بیٹا مُجھے تُم سے ضروری بات کرنی ہے

جی ڈیڈ

بیٹا میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے پتا نہیں کب زندگی مُنہ موڑ لے میں چاہتا ہوں جلد ازجلد تمہیں محفوظ ہاتھوں میں سونپ دوں وجدان شاہ نے نور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

بابا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں نور نے آنکھوں میں آئ نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا

اگر آپ نے دوبار ایسی بات کی تو میں ناراض ہو جاؤں گی اور جہاں تک رہا شادی کا سوال تو وہ میں ابھی نہیں کرنا چاہتی

اچھا بابا اب نہیں کہتا وجدان شاہ نے نور کو گلے لگاتے ہوئے کہا

💞💞💞💞💞💞💞

نور تمہیں پتا ہے ہمارا ٹرپ جا رہا ہے رامین نے جوش سے کہا

ہاں نور نے یک لفظی جواب دیا

کیا تمہیں پتا ہے ؟ تم اتنی اُداس کیوں ہو کیا تمھے خوشی نہیں ہوئی

رامین بابا پرمیشن نہیں دیں گے اور میں خود بھی اُن کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی نور نے اُداسی سے کہا

یار اگر تم کہو تو میں انکل سے بات کروں

کوئی فائدہ نہیں ہے ماما کے جانے کے بعد اُن کے دل میں ایک ڈر بیٹھ گیا ہے کہ کہیں وہ مُجھے نہ کھو دیں

نور ماہیر سر نے تمھے بولایا ہے ایک لڑکی نے نور کو آواز دیتے ہوئے کہا

رامین تم ویٹ کرو میں آتی ہوں

♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡

نوک نوک

یس

سر مے آئ کم ان

کم ان

آئیں مس نور بیٹھیں ماہیر نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا جو دروازے کے اندر ہی کھڑی ہو گئی تھی

جی سر نور جھجکتے ہوئے بیٹھ گئ

میں نے سُنا ہے آپ ٹرپ پر نہیں جا رہیں ماہیر نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا

جی سر

وجہ جان سکتا ہوں

سر ایچولی مُجھے پرمیشن نہیں مل رہی

صرف یہ ہی بات ہے یا کوئی اور بھی وجہ ہے

سر میں خود بھی بابا کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتی

اگر آپ کے یہ دونوں مسلے سولو ہو جائیں پھر ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کیا پھر آپ چلیں گی؟

جی سر

چلیں ٹھیک ہے آپ جائیں میں دیکھتا ہوں

اسلام علیکم آنکل ماہیر نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

وعلیکم اسلام بیٹا کیسے ہو وجدان شاہ نے گرم جوشی سے ملتے ہوئے کہا آؤ بیٹھو

جی آنکل ماہیر نے بیٹھتے ہوئے کہا

اور سُنو کیسے

الحمدللہ آنکل آپ سُنایں

میں بھی ٹھیک ہوں بس نور کی طرف سے تھوڑا سا پریشان ہوں وجدان شاہ نے ماہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کیوں آنکل ؟

بیٹا تم تو جانتے ہی ہو کے کالج کا ٹرپ جا رہا ہے وہ بھی جانے کی زد کر رہی تھی پر میں نے منا کردیا کیونکہ میں اُسے کھونا نہیں چاہتا

انکل آپ بے فکر رہے دراصل میں آپ سے اس کے مطلق ہی بات کرنا چاہتا تھا

کہو بیٹا

انکل دراصل یہ ایک تاریخی دورا ہے جس پہ میرے خیال سے نور کو جانا چاہیے اور جہاں تک رہی آپ کی بات تو میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ نور کو سہی سلامت گھر پہنچاؤں گا اس لیے آپ بے فکر رہے

ٹھیک ہے بیٹا اگر تم کہتے ہو تو میں نور کو اجازت دے دوں گا

شکریہ آنکل ماہیر نے اُٹھتے ہوئے کہا

بیٹھو بیٹا چائے پی کے جانا

نہیں انکل پھر کبھی سہی دراصل میری میٹینگ ہے پھر کبھی ضرور پیوں گا

جیسی تمہاری مرضی بیٹا خوش رہو وجدان شاہ نے ماہیر کے سر پے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

💖💖💖💖💖💖💖💖

اسلام علیکم بابا کیسے ہیں آپ نور نے وجدان شاہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں میری بیٹی کیسی ہے

اقدام فرسٹ کلاس نور نے وجدان شاہ کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے کہا

یہ تو اچھی بات ہے

میری بیٹی کے لیے میرے پاس ایک سرپرائز ہے

کیا بابا نور نے ایکسایٹڈ ہوتے ہیں کہا۔

یہ ہی کے میری بیٹی ٹریپ پے جا رہی ہے

بابا آپ سچ کہہ رہے ہیں نور نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے کہا

وجدان شاہ نے اثبات میں سر ہلایا

Thanku thanku thanku so much baba

نور نے وجدان شاہ کو گلے ملتے ہوئے کہا

Love you too Mera bacha

پر بابا آپ اکیلے کیسے رہے گئے نور نے وجدان شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اُس کی آنکھوں سے آنسوں بہانہ شروع ہوگے تھے

بیٹا میں رہ لوں گا وجدان شاہ نے نور کے سر پہ پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

اب جاؤ میرا بیٹا جا کے پیکینگ کر لو اور یہ آنسوں صاف کرو تمہیں پتا ہے نہ کہ میں تمہیں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا وجدان شاہ نے نور کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

نور نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا

💖💖💖💖💖💖

ماہیر بھائی ماہیر بھائی

ردا نے ماہیر کو آواز دیتے ہوئے کہا

ردا آجاؤ میں سٹڈی میں ہوں

بولو گُڑیا کوئی کام تھا ماہیر نے ردا کی دیکھتے ہوئے کہا جس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو رہیں تھیں

بھائی سمیر بھائی نے میر میری چاکلیٹ کھالی

ایک تو یہ سمیر بھی نہ پتا نہیں کب عقل آئے گی اسے تم چُپ کرو شام کو جائیں گے میں تمہیں زیادہ ساری چاکلیٹ لے کے دوں گا اب رونا بند کرو

نور کب سے بیٹھی ماہیر کے بارے میں سوچ رہی تھی

بار بار ماہیر کا چہرہ اُس کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا

وہ حیران تھی اپنی کیفیت پہ

یہ مُجھے کیا ہو رہا ہے میں بار بار ماہیر کے بارے میں کیوں سوچ رہی ہوں نور نے اپنی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے کہا

کہیں مجھے اُس سے پیار تو نہیں ہوگیا نہیں نہیں مُجھے لگتا ہے میں کُچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں نور نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا

چل نور سوجا اس سے پہلے کے تو پاگل ہو جائے

بابا ناشتہ کر لیں نور نے وجدان شاہ کو آواز دیتے ہوئے کہا

بیٹا تم بھی کرلو

جی بابا میں جوس لے آؤں آپ شروع کریں

بیٹا تم نے کالج کس ٹائم جانا ہے وجدان شاہ نے ناشتہ سے فارغ ہوتے ہوئے کہا

بس بابا یہ برتن سمیٹ لو پھر نکالتی ہوں

نور نے جوس کا گلاس رکھتے ہوئے کہا

بیٹا خیریت سے جانا اور مُجھے فون پر اپنی خیریت کی اطلاع دیتی رہنا اور آپ نہ بہت سارا خیال رکھنا وجدان شاہ نے نور کو گلے لگاتے ہوئے کہا

جی بابا آپ بھی اپنا بہت سارا خیال رکھنا ٹائم پے میڈیسن لینا اور کھانا بھی ٹائم سے کھانا نور نے وجدان شاہ سے الگ ہوتے ہوئے کہا

Okay mera bacha

....

سمیر آجاؤ یار اتنا ٹائم تو لڑکیاں نہیں لگاتیں جتنا تم لگا رہے ہو ماہیر جو تب سے گاڑی میں بیٹھ کر سمیر کا انتظار کر رہا تھا اور سمیر تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا تنگ آکر ماہیر نے غُصے سے سمیر کے کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے کہا

پر آگئے کا منظر دیکھ کر اُس کا غُصّہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا سمیر بیڈ پر ٹانگیں پھیلا کر سو رہا تھا سمیر پیکینگ کرنے کے بعد پھر سے سوگیا تھا

سمیر سمیر

Get up

سمیر ماہیر نے کہتے ہی پانی کا پورا جگ اُس کے اوپر اُلٹا دیا

بابا بارش سمیر نے ہربڑاتے ہوئے کہا

پر سامنے کھڑے ماہیر کو دیکھ کر اُسے انداز ہوگیا تھا کے یہ سزا اُس کے لیٹ ہونے کی وجہ سے ملی تھی پھر بھی اُس نے ہمت کرتے ہوئے کہا

بھائی یہ کونسا طریقہ ہے اُٹھانے کا

سمیر تمہارے پاس صرف 10 منٹ ہیں جلدی نیچے آجاؤ نہیں تو میں تمہیں چھوڑ کے چلا جاؤں گا ماہیر نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جی جی بھائی

جلدی آنا میں باہر ویٹ کر رہا ہوں

نور نے پینک کلر کی شورٹ فراق کے ساتھ وائٹ جینز پہنی ہوئی تھی اور وائٹ دوپٹے کو گلے میں مفلر کی طرح ڈالا ہوا تھا اپنے بھورے لمبے بالوں کو پونی کی شکل میں قید کیے ہوئے اور میک اپ کے نام پر صرف لیپسٹک لگائے وہ بہت مصوم اور پیاری لگ رہی تھی

وہ رامین کا انتظار کر رہی تھی جب دور سے اُسے رامین اتی دیکھائی دی

جس نے پرپل کلر کی شورٹ شرٹ کے ساتھ پرپل ہی کیپری پہنی ہوئی تھی ساتھ ہم رنگ کا دوپٹہ اسکارف کی صورت میں لپیٹے ہوئے وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی

واہ نور تم تو بہت پیاری لگ رہی ہو

Thanks ramean

ویسے تم بھی کسی سے کم نہیں لگ رہی نور نے رامین کو دیکھتے ہوئے کہا ,

چلو اب چل کے کُچھ لے لیتے ہیں کینٹین سے

ہاں چلو

وائٹ شرٹ کے ساتھ بلو جینز پہنے ہوئے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہوئے ہاتھ میں برنڈاڈ گھڑی پہننے ہوئے ماہیر بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا اُس کی گہری نیلی آنکھیں اس وقت کسی کو بے صبری سے تلاش کر رہیں تھیں جب وہ کسی بات پر مُسکرا رہی تھی

نور کو دیکھ کر ماہیر کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی

تب ہی وہ چلتا ہوا نور تک پہنچا جو رامین کے ساتھ بیٹھی کسی بات پے مُسکرا رہی تھی

مس نور ایک منٹ ادھر آئیں مُجھے آپ سے ایک ضروری بات ڈسکس کرنی ہے ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جس کی آنکھوں میں عجیب سی بے چینی تھی

جی سر نور نے یک لفظی جواب دیتے ہوئے کہا

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

مس نور آپ کے والد صاحب کی کال آئ تھی آپ شاید زیادہ ہی بزی تھیں جو اُن کی کال اٹینڈ نہیں کر سکیں

اس لیے پلیز اُنہیں کال کر کے بتا دیں

جی سر نور نے کال کرتے ہوئے کہا پر سگنل کی وجہ سے کال بار بار ڈسکنیکٹ ہو رہی تھی

نور خود بھی پریشان ہو گئی تھی

ایکسکیوزمی مس نور آپ نے اپنی کولیکشن بھی جمع کروا دی جی سر نور نے اثبات میں سر ہلایا

ٹھیک ہے آپ جائیں

Students be quiet

پرنسپل نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا

تم طلب علم پرنسپل کی جانب متوجہ ہوئے

جیسا کہ آپ کو پتا ہے ہمارے ٹرپ مری جا رہا ہے

یس سر سٹوڈنٹس نے ہوڈنگ کرتے ہوئے کہا

تو اس کے لیے کُچھ انسٹرکشنز ہیں جو مسٹر ماہیر آپ کو بتائیں گے تو پلیز سب دھیان سے سُنیں پرنسپل نے مائیک ماہیر کو پکڑتے ہوئے کہا

تو جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ ہمارا ٹرپ جا رہا ہے

تو سب سے پہلی بات آپ لوگوں نے ایک ساتھ رہنا ہے

ٹرپ کے دوران کوئی اپس میں جھگڑا وغیرہ نہیں کرے گا

آپ کو اپنے ساتھ ساتھ اپنے ساتھیوں کا بھی خیال رکھنا ہوگا

اب آپ جائیں کینٹین سے جو چیزیں لینی ہے لے لیں

ہم 9:00 بجے یہاں سے مری کے لیے نکلیں گے ماہیر نے مائیک رکھتے ہوئے کہا

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

مس نور آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں سب ٹھیک تو ہے

ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ تب سے نوٹ کر رہا تھا کے نور کا دھیان انونسمینٹ پے بھی نہیں تھا

کُچھ نہیں سر بس ویسے ہی

اگر آپ چاہیں تو مجھ سے بات شئیر کر سکتی ہیں ہو سکتا ہے میں آپ کی کُچھ مدد کر سکوں

وہ سر میں تب سے بابا کا نمبر ٹرائی کر رہی ہوں پر اُن کا نمبر بند جا رہا ہے نور نے آنکھوں میں آئ نمی کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا

اس میں اتنا پریشان ہونے والی کونسی بات ہے آپ روکیں میں پتا کر کے بتاتا ہوں ٹھیک ہے

نور نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا

Good

اب رونا بند کرو

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ماہیر نے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا

پلیز سب بسز میں جا کے بیٹھ جائیں تقریباً 5 منٹ بعد ہم یہاں سے مری کے لیے روانہ ہوں گے

سر ایکسکیوز می سب کے جاتے ہی نور نے ماہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

مس نور آپ ابھی تک گئی نہیں

Are you ok

Yes sir I'm fine

سر وہ ایکچولی مُجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی

جی کہیے

سر میں بابا کو چھوڑ کر نہیں جا سکتی مُجھے بہت ڈر لگ رہا ہے

مس نور پلیز ٹرای ٹو انڈرسٹنڈ وہ بلکل ٹھیک ہیں میری

ابھی اُن سے بات ہوئی ہے اب آپ اس وقت گھر واپس کیسے جائیں گی سمجھنے کی کوشش کریں اچھا

روکیں میں آپ کی بات کروا دیتا ہوں ماہیر نے موبائل کان سے لگاتے ہوئے کہا

اسلام علیکم انکل کیسے ہیں آپ

جی انکل ہم بھی ٹھیک ہیں یہ لیں نور سے بات کریں ماہیر نے نور کو موبائل پکڑتے ہوئے کہا

اسلام علیکم بابا

وعلیکم السلام بیٹا کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو

بابا آپ کی یاد آرہی تھی نور نے روتے ہوئے کہا

نور میں تو سمجھتا تھا کہ میری بیٹی بہت بہادر ہے پر یہ کیا تم نے تو جاتے ہی رونا شروع کر دیا ہے

نور میں نے تمہاری ضد کی وجہ سے تمہیں اجازت دی تھی پر اب مُجھے لگتا ہے میں نے غلط کیا وجدان شاہ نے خفگی سے کہا

پر بابا آپ اکیلے کیسے رہے گئے نور نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

رہ لوں گا بیٹا پر اگر تم ایسے کرو گی تو مجھے بھی تمہاری ٹینشن لگی رہے گی اب کے

وجدان شاہ نے نرمی سے کہا

جی

اور میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا

حالات کے قدموں پہ قلندر نہیں گرتا

ٹوٹے بھی جو تارا تو زمیں پہ نہیں گرتا

گرتے ہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا

لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

سمجھو وہاں پھل دار شجر کوئی نہیں ہے

وہ صحن کہ جس میں کوئی پتھر نہیں گرتا

اتنا تو ہوا فائدہ بارش کی کمی کا

اس شہر میں اب کوئی پھسل کر نہیں گرتا

انعام کے کاپچ میں لکھے مدح کسی کی

اتنا تو کبھی کوئی سخُن وَر نہیں گرتا

حیراں ہے کئی روز سے ٹھہرا ہوا پانی

تالاب میں اب کیوں کوئی کنکر نہیں گرتا

کبھی بھی نور کسی چیز کو خود پہ حاوی مت ہونے دینا

چاہے پھر وہ ڈر ہو یا کسی پے بھروسہ کسی پر بھروسہ اتنا ہی کرنا جتنا ٹوٹنے پر

برداشت کرسکو میں نہیں چاہتا کہ تم ٹوٹو اس لیے کبھی بھی خود کو ٹوٹنے مت دینا

اپنا خیال رکھنا اب می میں فون رکھتا ہوں

جی ڈیڈ وجدان شاہ سے بات کرنے کے بعد نور خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی

چلیں ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جی

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

چل بڈھے اُٹھ ایک آدمی نے وجدان شاہ کو کھولتے ہوئے کہا

مجھے کہا لے کے جا رہے ہو وجدان شاہ نے چلاتے ہوئے کہا

ابے چپ اواز نہ آئے تو نے خود کہا تھا کہ ایک بار مُجھے میری بیٹی سے بات کرنے دو اُس کے بعد میں کُچھ نہیں بولوں گا اس لیے اب میرا زیادہ دماغ نہ چاٹ چپ چاپ ہمارے ساتھ چل

تم ابھی تک یہاں ہی ہو تمہیں پتا ہے نہ کہ بوس کو زیادہ انتظار کرنا پسند نہیں اُن میں سے ایک آدمی نے اندر آتے ہوئے کہا

چلو جلدی

نور تم کہاں رہ گئی تھی میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں

یہ تو شکر ہے میں پہلے آگئ اور اپنے ساتھ تمہاری جگہ رکھ لی ورنہ تمہیں پیچھے بیٹھنا پڑتا رامین نے نور کے آتے ہی پوچھا

رامین یار بیٹھنے تو دو بتاتی ہوں

ہاں اب بتاؤ

ڈیڈ سے بات کرنے گی تھی اُن کا نمبر تب سے بند جا رہا تھا ابھی بات ہو پائی ہے

او اچھا

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

ماہیر کی نظریں تب سے نور کو ہی دیکھ رہی تھیں

اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کو محسوس کر کے نور نے ادھر اُدھر دیکھا پر اُسے کوئی نظر نہ آیا

وہ کافی دیر تک نوٹ کرتی رہی پر جب بھی وہ ماہیر کی طرف دیکھتی ماہیر اپنی نظریں پھیر لیتا

تنگ آکر اُس نے اسے اپنا وہم سمجھ کے جھٹک دیا اور سیٹ کی پوشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں

کون ہے تمہارا بوس جلدی بتاؤ مُجھے وجدان شاہ نے چلاتے ہوئے کہا

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے اپنے سب سے بڑے دُشمن کو دیکھنے کی ایک آدمی نے کہا جس نے اپنا چہرہ ماسک سے ڈھکا ہوا تھا

چلو کیا یاد کرو گے تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دیتے ہیں

یہ کہتے ہی نقاب پوش نے اپنے چہرے سے ماسک ہٹایا

سامنے موجود انسان کو دیکھ کر وجدان شاہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

وہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتے تھے

❁❁❁❁❁❁❁❁

وجدان شاہ نے جیسے ہی نقاب پوش کی طرف دیکھا تو اُنھیں حیرت کا شدید جھٹکا لگا

اپنے سامنے اپنے ہی باپ اور بھائی کو دیکھ کے وجدان شاہ کو اپنا آپ زمین میں دھستا ہوا محسوس ہوا

آپ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کے میرا اپنا باپ اور بھائی میرے ساتھ ایسا کریں گے میں آپ کو آج تک جان ہی نہیں سکا یہ سب دیکھنے کے بعد مجھے لگتا ہے کہ میں آپ کا بیٹا ہو ہی نہیں سکتا

ابھی تو بہت کُچھ ہے جو تم نہیں جانتے وجدان شاہ ناصر شاہ نے ہستے ہوئے کہا

وجدان شاہ نے سوالی نظروں سے اُن کی طرف دیکھا

اور ہاں تم نے سچ کہا تم میرے بیٹے ہو بھی نہیں تم اور منظور شاہ صفدار شاہ کے بیٹے ہو

وجدان شاہ نے حیرت سے ناصر شاہ کی طرف دیکھا

حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے وجدان شاہ ابھی تو بہت کُچھ سُننا باقی ہے

میں نے ہی مروایا ہے تمہارے باپ اور ماں کو وہ تڑپتے رہے پر کوئی اُن کو بچانے کے لیے نہیں آیا ہاں میں نے اُن کو جلا کے مروادیا ناصر شاہ نے ہستے ہوئے کہا

آپ نے ایسا کیوں کیا کیوں کیا آپ نے ایسا

جانا چاہتے ہو تو سُنو یہ سب میں اُس کرڑوروں کی جائیداد کو ہتیھانے کے لیے کیا پر تمہارا وہ

باپ اُسے سب پہلے سے ہی پتا چل گیا تھا اسی لیے اُس نے مارنے سے

پہلے ہی اپنی ساری جائیداد تمہارے اور منظور شاہ کے نام کردی

اور میری ساری محنت پر پانی پھیر دیا

پھر میں نے سوچا کہ کیوں نہ تمہاری شادی اپنے دوست کی بیٹی سے کروا دوں گا

تاکہ تمہاری جائیداد وہ اپنے نام کروسکے اور جیسے ہی جائیداد اُس کے نام ہوگی ہم

تمہیں مروا دیں گے یہ سب سوچ کے ہی میں نے تمہاری شادی تہہ کی تھی پر

میرا یہ پلین اُس عابدہ نے خراب کردیا میں نے اُسے مارنے کی بھی دھمکی دی پر

اُس پے تمہاری محبت کا بھوت اس حد تک سوار تھا کے اُس نے پھر بھی تم سے شادی کر لی اور ہماری بات ماننے سے انکار کردیا

اُس رات جس دن تم گھر سے چلے گئے تھے میں نے حیدر کو کال کی تھی کہ وہ جہاں بھی تم لوگوں کو دیکھے وہیں ختم کردے

پر تمہاری ماں یعنی کے میری بیوی اُس نے میری ساری باتیں سُن لیں تھیں اسی لیے مجبوراً مُجھے اُسے بھی مارنا پڑا ناصر شاہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

اور ہاں تمہاری بیوی سیڑھیوں سے گر کر نہیں مری تھی بلکہ زہر کے اثر سے مری تھی

وجدان شاہ اس وقت خود کو سب سے زیادہ بے بس محسوس کر رہے تھے اُن کی ہمت جواب دے گئی تھی کہ جس باپ کو وہ آج تک اپنی انسپریشن مانتے رہے انھوں نے صرف جائیداد کی خاطر اُن سے اُن کا سب کُچھ چھین لیا تھا اُن کی محبت اُن کی ماں سب کُچھ ختم کر ڈالا تھا

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

نور نور اُٹھو رامین نے نور کو بازو سے پکڑ کر ہلاتے ہوئے کہا

کییکیا کیا ہوا نور نے ہربڑاتے ہوئے کہا

یہاں سٹے کرنا ہے کُچھ دیر ماہیر سر نے بولا ہے

ہم نور نے اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے کہا

جی چلو اب

یہاں سٹے کریں گے یہ تو بلکُل ویران جگہ ہے

نور نے گاڑی سے اُترتے ہوئے کہا

جی بد قسمتی سے آج رات یہاں ہی روکنا پڑے گا کیوں کہ گاڑی خراب ہو گئ ہے اور صبح کا انتظار کرنے کے علاؤہ کُچھ نہیں کرسکتے ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

کیا پوری رات ہم یہاں روکیں گے؟؟ نور کے چہرے پہ پھیلے خوف کے سائے گھرے ہوئے تھے

مس نور آپ چلیں میرے ساتھ ماہیر نے نور کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

ہم کہاں جا رہے ہیں سر نور کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا

نور اگر میں آپ سے ایک ریکوئسٹ کروں تو کیا آپ مانے گی

نور نے ماہیر کی طرف دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا

کیا آپ مجھے سر کی جگہ ماہیر بول سکتیں ہیں پلیز میں ایک بار آپ کے مُنہ سے اپنا نام سُننا چاہتا ہوں ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ہوش میں تو ہیں میں نہیں جانتی تھی کہ آپ اس قدر گھٹیا انسان ہیں

Noor lesson

ماہیر نے نور کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

مُجھے کُچھ نہیں سُننا یہ کہتے ہی نور نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھوڑویا اور ایک تھپڑ ماہیر کے چہرے پہ رسید کر دیا

ماہیر نے حیرت سے نور کی طرف دیکھا تھا اور بنا کُچھ کہے وہاں سے چلا گیا

ماہیر کے جاتے ہی نور پاس پڑے بینچ پر بیٹھ کے آنسوں بہانے لگ گی

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

نور تمہیں پرنسپل صاحب نے بولایا ہے

رامین نے نور کی طرف آتے ہوئے کہا

پر جیسے ہی نور نے اپنا چہرہ اوپر اُٹھایا رامین کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

کیا ہوا نور تم رو کیوں رہی ہو

کچُھ نہیں نور نے نفی میں سر ہلاتے کر آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

نور کچُھ تو ہے تمہیں میری قسم ہے سچ سچ بتاؤ رامین نے نور کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

نور نے رامین کو سارا واقع منو عن سُنا دیا

کیا تم نے ماہیر سر کو تھپڑ مارا

پر کیوں

رامین انھوں نے مُجھ سے بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تھی

نور تم نے بہت غلط کیا یار

کیا مطلب نور نے حیران کن نظروں سے رامین کی دیکھا جو ساری بات سُننے کے بعد ماہیر کی طرف داری کر رہی تھی

یار ہم سب ٹروتھ اینڈ ڈیر کھیل رہے تھے جس میں ماہیر سر کو یہ ڈیر ملا تھا کے وہ تم سے اپنا نام بولویں گے

کیا نور کو حیرت کا جھٹکا لگا

نور تم نے بہت غلط کیا یار کم از کم ان کو بولنے کا موقع تو دیتی پر تم نے تو ڈریکٹ تھپڑ جڑ دیا

رامین کی باتیں سُن کے نور کو اپنا آپ شرمندگی کی گہرائیوں میں اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا آنسوں لڑیوں کی صورت میں اُس کے چہرے سے بہہ رہے تھے

نور کو روتا دیکھ کر رامین نے کہا نور تم سوری بول دینا پر ابھی چلو پرنسپل سر نے تمہیں بولایا ہے

Shame on you Miss Noor

آپ کو شرم نہیں آئی اپنے ٹیچر پے ہاتھ اُٹھاتے ہوئے اس کے لیے آپ کو پیشینٹ کے طور پر سٹاوف بھی کیا جاسکتا ہے کلج سے

نور نے شرمندگی سے اپنا چہرہ جھُکا لیا

سر میں کُچھ کہنا چاہتا ہوں ماہیر نے کہا

جی کہیں پرنسپل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

سر ایکچولی اس میں مس نور کی کوئی غلطی نہیں ہے یہ سب کسی مس انڈرسٹنڈینگ کی وجہ سے ہوا ہے اس لیے پلیز آپ مس نور کو پیشینٹ نہ دیں ماہیر نے عام سے انداز میں کہا

ٹھیک ہے مسٹر ماہیر اگر آپ کہہ رہے ہیں تو میں ان کو معاف کر دیتا ہوں لیکن مس نور یاد رکھنے گا یہ آپ کی پہلی اور آخری غلطی ہے جو میں معاف کر رہا ہوں پرنسپل نے پہلے ماہیر اور پھر نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اور آپ سب اپنے اپنے کیمپ میں جا کے آرام کریں صبح جلدی نکلنا ہے یہاں سے

نور حیران کن نظروں سے ماہیر کی طرف دیکھ رہی تھی جس نے اتنا کُچھ ہونے کے بعد بھی نور کا ساتھ دیا

آہستہ آہستہ کر کے سارے رومز سے چلے گئے تھے اب صرف نور اور ماہیر رہ گئے تھے

ماہیر نے باہر کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے کہ نور کی آواز سُن کر الٹے قدم پیچھے مڑ کے دیکھا

I'm sorry

نور نے نظریں جھکتے ہوئے کہا

مس نور العین شاہ آپ کو معافی مانگنے کی بلکل بھی ضرورت نہیں ہے وہ بھی ایک گھٹیا اور کریکٹر لیس انسان سے یہ کہتے ہی ماہیر نے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے

سر سر پلیز روکیں

ماہیر

ماہیر کے قدم یکدم روکے تھے اُس کے مُنہ سے اپنا نام سُن کر ماہیر کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی

اُسے روکتے دیکھ کر نور تیزی سے اُس کی طرف بڑھی تھی

سر

I'm really really sorry

مُجھے سچ میں نہیں پتا تھا کہ آپ کو ڈیر ملا تھا نہیں تو میں کبھی ایسا کوئی حرکت نہ کرتی پلیز سر مُجھے معاف کر دیں مُجھ سے انجانے میں بہت بڑی غلطی ہو گئی

ٹھیک ہے پر میری ایک شرط ہے

اگر مس نور آپ میری شرط مانیں گی تو ہی میں آپ کو معاف کروں گا اور میری شرط یہ ہے کہ اگلے 24 گھنٹوں تک آپ مُجھے میرے میرے نام سے بولویں گی اگر شرط منظور ہے تو آپ کو معافی مل جائے گی اور اگر نہیں تو ٹھیک ہے آپ جا سکتی ہیں

پر سر نور ابھی کچھ بولتی کے اُس کا پاؤں پھسلا تھا اس پہلے کے وہ گرتی مقابل نے پھُرتی سے اُسے تھام لیا تھا

ماہیر کی سانسوں کی تپش سے نور کو اپنا چہرہ جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

جی تو مس نور بتائیں آپ کو شرط منظور ہے یا نہیں

پر

پرور کُچھ نہیں ہاں یا نہ میں جواب دیں

🌷🌷🌷🌷🌷🌷

ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں تمہاری مرضی ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اپنے قدم آگےئ بڑھا دیے

روکیں سر مجھ سے یہ نہیں ہوگا پلیز آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں نور نے بے بسی سے کہا

دیکھیں مس نور میں نے آپ کو انسسٹ نہیں کیا کے آپ مُجھ سے سوری بولیں یا میری شرط مانیں یہ آپ پے ہے کہ آپ یہ کرنا چاہتی ہیں یا نہیں ماہیر نے خفگی سے کہا اور باہر چلا گیا

پیچھے نور اس کشمکش میں تھی کہ وہ کیا کرے اگر کوئی اور ہوتا تو وہ کبھی اُس کی یہ فضول قسم کی شرط نہ مانتی پر سامنے ماہیر تھا جس سے جانے انجانے میں وہ محبت

کر بیٹھی تھی جس نے ہر مشکل وقت میں اُس کی مدد کی تھی یہ ہی وجہ تھی کہ اُس کے دل نے ماہیر کے حق میں اپنا فیصلہ سنا دیا تھا

💞💞💞💞💞💞💞💞

صبح کا اُجالا ہر طرف پھیل رہا تھا ہر طرف سے چڑیوں کی چوں چراں کی آوازیں ا رہی تھیں

ایسے میں کوئی تھا جس کی ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی

نور کیا ہوا ہے تمہیں کیا تم ساری رات سہی سے سوئی نہیں رامین نے کروٹ بدل کے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی

نور نور

ہم ہاں کُچھ کہا تم نے نور نے ہربڑاتے ہوئے کہا

نور تم ٹھیک تو ہو رامین نے نور کے ماتھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

نور تمہیں تو بہت تیز بخار ہے روکو میں کسی کو بولا کہ آتی ہوں

نہیں بس معمولی سا بخار ہے میں نے میڈیسن لی ہے اب ٹھیک ہو جائے گا نور نے رامین کو جاتے دیکھ کر کہا

Are you sure

نور نے اثبات میں سر ہلایا

چلو ٹھیک ہے تم ریڈی ہو جاو ہمیں نکلنا ہے یہاں سے میں تب تک تمہارے لیے چائے لے کے آتی ہوں

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

مسٹر ماہیر پرنسپل نے ماہیر کو آواز دیتے ہوئے کہا

جی سر

پلیز آپ سٹوڈنٹس کو انفارم کردیں ہم یہاں سے نکلیں گے تھوڑی دیر تک تاکہ وہ اپنا سامان وغیرہ پیک کر لیں

جی سر

❦❦❦❦❦❦

وجدان شاہ اس اندھیرے کمرے میں دو دن سے بند اپنی موت کی دُعائیں مانگ رہے تھے یہ سُن کر کے اُن کی زندگی کو برباد کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ اُن کے اپنے رشتے جن پر اُنہیں سب سے زیادہ بھروسہ تھا انھوں نے ہی اُن کی ہستی بستی زندگی کو اُجاڑ دیا اُن سے اُن کی جان سے پیاری بیوی اور ماں کو چھین لیا اُن کا

دل کر رہا تھا کے وہ سب کو چیخ چیخ کر بتائیں کہ اُن کو برباد کرنے والا شخص وہ ہے جس پر انھوں نے سب سے زیادہ بھروسہ کیا

آج تک وہ خود کو کوستے تھے کہ انھوں نے اپنی خوشی کی خاطر اپنے باپ کی ناراضگی مول لی پر آج حقیقت جان کر اُن کا دل کر رہا تھا کے زمین پھٹ جائے اور وہ اُس میں سما جائیں

بار بار نور کا چہرہ اُن کی آنکھوں کے گرد گھوم رہا تھا انھوں نے تو کبھی اُسے اکیلا نہیں چھوڑ تھا پر آج زندگی اُنہیں اس موڑ پے لے آئی تھی کہ وہ چاہ کر بھی اپنی

بیٹی سے بات نہیں کرسکتے تھے یہ سب سوچتے ہی ناجانے کب وہ زمین بوس

ہوئے اُنہیں پتا نہ چلا

♡♡♡♡♡♡♡♡

نور تم نے سامان وغیرہ پیک کر لیا ہے رامین نے کیمپ میں داخل ہوتے ہوئے

نور سے پوچھا

ہاں ہوگیا ہے چلیں

نور ادھر بیٹھو رامین نے نور کو بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھایا

تم ٹھیک ہو نور

نور نے سوالی نظروں سے رامین کی طرف دیکھا

نور میں دو دن سے نوٹ کر رہی ہوں ہم جب سے یہاں آئے ہیں تم کُچھ پریشان لگ رہی ہو رامین نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ایسا کُچھ نہیں ہے تم

نور اب یہ مت کہنا کے یہ میرا وہم ہے رامین نے نور کی بات کاٹتے ہوئے کہا

نور دیکھو میں تمہیں بچپن سے جانتی ہوں اس لیے مُجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش بلکل بھی مت کرنا چلو اب سچ سچ بتاؤ کیا مسلہ ہے ہوسکتا ہے میں تمہاری مدد کرسکوں

رامین میں نے کہا نہ ایسی کوئی بات نہیں ہے نور نے غُصے سے کہا

ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں اب نہیں پوچھوں گی رامین نے خفگی سے کہا

رامین رکو

I'm sorry ramean actually

میں ڈیڈ کی وجہ سے پریشان ہوں میں کل سے مسلسل اُنہیں کال کر رہی ہوں پر اُن کا نمبر بند جا رہا ہے مُجھے بہت ٹینشن ہورہی ہے رامین مُجھے لگ رہا ہے ڈیڈ کسی بہت بڑی پرابلم میں ہیں یہ کہتے ہوئے نور کی آنکھوں سے آنسوں لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے

نور کو روتا دیکھ کر رامین جلدی سے اُس کے قریب آئی نور پلیز یار صبر کرو دیکھو مجُھے لگتا ہے یہ سب تمہارا وہم یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ انکل بزی ہوں پلیز تم نگیٹیو سوچنا بند کرو

یہ سچ تھا کہ نور کال سے وجدان شاہ کا نمبر ٹرائی کر رہی تھی پر مسلسل رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے اب سہی معنوں میں اُسے پریشانی نے ان گھیرا تھا ایک طرف ماہیر تھا جو اُسے مسلسل اگنور کر رہا تھا اور دوسری طرف وجدان شاہ کا نمبر بھی بند جا رہا تھا

♡♡♡♡♡♡♡♡

جی جی ٹھیک ہے ڈیڈ میں جا کے آپ کو ای میل سینڈ کر دوں گا آپ اپنا خیال رکھیے گا اور ماما کیسی ہیں جی جی میں بھی ٹھیک ہوں چلیں ٹھیک ہے بعد میں بات ہوگی

ماہیر جیسے ہی کال کاٹ کر کے موڑا اپنے سامنے نور کو کسی لڑکے سے ہنس ہنس کر باتیں کرتا دیکھ اس کا غُصّہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا

اپنے غُصے کو ضبط کرتا وہ اُن تک آیا

کیا ہو رہا ہے یہاں آپ کو پتا ہے نہ کہ کُچھ دیر بعد ہم نے یہاں سے نکالنا ہے مری کے لیے تو گپیں ہانکنے سے بہتر ہے جا کے اپنا سامان وغیرہ پیک کر لیں یہ کہتے ہی اُس نے ایک نظر نور کی طرف دیکھا اور شیری کو جانے کا اشارہ کیا

جسے دیکھتے ہی وہ بوتل کے جن کی طرح غائب ہوا تھا

اب ماہیر نے اپنا رُخ نور کی طرف کیا تھا مس نور آپ کو آج کے بعد میں کسی لڑکے سے بات کرتے نہ دیکھوں نہیں تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا یہ کہتے ہی وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی اُلٹے پاؤں واپس لوٹ گیا

اور نور حیران کن نظروں سے ماہیر کو نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھ رہی تھی وہ کہنا چاہتی تھی کہ تم ہوتے کون ہو مُجھے روکنے والے کہ میں کس سے بات کروں گی اور کس سے نہیں پر ایسا وہ صرف سوچ ہی سکتی اندر سے اُسے بھی ماہیر کا اپنے لیے پوزیسیو ہونا اچھا لگا رہا تھا

نور جو اپنے کلاس فیلو شیری سے اُس کی والدہ کی طبیعت کے مطلق پوچھنے آئی تھی جو پورا ہفتہ کالج سے ابسینٹ تھا وجہ پوچھنے پر پتا چلا تھا کہ اُس کی والدہ کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ کالج نہیں آرہا تھا

کالج میں نور کو موقع نہیں ملا تھا بات کرنے کا اس لیے اب شیری کو دیکھ کے اُس نے سوچا کہ اب پوچھ لیتی ہے کہ اُس کی والدہ کی طبیعت کیسی ہے

پر ماہیر کو دیکھتے ہی شیری وہاں سے چلا گیا تھا

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا ٹھیک تو ہے نہ اُسے کُچھ نہیں ہونا چاہیے آپ کو جتنے پیسے چاہیئے میں دینے کے لیے تیار ہوں لیکن پلیز میرے بیٹے کو بچا لیں ناصر شاہ نے اپنے نکلی آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

جی ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے آپ بس دُعا کریں ڈاکٹر نے ناصر شاہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا

صبح جب ملازم کھانا لے کر کمرے میں داخل ہوئے تو وجدان شاہ کو زمین پر گر دیکھ کر انھیں اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی

انھوں نے ناصر شاہ کو کال کر کے ساری صورتحال کے مطلق آگاہ کیا

یہ سُنتے ہی ناصر شاہ کو اپنا پلین فیل ہوتا نظر آیا انھوں نے جلدی سے ایمبولینس کو کال کی اور اُنہیں اڈریس وغیرہ کا بتا کر وہ خود اُس جگہ پہنچے

سچ سچ بتاؤ تم سب کہاں تھے

سارے ملازم سر جھکا کر کھڑے رہے کسی میں بھی اتنی ہمت نہیں کے ناصر شاہ کے سامنے اپنی زبان کھولتا

میں نے پوچھا کہاں مر گئے تھے اب کے ناصر شاہ نے غُصے سے دھڑتے ہوئے

کہا

تمام ملازم خوف سے کانپ اُٹھے

تم لوگوں کے پاس صرف دو منٹ ہیں اگر تم نے مُجھے سچ سچ نہیں بتایا تو یہ چھے

کی چھے گولیاں تم لوگوں کے بھجے میں گھوسا دوں گا

وہ وہ سر ان میں سے ایک آدمی نے ہربڑاتے ہوئے کہا

وہ وہ کیا لگا رکھی ہے جلدی بتاؤ

بوس ہم کھانا لینے گئے تھے ان میں سے ایک آدمی نے ہمت کرتے ہوئے کہا

گالی تمہیں یہاں میں نے کھانا کھانے کے لیے رکھا اس کے پیسے دیتا ہوں میں تمہیں ناصر شاہ کُرسی کو ٹھوکر مارتے ہوئے کہا

دفعہ ہو جاو سب اور ہاں تم لوگوں کی سزیہ ہے کہ کل تمہیں کھانے کا ایک نوالہ بھی نصیب نہیں ہوگا

وہ جو سوچ رہے تھے کہ اُن کے بوس نے اُنھے معاف کر دیا اب کھانا نہ ملنے کا سُن کر اُنھیں اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی پر وہ بے بس تھے اُن میں سے کسی میں بھی اتنا ہمت نہیں تھی کہ ناصر شاہ کے سامنے کُچھ بول سکیں کیونکہ اگر وہ ایسا کرنے کی غلطی کر لیتے تو جان سے جاتے اس لیے انھوں نے چُپ رہنے میں ہی افیت جانی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

سمیر تب سے اکیلا بیٹھ بور ہو رہا تھا جب دور سے اُسے رامین اتی دیکھائی دی جس نے بلو جینز کے ساتھ پینک کلر کی شورٹ فراق پہنی ہوئی تھی چہرہ کے گرد ہلکے نیلے رنگ کے دوپٹے سے حجاب کیے وہ بہت مصوم اور پیاری لگ رہی

تھی سمیر کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی

اُس نے جب پہلی بار رامین کو دیکھا تو اُسے یہ مصوم سی لڑکی بہت پسند آئی تھی

اس لیے سمیر جان بوجھ کر اُسے تنگ کرتا تھا کیونکہ اُس کا چڑنا اُسے مزہ دیتا تھا

کیا ہوا چشمش کہا جا رہی ہو رامین کی گلاسز پر چوٹ کرتے ہوئے سمیر نے کہا

تم سے مطلب اپنے کام سے کام رکھو زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے رامین نے خفگی سے کہا

مجھ سے ہی تو مطلب ہے

کیا کہا تم نے

کچھ نہیں میں نے کہا مجھے تم سے کوئی مطلب نہیں ہے

اچھی بات ہے ہونا بھی نہیں چاہیے رامین کہتے ساتھ ہی بس کی طرف بڑھ گئی

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ڈاکٹر صاحب کیسا ہے میرا بیٹا کوئی خطرے والی بات تو نہیں

ڈاکٹر جیسے ہی باہر آئے ناصر شاہ نے لپکتے ہوئے کہا

جی وہ ٹھیک ہیں پر

پر کیا ڈاکٹر ناصر شاہ نے ڈاکٹر کی بات کاٹتے ہوئے کہا

اُنھیں کوئی بہت بڑا جھٹکا لگا ہے

جس کا اثر اُن کے دماغ پر ہونے کی وجہ سے وہ اپنی یاداشت کھو چکے ہیں

ڈاکٹر نے یہ کہتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھا دیے

💖💖💖💖💖💖💖💖💖

نور العین رامین کی تلاش میں باہر آئ تھی

بخار کی وجہ سے اُسے بار بار چکر آرہے تھے خود پر بامُشکل قابو پاتی وہ باہر آئ تھی

پر اُسے رامین کہیں دیکھائی نہیں دے رہی تھی رامین کی تلاش میں وہ آگئے بڑھ رہی تھی

جب دور سے اُسے دو آدمی نظر آئے جو ایک لڑکی کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہے تھے

یہ دیکھ کر نور نے اپنے قدم بغیر سوچے سمجھے اُس طرف بڑھا دیے

اس وقت اُسے اپنی جان سے زیادہ اُس لڑکی کی عزت پیاری تھی

کیا کر رہے ہو تم لوگ چھوڑو اُس لڑکی کو نور نے خود میں ہمت جمع کرتے ہوئے کہا

اسے چھوڑ اُدھر دیکھ اس سے زیادہ خوبصورتی تو وہاں ہے اُن میں سے ایک آدمی نے خباثت سے ہستے ہوئے اپنے ساتھی سے کہا۔

نور کی طرف دیکھتے ہوئے اُس آدمی نے نور کی طرف قدم بڑھانا شروع کر دیے

نور کو شدت سے کُچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

تبھی اُس نے اپنے قدم پیچھے لیتے ہوئے کہا دور رہو مُجھ سے۔

میں نے کہا دور رہو اُن آدمیوں کو مسلسل اپنی طرف آتا دیکھ نور نے چیختے ہوئے کہا۔

پر اُن آدمیوں کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر نور نے شدت سے ماہیر کو یاد کیا تھا پر یہ خیال آتے ہی کے اب تک تو بس چلی گئی ہوگی اُس کی آنکھوں میں لاتعداد آنسوں جمع ہوگئے تھے جب اُس نے حیرت سے

گُنڈوں کو بھاگتے ہوئے دیکھا

جن کی نظروں میں موجود خوف کو دیکھ کر اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا

پر اپنے سامنے ماہیر کو کھڑا دیکھ کر اُس کی جان میں جان آئی تھی اُس مشکور کُن نظروں سے ماہیر کی طرف دیکھا تھا اور ساتھ ہی اُس کی بازوں میں جھول گئی تھی

نور نور آنکھیں کھولو ماہیر نے پریشانی سے نور کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

پر اُسے اپنا ہاتھ جلتا ہوا محسوس ہوا

Ohhhh sheet

اسے تو بہت تیز بخُار ہے

مُجھے جلد از جلد اسے ہسپتال لے کر جانا ہو گا ماہیر نے نور کو اپنی بازوں میں بھارتے ہوئے کہا

💞💞💞💞💞💞💞💞

ماہیر

جی سر

مس نور مسینگ ہیں پرنسپل نے گویا ماہیر کی سماعتوں پہ بمب پھوڑا تھا

پر سر ایسے کیسے ہو سکتا ہے

وہ تو مس رامین کے ساتھ تھیں

ایسا ہو چُکا ہے میں نے رامین سے پوچھا ہے پر اُس کا کہنا ہے کہ وہ اپنا سامان پیک کر کے جب آرہی تھی تب مس نور کمرے میں موجود تھیں

سر آپ فکر نہ کریں ایسا کریں آپ جائیں میں مس نور کو لے کر آؤں گا ماہیر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

Are you sure

Yes sir I'm 100% sure

ٹھیک ہے مگر

سر آپ مجھ پہ بھروسہ کریں میں اُنہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا ماہیر نے عزم سے کہا

ٹھیک ہے بیٹا

ماہیر نور کی تلاش میں نکل پڑا تھا جب دور سے اُسے ایک لڑکی کے چلانے کی آواز آئی اس آواز کو تو وہ لاکھوں میں پہنچان سکتا تھا وہ نور کی آواز تھی

اُس نے اپنے قدم آواز کی سمت میں بڑھا دیے پر سامنے کا منظر دیکھ کر اُس کا غُصّہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا تھا

کُچھ گُنڈے نور کی طرف بڑھ رہے تھے

ڈاکٹر اب ان کی طبیعت کیسی ہے

ماہیر نے اندر آتے ہوئے کہا

جی اب یہ پہلے سے بہتر ہے انھوں نے کسی چیز کا بہت زیادہ سٹریس لیا ہے اور بخار بھی بہت زیادہ تھا جس کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گئیں

ڈاکٹر کے میں انہیں گھر لے کے جاسکتا ہوں

جی آپ ڈسچارج پیپرز پر سائن کر دیں اور یہ کُچھ میڈیسن لے آئیں اُس کے بعد آپ انہیں لے کر جاسکتے ہیں ڈاکٹر نے ماہیر کی طرف دوائیوں کی پرچی پکڑتے ہوئے کہا

💖💖💖💖💖💖💖

سمیر کب سے رامین کی طرف دیکھ رہا تھا جو کُچھ پریشان لگ رہی تھی

جب سمیر سے رہا نہ گیا تو اُٹھ کے رامین کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا

رامین تو اُسے دیکھ کر ہی حیران رہ گئی تھی

تم یہاں کیا کر رہے ہو رامین نے حیرت سے سمیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تم کُچھ پریشان لگ رہی ہو سمیر نے نور کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہا

تم سے مطلب میں نے پہلے بھی کہا تھا تم سے اپنے کام سے کام رکھا کرو مُجھے بلکُل بھی نہیں پسند کے کوئی بلاوجہ مُجھ سے فری ہو رامین یہ کہتے ہی وہاں سے اُٹھ کے ساتھ والی سیٹ پر چلی گئی

اور سمیر اُسے جاتا دیکھ رہا تھا

اشناں پھر ہوں گے کیا اجنبی ستارے

کیا ملیں گے منزل سے راستے ہمارے

بیٹھو ماہیر نے فرنٹ ڈور اوپن کرتے ہوئے نور سے کہا

نہیں میں پیچھے

پیچھے بیٹھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا چُپ چاپ آگۓ بیٹھو میں ڈرائیور نہیں

ہوں تمہارا ماہیر نے نور کی بات کاٹتے ہوئے کہا

اب تمہاری طبیعت کیسی ہے

ماہیر نے قدرے نرم لہجے میں کہا

نور نے حیرت سے ماہیر کے بدلے ہوئے روپ کو دیکھا تھا جو یہ پوچھنے کے بعد ڈرائیونگ کرنے میں مصروف ہو گیا تھا

تم نے جواب نہیں دیا ماہیر نے اب کی بار اپنا رُخ نور کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

جی اب پہلے سے بہتر ہوں نور نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے جواب دیا

ناصر شاہ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مُجھے کال کرنے کی پہلے بھی تم نے اپنے مطلب کی خاطر میرا اور میری بیٹی کا استعمال کیا اب کیا حیدر شاہ نے غُصے سے آگ بگولا ہوتے ہوئے کہا

حیدر شاہ اپنی آواز نیچی رکھو پہلے بھی تم نے سب میری خاطر نہیں بلکہ پیسوں کی خاطر کیا تھا

جو بھی ہے مُجھے اب اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی اب کے حیدر شاہ نے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا

جیسا تم چاہو میں نے تو تمہیں یہ بتانے کے لیے کال کی تھی کہ اگر تم چاہو تو پھر سے اپنی قسمت آزمائی کر سکتے ہو

کیا مطلب

مطلب یہ کے وجدان شاہ شاہ اپنی یاداشت کھو چُکا ہے اور اگر ہم چاہیں تو اُس سے اپنی بات منوا سکتے ہیں ناصر شاہ نے خباثت سے ہستے ہوئے کہا

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

نور کب سے نوٹ کر رہی تھی کے ماہیر کو اُس کی موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا

کیوں کہ ماہیر سے بات کرنے کے لیے وہ بہت بار کوشش کر چکی تھی پر
ماہیر کی مکمل خاموشی اختیار کرنے سے اب وہ بے زار ہو گئی تھی

اس لیے اُس نے اپنے بیگ سے موبائل نکلا کہ وجدان شاہ سے بات کر کے اُن

کی خیر خیریت ہی دریافت کر لے

پر اُن کا نمبر بھی بند جا رہا تھا

کیا کروں اب بابا بھی کال اٹینڈ نہیں کر رہے پتا نہیں وہ ٹھیک ہوں گے یا نہیں

مس نور آپ کو کُچھ چاہیے ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

سر وہ میں یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا آپ ناراض ہیں

ماہیر کو نور سے اس قسم کے سوال کی امید بلکل نہیں تھی

مس نور ٹیچر کبھی اپنے سٹوڈنٹس سے ناراض نہیں ہوتے اس لیے آپ یہ فکر کرنا چھوڑ دیں

سر میں اُس دن کے لیے معزرت خواہ ہوں

نور اگر آپ اُس دن کے مطلق بات کر رہی ہیں تو میں آپ سے معزرت کرنا چاہوں گا اُس دن میں کُچھ زیادہ ہی بول گیا تھا ٹیچر کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے سٹوڈنٹس سے ایسی کوئی خواہش کریں

غلطیاں انسانوں سے ہوتی ہیں اور مُجھ سے بھی ہوئی ہے

نہیں سر پلیز اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے

مس نور اگر آپ بُرا نہ مانیں تو کیا ہم دوست بن سکتے ہیں کیونکہ کل سے میں یونیورسٹی چھوڑ رہا ہوں اس لیے

پر سر

مس نور اگر آپ کو کوئی پرابلم ہے تو کوئی بات نہیں میں اس کے مطلق اب کوئی بات نہیں کروں گا

نور نے کوئی جواب نہیں دیا تھا کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کرے

♡♡♡♡♡♡♡♡

ناصر شاہ اور حیدر شاہ اس وقت ایک کمرے میں بیٹھے آگے کا پلین تشکیل دے رہے تھے کہ کس طرح وجدان شاہ سے پراپرٹی کے پیپرز پر دستخط کروا کے اُسے راستے سے ہٹا سکیں

دیکھو ناصر شاہ مُجھے نہیں لگتا کہ پراپرٹی وجدان شاہ کے نام ہوگی

ہوسکتا ہے اُس نے پراپرٹی اپنی بیٹی کے نام کردی ہو

کہیں ایسا نہ ہو ہم پچھلی بار کی طرح اس بار بھی ہاتھ مسلتے رہ جائیں

اگر ایسا ہو بھی گیا تو میرے پاس پلین بی ہے اس بار ہر حال میں جیت ہماری ہی ہوگی

ناصر شاہ نے خباثت سے ہستے ہوئے کہا اور اس بار اُن کا ساتھ حیدر شاہ نے بھی دیا تھا

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ایکسکیوزمی رامین سمیر نے رامین کو آواز دی تھی

کیا ہے رامین نے سوالی نظروں سے سمیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

یار کبھی بندہ آرام سے بھی بات کر لیتا ہے کیا ہر وقت کاٹ کھانے کو دوڑتی ہو

میں ایسے ہی بات کرتی ہوں اگر آپ کو کوئی مسلہ ہے تو مُجھ سے بات نہ کریں
رامین نے دوبدو جواب دیتے ہوئے کہا

دیکھیں آپ غلط سمجھ رہی ہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا دراصل ماہیر بھائی کی کال
آئ تھی نور آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں

کیا تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا

آپ بات سُنیں تو پھر ہے یہ لیں بات کریں سمیر نے کال ملا کر موبائل رامین کو تھماتے ہوئے کہا

🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹

گاڑی ایک جھٹکے سے روکی تھی نور نے نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولتے ہوئے ماہیر کی طرف دیکھا تھا

کیا ہوا آپ نے گاڑی کیوں روکی ؟؟

مس نور اگر آپ کی نیند پوری ہوگی ہو تو گاڑی سے اُترنے کی زحمت کرلیں کیونکہ ہم پہنچ گئے ہیں

ماہیر کی بات سُن کر نور کو شرمندگی نے ان گھیرا تھا تب ہی وہ جلدی سے گاڑی سے نکل کر ایک جانب کھڑی ہو گئی تھی

اب چلیں سب ہمارا انتظار کر رہے ہیں نور کو ایک ہی جگہ کھڑے دیکھ کر ماہیر نے طنزیہ انداز میں کہا

اور نور تو اُس کے پل پل بدلتے رویے کو دیکھ کر جتنا حیران ہوتی اُتنا کم تھا

نور کو لگا شاید اُس کے انکار کرنے کی وجہ سے وہ ناراض ہے

تب ہی اُس نے اپنے قدم رامین کی طرف بڑھ دیے تھے جو پرجوش سی اُن کی طرف بڑھ رہی تھی

اور ماہیر سکت نظروں سے نور کو دیکھ رہا تھا جو اب اُس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی تب ہی موبائل کی چنگھاڑتی ہوئی آواز نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا

میں میں یہاں کیسے یہ کونسی جگہ ہے انھوں نے اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا پر ایسا لگ رہا تھا جیسے دماغ کورے کاغذ کی طرح ہیں

وجدان شاہ کو ہوش اچکا تھا اور وہ حیرت سے اردگرد دیکھ رہے تھے جب ناصر شاہ کمرے میں داخل ہوئے

کیسا ہے میرا بیٹا اب تمہیں میرا زرا احساس نہیں کتنا تڑپ ہے تمہارا باپ تمہارے لیے ناصر شاہ نے نکلی آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

جب کے وجدان شاہ سوالی نظروں سے ناصر شاہ کی طرف دیکھ رہے تھے

جب ناصر شاہ نے اُن کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

میں جانتا ہوں کہ تم مُجھے پہچان نہیں پا رہے میں تمہارا بابا سائیں ہوں وجدان تم ایک ٹرک سے ٹکرا گئے تھے جس کے بعد تمہیں ہسپتال لے کر آئے تو جو خبر ڈاکٹر نے ہمیں توڑ کر رکھ دیا تم اپنی یاداشت کھو چکے ہو اس لیے تمہیں یاد نہیں آرہا کے میں کون ہوں پر مُجھے یقین ہے بہت جلد تمہاری یاداشت واپس اجائے گی اب تم آرام کرو میں تمہارے لیے سوپ لے کر آتا ہوں ٹھیک ہے

وجدان شاہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا وہ بھول گئے تھے کے یہ وہی شخص ہے جس نے اُن کی ہستی بستی زندگی کو آگ لگا تھی

اُن کی جان سے پیاری بیوی کو اُن سے ہمیشہ کے لیے چھین لیا تھا صرف جائیداد کی خاطر انھوں نے اُن کا مان توڑ دیا تھا جو ہمیشہ سے اپنے بابا سائیں کو اپنا آئیڈیل مانتا تھا

💔💔💔💔💔💔

نور تم کہاں تھی تمہیں پتا ہے ہم سب تمہارے لیے کتنا پریشان تھے

اور اسپیشلی۔ ماہیر سر تمہیں پتا ہے اُن کی جان پہ بن آئی تھی جب پرنسپل سر نے بتایا تھا کے

تم غائب ہو

یہ سُن کر نور کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا

وہ بس سوچ کر رہ گئی تھی کہ اس شخص کے کتنے روپ ہیں

تب ہی رامین نے اُس کے سامنے چٹکی بجائی کیا ہوا کہاں کھو گئی

اوہو اب سمجھی کہیں ماہیر سر کے خیالوں میں تو نہیں کھو گئی

بدتمیز شرم کرو سب دیکھ رہے ہیں نور نے اُسے تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا اور آگے بڑھا گئی

لگتا ہے شرما گئی

♡♡♡♡♡♡♡♡

ہاہاہا کمال کردیا تم نے ناصر شاہ مُجھے ابھی بھی یقین نہیں آرہا کے وجدان شاہ اب ہمارے اشاروں پے ناچے گا

ابھی تو بہت کُچھ دیکھنا باقی تمہارے ہوش ابھی سے اُڑ گئے ہیں ناصر شاہ نے حرام مشروب گلاس میں انڈیل تے ہوئے کہا

کیا مطلب ؟؟ تم کیا کرنے والے ہو حیدر شاہ نے تجسس بھرے انداز میں کہا

فلحال تو کُچھ نہیں تم بس سہی وقت کا انتظار کرو

پھر دیکھنا کیسے سب کچھ ہماری مُٹھی میں ہوگا

اس بار فضا میں دونوں کا مشترکہ قہقہہ گونجا تھا

دونوں ہی اس بات سے بے خبر تھے کہ آنے والا وقت اپنے ساتھ کیا لانے والا ہے

خزاں میں شاخ سے گرتے اداس پتوں نے

مجھے یہ درس دیا ہے، زوال سب کو ہے

جی تو آپ سب سٹوڈنٹس اپنا اپنا سامان وغیرہ پیک کر لیں

تھوڑی دیر تک ہم ہوٹل پہنچے والے ہیں ماہیر نے انونسمینٹ کرتے ہوئے کہا

اس وقت اُس کا سارا دھیان نور کی طرف تھا

جو کسی بات پر مُسکرا رہی تھی اُس کی ہنسی میں کُچھ ایسا تھا جس نے ماہیر کو ایک

سھر میں جکڑ لیا تھا

وہ یکا ٹک نور کی طرف ہی دیکھے جا رہا تھا

جب سمیر کی آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی

بھائی کیا دیکھ رہے ہیں سمیر کے لہجے میں شرارت تھی

جسے محسوس کر کے ماہیر کے لب مُسکرائے تھے پر جلد ہی اپنی کیفیت پہ قابو پا کر سمیر کی طرف دیکھا تھا

تم اپنی بکواس بند کرو ورنہ تم جانتے ہو مُجھے ماہیر نے اپنے چہرے کے تاثرات کو حتیٰ الامکان سخت رکھتے ہوئے کہا

بھائی میں تو مذاق کر رہا تھا سمیر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ اگر ماہیر کو غُصّہ آگیا تو جگہ کا بھی خیال نہیں کرے گا اور اُسے ادھر کھڑے کھڑے ہی دھو دے گا اس لیے چُپ رہنے میں ہی افیت جانی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

اُن کی بس مری کے ہوٹل کے سامنے رُکی تھی

سارے راستے وہ مری کے خوبصورت مناظرہ سے لُطف اندوز ہوتے ہوئے آئے تھے

بس سے اُترتے ہوئے نور کی نظریں ماہیر سے ٹکرائی تھیں

جس کی نظریں مسلسل نور کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں

تو وہ چاند ھے

جسے میں پانا نہیں چاہتا

پر تجھے دیکھنے کا ایک بھی

موقع گنوانا نہیں چاہتا

تجھے دور سے چاھنا

منظور ہے مجھے

میری اس عبادت پر

بڑا غرور ھے مجھے

تجھے اپنے لفظوں میں

بسا کے رکھوں گا

اپنی شاعری میں تجھے

چھپا کے رکھوں گا

تیرے لیے خود کو

زمین بنا کے رکھوں گا

❤️❤️❤️❤️

ایکسکیوزمی وہ سب اس وقت ہوٹل کے اندر داخل ہورہے تھے جب سمیر نے رامین کو آواز دی

جی بولیں رامین نے لیے دلیے سے انداز میں کہا ایک تو پہلے ہی نیند اور تھکاوٹ سے اُس کا برا حال تھا

میں آپ سے کُچھ کہنا چاہتا ہوں

آپ کو جو بھی کہنا ہے پلیز بعد میں کہہ لینا اس وقت مُجھے شدید نیند آرہی رامین نے یہ کہتے ہی اپنے قدم آگےئ بڑھا دیے

اور سمیر بس سوچ کر رہ گیا کے اب وہ کیا کرے گا پورے راستے وہ رامین سے اظہار محبت کے لیے الفاظ تلاش کرتا رہا اور جب خود میں ہمت جمع کرتے ہوئے اُس نے کہنے کی کوشش کی تو اُس دوشمن جان نے سُنا تک گوارا نہ کیا

رامین کی بے رخی سے اُس کا دل دُکھا تھا

تم نے کچھ سوچا

کس بارے میں؟؟؟؟

ناصر شاہ نے شراب کو گلاس میں انڈیلتے ہوئے کہا

اس وقت وہ دونوں ایک بڑے سے کمرے میں موجود حرام مشروب سے لطف اندوز ہو رہے تھے

بھی وجدان شاہ سے پراپرٹی کے پیپرز پر دستخط کب کروا رہے ہو حیدر شاہ نے ناصر شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ہمیں سہی وقت کا انتظار کرنا ہوگا اس پر میں پچھلی بار کی طرح جلد بازی سے کام نہیں لوں گا بلکہ ایسی چال چلوں گا کہ کسی کو کان وکان خبر بھی نہیں ہوگی

پر اُس کے لیے ہمیں کیا کرنا ہوگا حیدر شاہ نے تجسس بھرے انداز میں کہا

سب سے پہلے ہمیں وجدان شاہ کو اپنی مُٹھی میں کرنا ہوگا کیونکہ وہ آگے چل کے ہمارے بہت کام آسکتا ہے اور میں اس مواقع کو گوانا نہیں چاہتا بہت مشکل سے قدرت ہم پہ مہرباں ہوئی ہے

وہ دونوں ہی اس بات سے انجان تھے کہ اللہ پاک کبھی بھی بُرائی کا یا بُروں کا ساتھ نہیں دیتا وہ صرف اُن کی رسی دراز کرتا ہے تاکہ وہ واپس لوٹ جائیں اچھائی کی طرف پر جب اُن کا ظلم مظلوموں پر حد سے بڑھ جاتا ہے تب اللہ اُن کی رسی کھینچ کر مُنہ کے بل گراتا ہے

بے شک اللہ پاک کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں

مر کے وی آجاؤں تیرے کول جائے میرے مرنے تو پہلاں توں مرے

کاچ جا ہے نے سو پنے میرے ہر اک نال جوڑے نے تیرے دور تیرے تو رہنا نہیں اونداد رد جدائی سہنا نہیں اوندا

(JassManak)

رامین کی انکھ کسی کے گانے کی آواز سے کھولی جو باہر سے آرہی تھی اس آواز میں کُچھ ایسا تھا جس نے رامین کو قریب سے سُنے پر مجبور کر دیا تھا وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ کون گا رہا ہے تب ہی اُس نے اپنے بالوں کو رف سا جوڑا بنایا اور پاؤں میں چپل پہن کر اپنے قدم باہر کی جانب بڑھ دیے

باہر نکلتے ہی اُسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا

کیوں کہ سمیر گٹار بجاتے ہوئے مشہور سنگر

JassManak

کا گانا گا رہا تھا اُس کی آواز سے زیادہ اُس کی گٹار کی دھن نے رامین کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا

ویسے بھی یہ گانا اس کا فیورٹ تھا وہ یہ سوچ کر حیران تھی کہ اس کے پسندیدہ گانے پر سمیر کا گٹار بجانا محض اتفاق تھا یا وہ اسے ایمپریس کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھی جب کسی کی آواز نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا

کیا ہوا میم آپ کو کُچھ چاہیے ایک لڑکی جو وہاں ویٹرس تھی اُس نے پروفیشنل انداز سے پوچھا

No thanks

♡♡♡♡♡♡♡♡

مس نور مُجھے آپ سے کُچھ ضروری بات کرنی ہے ماہیر تب سے نور کو دیکھ رہا تھا جو پتا نہیں کن خیالوں میں گم تھی کہ اُسے ماہیر کی آمد کی خبر تک نہ ہوئی

ماہیر نے سوچ لیا تھا کہ آج وہ نور سے اظہار محبت کردے گا

وہ کتنی دیر تک اپنے آپ سے لڑتا رہا تھا دل کہتا تھا کہ جا کے جو دل میں ہے وہ بول دو اور دماغ کہتا تھا کہ اگر اُس نے انکار کر دیا تو کیا کرو گے دل اور دماغ کی اس جنگ میں جیت دل کی ہوئی تھی تب ہی وہ ایک فیصلہ کر کے اُٹھا تھا اور اب نور کے سامنے موجود تھا

نور ماہیر نے اس بار تھوڑا زور سے کہا تھا

ج۔جی سر نور نے ہربڑاتے ہوئے کہا

مُجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے

جی کہیے سر

یہاں نہیں وہاں چل کر بات کرتے ہیں ماہیر نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں ابادی نہ ہونے کے برابر تھی

بیٹھیں ماہیر نے بینچ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی نور سے کُچھ فاصلے پر بیٹھ گیا

دیکھیں مس نور جو بات میں آپ سے کرنے جا رہا ہوں اُسے تحمل سے سُننے کے بعد ہی کوئی رائے قائم کیجیے گا

سر میں سمجھی نہیں نور نے ماہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

مس نور میں نہیں جانتا کب کیسے مگر میں آپ سے پیار کرنے لگ گیا ہوں بلکہ پیار بہت چھوٹا لفظ ہے سچ کہوں تو مُجھے آپ سے عشق ہوگیا ہے پیار تو تب ہوا تھا جب میں نے آپ کو پہلی بار دیکھا تھا تب سے اب تک میں میں نہیں رہا سوتے جاگتے ہر جگہ مجھے صرف آپ ہی نظر آتیں ہیں

نور حیران کن نظروں سے ماہیر کی طرف دیکھ رہی تھی جو اب ایک ٹخنا نیچے رکھ کر اُسے پرپوز کر رہا تھا

مس نور آپ کا جو بھی فیصلہ ہوگا مُجھے دل سے قبول ہوگا اگر آپ انکار کریں گی تو میں ساری زندگی آپ کو اپنی شکل نہیں دیکھوں گا

پر ایک بات کہنا چاہوں گا میں آپ کو اپنی محرم بنانا چاہتا ہوں آپ کو زندگی کی ہر خوشی دوں گا میری طرف سے آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا

اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ مُجھے اپنا نا چاہتی ہیں یا ٹُھکرانا کیوں کہ میرے دل میں جو تھا میں نے سب آپسے کہہ دیا اب مُجھے زندگی میں کبھی یہ پچھتاوا نہیں ہوگا کہ میں جس سے محبت کرتا تھا اُس سے اظہار نہیں کر پایا

اب آپ کی باری ہے کہہ دیں جو آپ کے دل میں ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

اگر آپ راضی ہیں تو اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں رکھ کر اس بات کو سچ ثابت کریں

ماہیر نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا

نور نے جھجکتے ہوئے اپنا ہاتھ ماہیر کے ہاتھ میں رکھ دیا جس نے جلدی سے بوکس سے ڈائمینڈ کی رنگ نکال کر نور کے ہاتھ میں پہنائی تھی کیونکہ کہ سچ تو یہ ہی تھا کے وہ خود بھی ماہیر کی محبت میں گرفتار ہوگی تھی

ترستی نظروں نے ہر پل تیرا ساتھ مانگا

جیسے آسمان نے ہر رات چاند مانگا

جل گیا سارا زمانہ ہم سے

جب ہم نے ہر دُعا میں تیرا ساتھ مانگا

دونوں کے چہرے پر ایک مُسکان تھی جیسے دُنیا فتح کر لی ہو دونوں آنے والے وقت سے بے خبر ایک دوسرے میں گم تھے اور دور قسمت کہیں مُسکرا رہی تھی آنے والے وقت میں کیا ہونے والا تھا کوئی نہیں جانتا تھا کیا دونوں ملیں گے یا قسمت ایک بار پھر دو پیار کرنے والوں کو جُدا کردے گی یہ تو وقت ہی بتائے گا

🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹♡

رامین کب سے نوٹ کر رہی تھی کے نور کچُھ بدلی بدلی ہے اُس نے نور سے اس بارے میں ایک دو بار بات کرنے کی کوشش کی تھی جسے نور یہ کہہ کر ٹال گئی تھی

کہ یہ اُس کا وہم ہے رامین نے بھی دوبارا اس بارے میں کوئی بات نہ کی وہ یہ سوچ کر ہی خوشی تھی کہ اُس کی دوست خوش ہے

پر اندر سے وہ جانتی تھی کہ نور کی خوشی کی وجہ کوئی اور نہیں بلکہ ماہیر ہے

کیونکہ اُس نے دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے پیار دیکھا تھا

دوسری جانب ماہیر کے اظہار محبت کے بعد نور کو اپنا آپ ہواؤں میں اُڑتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

جس کا اظہار اُس نے ابھی کسی سے نہیں کیا تھا

نور جلدی کرو یار میں نے حجاب کرنا ہے نور جو اپنے ہی خیالوں میں گم بالوں میں بُرش چلا رہی تھی جب رامین نے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو پچھلے آدھے گھنٹے سے انتظار کر رہی تھی کے کب وہ اپنا کام مکمل کر سکے گی

ہاں نور نے ہربڑاتے ہوئے کہا تم کر لو اور ایک جانب کھڑی ہو گئی

نور اس وقت جامنی رنگ کی فراک جس کے ساتھ وائٹ کیپری تھی میں موجود تھی آج اُس نے بالوں کو حسب معمول کُھلا چھوڑا ہوا تھا جو کسی آبشار کی مانند اُس کی پوشت پر بکھرے ہوئے تھے کانوں میں میچنگ جھُمکے پہنے آنکھوں میں کاجل ڈالے ہونٹوں پر ہلکی سی لپسٹک لگے وہ بہت پیاری اور مصوم لگ رہی تھی

وہ سب اس وقت نتھیاگلی کی سیر کے لیے جا رہے تھے اُنہیں یہاں آئے تیسرا دن تھا پر وہ سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے پہلے نہیں جا سکے تھے کیونکہ ان کا ٹرپ دس دن کا تھا اس لیے وہ آرام سے ان سات دنوں میں مری کی سیر کر سکتے تھے

وجدان بیٹا آجاؤ کھانا کھا لو

ناصر شاہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

بابا سائیں میرا دل نہیں چاہ رہا

کیا ہوا ہے وجدان تم کُچھ پریشان لگ رہا ہو ناصر شاہ نے وجدان شاہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

ن ۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے وجدان شاہ نے ہربڑاتے ہوئے کہا

میں جانتا ہوں وجدان تمہیں اب بھی لگتا ہے ہم تمہارے اپنے نہیں ہیں

جب تم مُجھے اجنبیوں کی طرح دیکھتے ہو تو میرے دل پے کیا بیتی ہے تم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتا جب ایک بیٹا اپنے باپ کو انجان نظروں سے دیکھتا ہے تو اُسے لگتا ہے کہ اُس کی دُنیا اُجڑ گی ہے ناصر شاہ نے نکلی آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

بابا سائیں آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں مانتا ہوں کہ اس وقت مُجھے کُچھ نہیں یاد یہ بھی نہیں جانتا کہ آپ میرے بابا ہیں پر جب بھی آپ کو دیکھتا ہوں تو مُجھے لگتا ہے کہ میرا آپ سے کوئی نہ کوئی رشتہ ضرور ہے

اب وہ رشتہ نفرت کا ہے یا محبت کا یہ نہیں جانتا وجدان شاہ نے ناصر شاہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

جن کے چہرے پر وجدان شاہ کی بات سُن کر ایک سایہ آیا تھا پر جلد ہی انھوں نے اپنی کیفیت پہ قابو پا لیا تھا

چلیں چل کے کھانا کھاتے ہیں وجدان شاہ نے اُٹھتے ہوئے کہا

اب جو بھی کرنا ہوگا جلدی کرنا ہوگا مُجھے لگ رہا ہے کہ آہستہ آہستہ وجدان شاہ کی یاداشت واپس آرہی ہے وجدان شاہ کے جاتے ہی ناصر شاہ نے سوچا

پر وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ ہمیشہ وہ نہیں ہوتا جو ہم چاہتے ہیں کبھی کبھی انسان خُدا کو بھول جاتا ہے وہ یہ بھول جاتا ہے کہ ایک دن اپنے کیے عمال کا احساب بھی دینا ہوگا یہ ہی حال ناصر شاہ کا بھی دولت کی لالچ نے اُنھیں اندھا کردیا تھا

ہیلو ہاں شام کو مُجھ سے آڈے پر اکر ملو

وہ سب میں تمہیں مل کر بتاؤں گا ہاں جلدی آنا ناصر شاہ نے فون رکھتے ہوئے کہا

تم دیکھنا وجدان شاہ تمہیں اور تمہاری اُس بیٹی کو میں ایسی دردناک موت دوں گا

جیسی تمہاری اُس بیوی کو دی تھی

تم خود کو اپنی بیٹی کا مجرم سمجھو گے بس ایک بار تم ان کاغذات پر دستخط کر دو

ناصر شاہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

🔜🔜🔜🔜🔜🔜🔜

نور اپنے خیالوں میں گم تھی جب اپنے پیچھے اُسے قدموں کی آہٹ سُنائی دی نور نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ماہیر کو سامنے دیکھ کر وہ ہربڑاتے ہوئے گرنے ہی والی تھی کہ ماہیر نے آگے بڑھ کر اُسے تھام لیا

کیا ہوا مُجھے دیکھ کر ڈر کیوں گی

نہیں وہ -

کیا وہ ؟

وہ پرنسپل سر

کیا کدھر اسلام علیکم سر

ماہیر نے نور کو ایک سائیڈ پر کھڑا کرتے ہوئے کہا پر جیسے ہی اُس نے پیچھے دیکھا تو اُسے کوئی نظر نہ آئے

ہاہاہا نور کے ہنسنے کی آواز نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا وہ سمجھ گیا تھا یہ سب نور کا کیا دھرا ہے اُس کے اس انداز کو دیکھتے ہوئے بے ساختہ ماہیر کے چہرے پر ایک مُسکان آئ تھی

....

ماضی

حسن شاہ اور اُن کی اہلیہ شرین بیگم کی شادی کو آج ایک سال ہوگیا تھا

آج اُن کی ویڈنگ انورسری تھی جس کی خوشی میں انھوں نے ایک پارٹی رکھی تھی

شرمین کمرے میں تیار ہو رہی تھیں جب کمرہ نوک ہوا

کم ان

میڈم دیکھیے چھوٹے بابا کب سے رو رہے ہیں شبانہ جو کہ میڈ تھی نے کمرے میں آتے ہوئے کہا

تم ایسا کرو اسے مُجھے دو اور کیچن سے فیڈر لے کر او

جی میم صاحب

کیا ہوا میرے ببی کو ہاں ماما پس ہی ہے ایسے روتے نہیں آپ تو پرنس ہو شرین بیگم نے چھے ماہ کے بچے کو سینے سے لگاتے ہوئے کہا

سر مے آئ کم ان

یس او بیٹھو

کیا ہوا سر؟؟ آپ نے مُجھے انتی جلدی بولایا سب خیریت تو ہے نہ ماہیر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

ماہیر ہمیں واپس جانا پڑے گا اگلے چند روز میں یہاں برفباری کا طوفان آنے والا ہے اگر ہم آج یہاں سے نہ نکلے تو شاید کبھی واپس نہیں جا پائیں گے

پر سر یوں اچانک میرا مطلب ہے کہ سٹوڈنٹس تو آگئے کا پلین بنا رہے ہیں

ماہیر اس وقت اُن کی جانوں سے زیادہ ہمارے لیے کُچھ بھی ضروری نہیں ہے تم ایسا کرو جا کے سٹوڈنٹس سے کہو کہ تیاری کر لیں ہم کُچھ دیر میں یہاں سے نکلیں گے

وہ سب لاہور پہنچ چکے تھے تھکن اور نیند سے سب کا بُرا حال تھا جب اُن کی بس کالج کے سامنے آکر رکی اور سب سٹوڈنٹس اپنے اپنے بیگ اُٹھائے بس سے باہر نکلے

جی تو سٹوڈنٹس سب اپنے گھر کال کر کے اُنھیں اپنے خیر خیریت سے پہنچنے کی اطلاع دے دیں اور اُنھیں کہیں کے وہ آپ کو کالج سے پک کر لیں پرنسپل نے سٹوڈنٹس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا جسے سُن کر سب نے اپنے اپنے گھر کال کرنی شروع کر دی

رامین تم مُجھے گھر ڈراپ کر دو گی

کیا ہوا نور تم کُچھ پریشان لگ رہی ہو سب ٹھیک تو ہے

رامین میں ڈیڈ کو کب سے کال کر رہی ہوں لیکن اُن کا نمبر مسلسل بند جا رہا ہے

تو اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے ہوسکتا ہے آنکل گھر پر نہ ہوں

رامین نے نور کو تسلی دیتے ہوئے کہا

رامین تم سمجھ نہیں رہی میں نے وہاں بھی)مری (کئی بار نمبر ٹرائی کیا تھا پر ڈیڈ کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا اور سچ کہوں تو میرا دل بہت گھبرا رہا ہے مُجھے ایسا لگ رہا ہے کہ کُچھ بہت غلط ہونے والا ہے

نور نور ریلکس رامین نے نور کو گلے لگاتے ہوئے کہا دیکھو تم رونا بند کرو اور اچھا سوچو دیکھنا سب ٹھیک ہو گا اور اب چلو تمہیں گھر ڈراپ کر دوں دیکھنا آنکل تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے اور تم خامخواہ پریشان ہو رہی ہو رامین نے تسلی آمیز لہجے میں کہا

اللہ کرے ایسا ہی ہو

ایسا ہی ہو گا میری جان تم ٹینشن نہ لو چلو اب آنسو صاف کرو رامین نے نور کے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

ایکسکیوزمی

وہ دونوں پارکینگ کی طرف جا رہیں تھیں جب اُنھیں اپنے پیچھے سے آواز سُنائی دی

سر آپ یہاں

جی کیسی ہیں آپ

الحمدللہ سر ٹھیک

گُڈ

رامین آپ جائیں نور کو میں ڈراپ کر دوں گا ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جی سر

نور کیا ہوا ہے تمہیں تم کُچھ پریشان لگ رہی ماہیر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے کہا

کوئی پریشانی ہے تو مُجھ سے شئیر کر سکتی ہو

نہیں وہ دراصل میں ڈیڈ کی وجہ سے تھوڑی پریشان ہوں میں لگاتار تین دن سے اُنہیں کال کر رہی ہوں پر اُن کا نمبر مسلسل بند جا رہا ہے

اوہ تو یہ بات ہے جس نے ہماری ہونے والی مسز کو پریشان کیا ہے

تم ٹینشن نہ لو دیکھنا آنکل انشاء اللہ ٹھیک ہوں گے

اب اپنا موڈ سہی کرو اگر ایسے آنکل کے سامنے گی تو وہ اور پریشان ہو جائیں گے اب یہ ٹیشو لو اور اپنے آنسو صاف کرو اور ہاں یہ لو پانی پیو ماہیر نے ٹیشو اور پانی کی بوتل نور کی بڑھاتے ہوئے کہا

جسے کچھ واقفے کے بعد نور نے تھام لیا تھا

ناصر شاہ اس وقت کسی کام میں مصروف تھے جب دروازے پر دستک ہوئی

کم ان

سر حیدر شاہ آپ سے ملنے آئے ہیں ناصر شاہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھے جب سیکٹری نے اکے ناصر شاہ کے آنے کی اطلاع دی

ٹھیک ہے اُنہیں اندر بھیج دو ناصر شاہ نے کُچھ سوچتے ہوئے کہا

کم ان

میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں ناصر شاہ

آرام سے حیدر شاہ یہ میرا آفس اور ویسے بھی میں نے تمہیں گودام پر بولایا تھا یہاں نہیں

ناصر شاہ کے جواب پر حیدر شاہ صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گئے

وہ چاہتے تو ناصر شاہ کو جواب دے سکتے تھے پر اس وقت وہ مجبور تھے دولت کی ہوس نے اُن کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی تھی غلامی کی پٹی وہ مجبور تھے ناصر شاہ کی غلامی کرنے پر

بتاو کیوں بولایا تھا

بیٹھو مجھے تُم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے

ناصر شاہ نے کُرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

تم جانتے ہو نہ کہ وجدان شاہ کی بیٹی آج ٹریپ سے واپس آگئی ہے اور وہ آتے ہی اپنے باپ کو تلاش کرے گی اور اگر وہ اُسے نہ ملا تو وہ پولیس کمپلین کر سکتی ہے اور ویسے بھی ماہیر کو بھی اس بارے میں کچھ نہیں پتا وہ وجدان شاہ کو جانتا تو ہے پر صرف نور کے باپ کی حثیت سے وہ یہ نہیں جانتا کہ نور اُس کے چاچا کی بیٹی ہے

تم نے مجھے یہ سب بتانے کے لیے یہاں بولایا ہے حیدر شاہ نے غُصے اور حیرت کے ملے جلے تاثرات سے کہا

نہیں میں نے تمہیں یہ بتانے کے لیے بولایا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ ہم نور اور ماہیر کی شادی کردیں

کیا ---- حیدر شاہ کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا یہ تم کیا کہہ رہے ہو تم جانتے ہو کہ میری بیٹی ماہیر کو کتنا پسند کرتی ہے

دیکھو حیدر شاہ اس وقت ہمارے پاس یہ سب سوچنے کا ٹائم نہیں ہے کہ کون کسے پسند کرتا ہے اور کون نہیں مُجھے جو ٹھیک لگا میں نے وہ کہا دیا اور ویسے بھی ہو سکتا ہے کہ جس جائداد کی خاطر ہم نے اتنا سب کچھ برداشت کیا ہے ہوسکتا ہے وہ وجدان شاہ کے نام نہ ہو بلکہ اُس کی بیٹی کے نام ہو

اور اگر ایسا ہوا تو ہمارا سارا پلین خراب ہو جائے گا اور ویسے بھی میں نے سُنا ہے کہ وجدان شاہ اپنی بیٹی سے بہت پیار کرتا ہے تو کیا پتا اُس نے اپنی جائیداد بھی اپنی بیٹی کے نام کردی ہو

اگر ہم ماہیر اور نور کی شادی کردیں تو ایک تیر سے دو شکار ہو جائیں گے ایک ہمارا بدلا پورا ہو جائے گا اور دوسرا جائیداد بھی ہمارے قبضے میں ہوگی

اور اگر وجدان شاہ کی یاداشت واپس ابھی گئی تب بھی وہ کُچھ نہیں کرسکے گا کیونکہ اُس کی بیٹی ہمارے پاس ہوگی

تم نے توکمال کر دیا ناصر شاہ حیدر شاہ نے ناصر شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

یہ تو ابھی شروعات ہے

فلحال تم ایسا کرو جاو اور جا کر نور کو لے کر آؤ

پر میں کیسے میرا مطلب ہے وہ میرے ساتھ آنے کے لیے تیار کیسے ہو گئی

وہ آئے گی جب تم اُسے اُس کے باپ کے بارے میں بتاو گے تو وہ دوڑتی ہوئی آئے گی تمہارا کام صرف اُسے لے کے انا ہے باقی سب میں سمبھال لوں گا اب جاو اس سے پہلے کے دیر ہو جائے

گاڑی ایک جھٹکے سے روکی تھی

اچھا نور میں چلتا ہوں تم انکل کو میرا سلام دینا ماہیر نے گاڑی روکتے ہوئے کہا

ایسے کیسے بابا سے مل کے جائیں

نور

کوئی بہانا نہیں چلے گا آپ میرے ساتھ آئیں نور نے ماہیر کی بات کاٹتے ہوئے کہا

اچھا چلو ماہیر نے ہر مانتے ہوئے کہا

نور ہنس دی پر وہ اس بات سے انجان تھی کہ یہ خوشی کُچھ پل کی ہے

جیسے ہی وہ گھر پہنچے گھر پر لگا تلا دیکھ کر نور کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا

یہ کیا یہاں تو تلا لگا ہوا ہے اس کا مطلب انکل گھر پر نہیں ہے

پر بابا کہاں جا سکتے یہ الفاظ نور نے بہت مشکل سے ادا کیے تھے ایسا لگ رہا تھا وہ ابھی رو دے گی

نور پلیز پریشان ہو رو کو میں کسی سے پوچھتا ہوں

یہ کہتے ہی ماہیر نے ساتھ والے گھر کا دروازا کھٹکھٹایا

اندر سے ایک بڑھا آدمی آیا باہر جی بیٹا آپ کو کس سے ملنا ہے

انکل آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ جو ساتھ والا گھر ہے اس میں وجدان شاہ رہتے ہیں وہ کہیں گے ہیں کیا

بیٹا میں یہ تو نہیں بتا سکتا کے وہ کہاں گئے ہیں پر ہاں اس گھر کو پچھلے تین دن سے تلا لگا ہوا ہے

شکریہ بابا جی

یکدم ماہیر کو کسے کے گرنے کی آواز آئی تھی جیسے ہی اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اُسے جھٹکا لگا تھا نور بے ہوش ہو کر زمین پر گری تھی

❁❁❁❁❁❁❁❁

بابا آپ آپ کو پتا ہے میں نے آپ کو کتنا تلاش کیا آپ کہاں چلے گئے تھے

بیٹا نور میری بات سُنو

میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے

بابا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں آپ کو کُچھ نہیں ہونے دوں گی

تم کُچھ نہیں کر سکو گی نور اس لیے میری بات دھیان سے سُنو کبھی بھی کسی کو خود پر حاوی مت ہونے دینا یہ بات کبھی مت بھولنا

بابا یہ لوگ کون ہیں اور یہ آپ کو کہاں لے کر جا رہے ہیں نور نے دیکھا کُچھ لوگ وجدان شاہ کو گھسیٹتے ہوئے جا رہے تھے

بابا آپ کُچھ بول کیوں نہیں رہے

بابا با کہاں ہیں آپ

بابا

نور کیا ہوا ہے تمہیں

ماہیر بابا وہ پرابلم میں ہیں مُجھے اُن کے پاس جانا ہے نور نے بیڈ سے اُترتے ہوئے کہا

نور آرام سے کُچھ نہیں ہوا انکل کو تم نے کوئی بُرا خواب دیکھا ہو گا

یہ لو پانی پیو ماہیر نے نور کی طرف پانی کا گلاس کرتے ہوئے کہا

جسے نور نے ایک ہی سانس میں پی لیا

چلو لیٹ جاو اب زیادہ مت سوچو تمہیں آرام کی ضرورت ہے

ناصر شاہ مُجھے تُم سے ضروری بات کرنی ہے

تم اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو میں نے جو تمہیں کام کہا تھا اُس کا کیا ہؤا

مُجھے اُس ہی سلسلے میں تم سے بات کرنی ہے

دیکھو ناصر شاہ مُجھے لگتا ہے کہ ہمیں ماہیر کے سامنے وجدان شاہ کو نہیں لانا چاہیے

یہ تم کیا کہہ رہے ہو بھلا ماہیر سے ہمیں کیا خاطر ہو سکتا ہے

وہ تو اس سارے معاملے سے بے خبر ہے

ماہیر سب جانتا ہے وجدان شاہ کے بارے میں حیدر شاہ کے کہنے کی دیر تھی ناصر شاہ کو لگا جیسے آسمان سر پر اگر ہو

یہ تم کیا کہہ رہے ہو

میں سچ کہہ رہا ہوں ماہیر اس معاملے سے اتنا بھی بے خبر نہیں ہے جتنا تم سمجھتے ہو وہ جانتا ہے کہ نور وجدان کی بیٹی ہے اور صرف اتنا ہی نہیں وہ کئی بار اُن سے مل بھی چُکا ہے اور اب بھی وہ وجدان شاہ کی تلاش میں ہی گھر سے باہر ہے نہیں تو اب تک اُسے گھر اجانا چاہیے تھا

اب ہمیں کیا کرنا چاہیے

ہمیں وجدان شاہ کو ماہیر کی نظروں سے دور رکھنا ہوگا

ہاں یہ ہی سہی ہے ناصر شاہ نے ہربڑاتے ہوئے کہا

پر ہم اُسے رکھیں گے کہاں

بیسمینٹ میں

کیا

ہاں اب ہی وہ واحد جگہ ہے جہاں ہم وجدان شاہ کو رکھ سکتے ہیں اور کسی کو ہم پہ شک بھی نہیں ہوگا

💔💔💔💔💔

نور پلیز رونا بند کرو

اچھا ایسا کرتے ہیں فلحال تم میرے ساتھ میرے گھر چلو ماہیر کا اتنا کہنا تھا کہ نور نے زور زور سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

مجھے کہیں نہیں جانا مُجھے بابا کو ڈھونڈ ہے پتا نہیں وہ کس حال میں ہوں گے انھوں نے کھانا بھی کھایا ہوگا یا نہیں

ماہیر پلیز چلو نہ چل کے پاپا کو ڈھونڈتے ہیں نور نے یہ کہتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا

نور نور دیکھو میری بات سُنو ہم انکل کو ڈھونڈیں گے پر ایسے نہیں پہلے تم میرے ساتھ گھر چلو وہاں چل کے فریش ہو کھانا کھا کے کُچھ دیر ریسٹ کرو گی پھر ہم آنکل کو ڈھونڈیں گے بلکہ جتنی جلدی تم میری بات مانو گی اُتنی جلدی ہم اُنہیں تلاش کرنا شروع کر سکیں گے

اب چلو

نور کی یہ حالت ماہیر سے دیکھی نہیں جا رہی تھی رو رو کے اُس کی آنکھیں لال ہوگئی تھیں اور اوپر سے کھانا نہ کھانے کی وجہ سے اُس کا رنگ بھی زرد پڑ گیا تھا

اسی لیے ماہیر نے سوچا کہ وہ اُسے گھر لے جائے تاکہ وہ فریش ہو سکے

❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

پاپا یہ میں کیا سُن رہی ہوں ماہیر کا نکاح کسی اور سے کیسے ہو سکتا ہے آپ جانتے ہیں نہ کہ میں اُسے پسند کرتی ہوں آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں

منیشہ نے چلاتے ہوئے کہا

خاموش ہو جاو اچانک ہی حیدر شاہ کی گرجدار آواز گونجی تھی

پر اس سے منیشہ کو کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا وہ بچپن سے ہی اس سب کی عادی تھی

بابا پلیز آپ تو جانتے ہیں نہ کہ میں بچپن سے ماہیر سے کتنا پیار کرتی ہوں پلیز مُجھ پے یہ ظلم مت کریں

دیکھو منیشہ میں جانتا ہوں کہ تم ماہیر سے کتنا پیار کرتی ہو پر یہ میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی کے ماہیر تم سے نہیں بلکہ نور سے محبت کرتا ہے

تو بہتر یہ ہی ہمارے لیے کے ہم ماہیر کو چھوڑ کر پیسوں پر توجہ دیں

بابا آپ فیصلہ کر لیں آپ کو مُجھ سے محبت ہے یا اپنی اس سو کالڈ دولت سے جس کی خاطر آپ یہ سب کر رہے ہیں

پرکھنا مت پرکھنے سے کوئی اپنا نہیں رہتا

کسی بھی آئینے میں دیر تک چہرہ نہیں رہتا

بڑے لوگوں سے ملنے سے ذرا فاصلہ رکھ

دریا جہاں سمندر میں ملا

پھر دریا نہیں رہتا

منیشہ حیدر شاہ نے چلاتے ہوئے کہا

پاپا آپ جتنا مرضی چلا لیں ماہیر کی شادی کسی اور سے میں کبھی نہیں ہونے دوں گی یہ کہتے ہی وہ پیر پٹختی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی

اور پیچھے حیدر شاہ خاموش کھڑے یہ سوچ رہے تھے کہ ایسا کیا کریں کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے ایک طرف اُن کی جان سے پیاری پوتی کی خوشی تھی جسے وہ اپنی بیٹی مانتے تھے جب سے اُن کے بیٹے فرکان شاہ کی ایکسیڈنٹ میں موت ہوئی تھی تو دوسری طرف پیسا تھا

وہ اس کشمکش میں تھے کہ کیا کریں

تھک ہار کر انھوں نے اس فیصلے کو بعد کے لیے چھوڑ دیا

جن کو دولت حقیر لگتی ہے

اف وہ کتنے امیر ہوتے ہیں

❀❀❀❀❀❀

نور رامین کی بار بار کال آرہی ہے تم رسیو کیوں نہیں کر رہی ماہیر نے تنگ آکر کہا وہ تب سے اُس کا بجتا ہوا موبائل دیکھ رہا تھا پر نور تو بلکُل ایسے تھی جیسے اُسی نے کُچھ سُنا ہی نہ ہو

نور میں تم سے بات کر رہا ہوں رامین کی کال پیک کرو وہ پریشان ہو رہی ہوگی تمہارے لیے

مُجھے نہیں کرنی کسی سے بھی بات سُن لیا آپ نے یا اور کُچھ سُنا ہے نور نے چلاتے ہوئے کہا

نہیں ماہیر نے یک لفظی جواب دیا اور اپنی توجہ سڑک کی جانب مرکوز کر دی

وہ جانتا تھا کہ نور اس وقت پریشان ہے اُسے اس وقت کُچھ بھی کہنا یا اُس سے بات کرنا ماہیر کو فلحال سہی نہیں لگا اسی لیے اُس نے خاموشی اختیار کر لی

دوسری جانب رامین نور کو مسلسل کال کر رہی تھی

پر وہ اُس کی کال کا جواب دینا تو دور کال ریسیو بھی نہیں کر رہی تھی

تھک ہار کر رامین نے سمیر کو کال کی

ہیلو

زہے نصیب آج ہماری یاد کیسے آگئ سمیر نے دیوانگی سے کہا

او ہیلو مسٹر زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے تمہیں کال صرف اس لیے کی کیوں کہ مُجھے تُم سے ایک ضروری کام تھا رامین نے چنگھاڑتی ہوئی آواز میں کہا ایک تو وہ پہلے ہی پریشان تھی اوپر سے سمیر کی نوٹنکی ختم نہیں ہو رہی تھی

دوسری جانب سمیر رامین کی بات سُن کر سیدھا ہوا تھا

ہاں کہو کیا کام تھا

دراصل مُجھے تُم سے ماہیر سر اور نور کے مطلق پوچھنا تھا

وہ نور کالج سے ماہیر سر کے ساتھ ہی نکلی تھی

اب تک تو اُسے گھر ہونا چاہیے تھا پر میں کب سے اُسے کال کر رہی ہوں پر وہ ریسیو ہی نہیں کر رہی

کیا تم جانتے ہو وہ اس وقت کہاں ہیں پلیز اگر جانتے ہو تو مُجھے بتا دو اس بار رامین کی آواز میں نمی گھولی ہوئی تھی

رامین میری بات سُنو پلیز رونا بند کرو میں پتا کرتا ہوں جیسے ہی مُجھے کوئی انفورمیشن ملتی ہے میں تمہیں بتاتا ہوں پلیز تم ٹینشن نہ لو سمیر نے نرمی سے کہا تھا رامین کے رونے کی وجہ سے اب وہ خود پریشان ہو گیا تھا اسی لیے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا

ہاں میری بات دھیان سے سُنو میں تمہیں ایک لڑکی کی پیکچر واٹس اپ کر رہی ہوں یہ جہاں بھی نظر آئے اسے ختم کر دینا پیسوں کی فکر بلکل بھی نہ کرنا تم جتنے چاہو گے اُتنے پیسے ملیں گے بس وہ لڑکی بچانی نہیں چاہیے

میں نے کہا تھا آپ سے ڈیڈ کے ماہیر کو مُجھ سے مت چھینے پر آپ کو میری بات سمجھ نہیں آئی اب آپ دیکھیے گا میں کیا کرتی ہوں منیشہ نے ہستے ہوئے کہا

اُن کی گاڑی جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی تمام ملازمین حیرت سے ماہیر کے ساتھ موجود لڑکی کو دیکھ رہے تھے

وہ اس بات پر جتنا حیران ہوتے اُتنا کم تھا کیونکہ آج تک ماہیر کبھی کسی لڑکی کو گھر لے کے آنا تو دور کی بات اُس نے کبھی کسی لڑکی کا ذکر بھی نہیں کیا تھا

کیا ہوا تم سب لوگ ایسے کیا دیکھ رہے ہو یہ سامان اندر لے کے جاو

ماہیر نے اُن کی طرف دیکھتے ہوئے غُصّہ سے کہا جو تب سے ٹک ٹکی بندھے ماہیر کے ساتھ موجود لڑکی کو دیکھ رہے تھے

جی صاحب

چلو نور ابھی ماہیر نے ایک قدم ہی آگے بڑھایا تھا کہ ناصر شاہ کی چنگھاڑتی ہوئی آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی

رُک جاو ماہیر

داجی جیسا آپ

میں نے تم سے کوئی وضاحت نہیں مانگی ماہیر ناصر شاہ نے ماہیر کی بات کاٹتے ہوئے کہا

ماہیر نے سوالی نظروں سے ناصر شاہ کی جانب دیکھا تھا

اندر لے کے آؤ ہماری ہونے والی بہو کو ناصر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

جبکہ دوسری جانب ماہیر اور نور کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا تب ہی انھوں نے ناصر شاہ کی جانب دیکھا جیسے اُنھیں سُننے میں کوئی غلطی ہوئی ہو

ایسے کیا دیکھ رہے ہو چلو اندر آؤ

ج جی داجی

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو منیشہ نے غُصے سے مُٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا

جبکہ اُس کی بات سُن کے مقابلے کے چہرے پہ خوف کے سائے گہرے ہوئے تھے تب ہی اُس نے جلدی سے کہا

بی جی میں بلکُل سچ کہہ رہا ہوں میں نے خود اپنی گُنہگار آنکھوں سے خُود دیکھا ہے

صاحب جی ابھی ایک لڑکی کو اپنے ساتھ حویلی لے کر آئے ہیں

اچھا جاو

ماہیر تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے میں تمہیں کسی کا نہیں ہونے دے سکتی کسی کا بھی نہیں یہ کہتے ہی اُس نے کمرے کی ہر چیز تہس نہس کر دی تھی

داجی مُجھے آپ سے بات کرنی ہے

ہاں کہو

داجی دراصل میں چاہتا ہوں کہ نور کُچھ دن تک ہمارے ساتھ رہے جب تک آنکل کا پتا نہیں چل جاتا ماہیر نے داجی کے قریب ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

دیکھو بیٹا میں جانتا ہوں کہ تم اُس لڑکی کی مدد کرنا چاہتے ہو داجی نے تحمل سے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا

جی داجی

پر بیٹا تم تو جانتے ہو کہ وہ لڑکی بغیر کسی رشتے کے ہمارے گھر نہیں رہ سکتی یہ ہماری روایات کے خلاف ہے

پر داجی وہ کہاں جائے گی میرا مطلب ہے کہ

اس کا حل بھی ہے میرے پاس اگر تم راضی ہو جاو

میں سمجھا نہیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ماہیر نے سوالی نظروں سے داجی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

دیکھو ماہیر میں چاہتا ہوں تم نور العین کو اپنی دسترس میں لے لو اس سے وہ محفوظ بھی ہو جائے گی اور خاندان والوں کو باتیں بنانے کا موقع بھی نہیں ملے گا اور ویسے بھی تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کے تم اُسے پسند کرتے ہو

پر داجی یہ کیسے ممکن ہے میرا مطلب ہے کہ نور کے بابا کی غیر موجودگی میں نکاح کیسے ہو سکتا ہے اور نور وہ کبھی نہیں مانے گی

بیٹا وہ سمجھدار ہے تم اُسے سمجھو گے تو وہ سمجھ جائے گی اب زیادہ وقت ضائع نہ کرو اور جا کے اُس سے بات کرو مُجھے یقین ہے وہ تمہاری بات سمجھے گی بھی اور اُس پر عمل بھی کرے گی

جی داجی

❀❀❀❀❀❀❀

نور پلیز یار دروازا کھولو

Noor I said open the door

ماہیر نے اب کی بار زور سے دروازا کھٹکھٹایا تھا وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے دروازا کھلوانے کی کوشش کر رہا تھا پر نور تھی کہ اپنی ضد پر قائم تھی اس لیے اب کی بار اُس کا صبر جواب دے گیا تھا

اُس کی دھاڑ سُن کر نور نے دروازا کھولا اندر سے اُس کا دل چڑیا کے بچے کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا

ماہیر ایک ہی جُست میں کمرے میں داخل ہوا اور نور کو دیوار کے ساتھ پین کیا تھا

نور نے سہمی ہوئی نظروں سے ماہیر کی طرف دیکھا تھا جس کی آنکھیں غُصے کی شدت سے لال ہو رہیں تھیں یہ کیا ڈراما ہے نور تم جانتی ہو میں کتنا پریشان ہو گیا تھا کے کہیں تم اپنے ساتھ کُچھ کر نہ لو آنکل کی فکر مُجھے بھی ہے پر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لو

سہی کہا آپ نے آپ کو بابا کی بہت پرواہ ہے اسی لیے بجائے میرے بابا کو ڈھونڈنے کے آپ شادی کا پلین بنا رہے ہیں کیا کہہ کر آپ مُجھے یہاں لائے تھے کہ میرے ساتھ میرے بابا کو تلاش کریں گے پھر یہ سب کیا ہے ماہیر کیوں دیا مُجھے دھوکہ نور نے ماہیر کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا

نور میری بات سُنو جو تم سمجھ رہی ہو ویسا کُچھ بھی نہیں ہے

مُجھے کُچھ نہیں سُننا بلکہ مُجھے یہاں ایک منٹ نہیں روکنا نور نے اپنا بیگ اُٹھاتے ہوئے کہا

نور تم جاننا چاہتی ہو نہ کہ میں نے شادی کے لیے ہاں کیوں کی تو سُنو انکل کو پچانے کا ہمارے پاس یہ ہی ایک موقع ہے

نور کے قدم ماہیر کی بات سُن کر روکے تھے

تب ہی ماہیر نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا

ہاں نور اگر تم چاہتی ہو کہ آنکل سہی سلامت گھر واپس آجائیں تو تمہیں مُجھ سے شادی کرنی ہوگی ورنہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کروں گا اور ویسے بھی بغیر کسی رشتے کے میں تمہاری مدد نہیں کرسکتا تو تم سوچ لو کے تمہیں کیا کرنا ہے

آنسو لڑیوں کی صورت میں اُس کے چہرے سے بہہ رہے تھے واہ ماہیر واہ کیا چال چلی ہے تم نے میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اتنا گر جاو گے کہ اپنے مفاد کے لیے کسی کی جان تک کی پرواہ نہیں کرو گے

تمہیں پتا ہے یہ سب سُننے کے بعد مُجھے تُم سے زیادہ خود سے نفرت ہو رہی ہے کہ میں نے ایسے شخص پر بھروسہ کیا جو بھروسہ کرنے کے قابل ہی نہیں تھا

میں ہی پاگل تھی جو تم جیسے سے محبت کر بیٹھی جو محبت کے مطلب سے بھی ناآشنا ہے نور نے اپنے چہرے سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

ماہیر کا دل زور سے دھڑکا تھا نور کے انکشاف پر با مُشکل اپنی کیفیت پہ قابو پاتے ہوئے جب وہ بولا تو اُس کا لہجہ جزبات سے آری تھا

میں یہاں تمہارا لیکچر سُننے نہیں آیا مُجھے اور بھی بہت کام ہیں اس لیے جلدی سے اپنا فیصلہ سناؤ

میں تیار ہوں نور نے یہ الفاظ بامُشکل ادا کیے تھے آنسوں کا ایک گولا اُس کے گلے میں پھنس گیا تھا

اُس کا دل چاہ رہا تھا زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے اُس کا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ماہیر اُس کے ساتھ ایسا کرے گا وہ تو اپنا دل کب کا اُس پے ہار چکی تھی پر اُس نے اُس کے جزبات واحساسات کو اپنے پیروں تلے روند دیا تھا

مجھے معاف کر میرے ہمسفر

تجھے چاہنا میری بھول تھی

کسی راہ پر جب اٹھی نظر

تجھے دیکھنا میری بھول تھی

کوئی نظم ہو یا کوئی غزل

کہیں رات ہو یا کہیں سحر

وہ گلی گلی وہ شہر شہر

تجھے ڈھونڈھنا میری بھول تھی

میرے غم کی کوئی دوا نہیں

مجھے تجھ سے کوئی گلہ نہیں

تیرا کوئی میرے سوا نہیں

یہی سوچنا میری بھول تھی

♡♡♡♡♡♡

Flash back

ماہیر مُجھے تُم سے کُچھ ضروری بات کرنی ہے میرے کمرے میں آؤ

جی داجی

بیٹھو بیٹا

جی کہیے

بیٹا تمہیں یاد ہوگا ایک بار میں نے تمہیں تمہارے چاچا کے مطلق بتایا تھا

جی داجی پر آج اچانک آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں

بیٹا یہ جو بچی تمہارے ساتھ آئ ہے اس کا پورا نام کیا ہے تم جانتے ہو

جی داجی نور العین شاہ پھر تو تم اس بات سے بھی واقف ہو گے کے وہ تمہارے چاچا وجدان شاہ کی بیٹی ہے جس کے مطلق میں نے تمہیں بتایا تھا

داجی کے کہنے کی دیر تھی ماہیر کو لگا جیسے کمرے کی چھت اُس کے سر پے اگری ہو

داجی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں نور نہیں نور ایسی لڑکی نہیں ہے داجی ہو سکتا ہے آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو یہ اتفاق بھی تو ہوسکتا ہے نہ ماہیر نے خود کو تسلی دیتے ہوئے کہا

بیٹا کاش یہ اتفاق ہوتا پر یہ ہی سچ ہے وہ لڑکی تمہارے چاچا کی بیٹی ہے اگر تمہیں اب بھی یقین نہیں آرہا تو یہ تصویریں دیکھ لو تاکہ تمہیں فیصلہ کرنے میں آسانی ہو داجی نے ماہیر کی جانب خاکی رنگ کا پیکٹ پکڑتے ہوئے کہا

ماہیر نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے لفافہ کھولا اس دوران مسلسل وہ یہ دُعا کر رہا تھا کے کاش سب جھوٹ ہو اُس کی نور ایسا نہیں کر سکتی اس بات پر اُسے پورا یقین تھا

لیکن جیسے ہی اُس نے تصویریں دیکھیں ایک منٹ لگا تھا اُس کا یقین مان سب کرچیوں کی صورت میں بکھر گیا تھا

ماہیر کو سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کہے الفاظ جیسے کہیں دب سے گئے تھے اُسے اپنے اردگرد ہر چیز گھومتی ہوئی دیکھائی دے رہی تھی قسمت کی ستم ظریفی تھی جس لڑکی کو وہ دل وجان سے اپنا مان چکا تھا وہ اُس کے ساتھ بے وفائی کرے گی یہ وہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا

اب جو بکھرے تو بکھرنے کی شکایت کیسی

.خشک پتوں کی ہواؤں سے رفاقت کیسی

میں نے ہر دور میں بس اس سے محبت کی ہے

.جرم سنگین ہے اب اس میں رعایت کیسی

اک پتا بھی اگر شاخ سے جدا ہوتا ہے

.کیا کہوں دل پے گزرتی ہے قیامت کیسی

زندگی تجھ کو تو لمحوں کا سفر کہتے تھے

.راہ میں آگئی صدیوں کی مسافت کسی

ہوا کے دوش پے رکھے ہوے چراغ تھے ساحل

..جو بجھ گئے تو ہواؤں سے شکایت کیسی

۔وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اپنی بے بسی پر آنسوں بہا رہی تھی وہ چیخنا چلانا چاہتی تھی مگر اس وقت وہ مجبور تھی وہ شکایت کرتی بھی تو کس سے بچپن سے اُس نے صرف ماں باپ کا پیار دیکھا تھا ماں تو چھوڑ کر چلی گئی اور اب بابا وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں ہیں

جس سے پیار کیا اُس نے ہی دھوکا دیا وہ اس وقت خود کو بلکُل اکیلا تصور کر رہی تھی جب اُس کی ماں کے الفاظ اُس کے کانوں سے ٹکرائے

بیٹا جب بھی کبھی تم خود کو اکیلا تصور کرو تو آسمان کی طرف دیکھنا اور اپنا غم لوگوں کو دکھانے کی بجائے اپنے رب کو دکھانا کیوں کہ وہ ہی ہے جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے

لوگ تو آتے ہیں دلاسا دیتے ہیں اور چلے جاتے ہیں پر ایک وہ واحد ہستی ہے جو ہر قدم پر ہمارے ساتھ دیتی ہے اُسے ہمارا مانگنا اچھا لگتا ہے اسی لیے ہمیشہ جب بھی کُچھ مانگنا ہو تو اُس پاک ذات سے مانگنا

نور نے آسمان کی طرف دیکھا بیگ سے اپنے کپڑے نکالے اور نہا کر نماز کے لیے جائے نماز بچھایا آنسوں مسلسل اُس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے نماز کے بعد اُس نے دُعا کے لیے جیسے ہی ہاتھ اُٹھائے اُس کے آنسوں میں روانی آگئ تھی

نور ابھی نماز سے فارغ ہو کر جائے نماز تہ کر رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی

اور آنے والی شخصیت کو دیکھ کر نور نے اپنا چہرہ جھُکا لیا تھا

بیٹا کیسی ہو ہانیہ بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اُن کی خوشی اُن کے چہرے سے جھلک رہی تھی

مُجھے ابھی سمیر نے تمہارے بابا کے مطلق بتایا سُن کر بہت افسوس ہوا پر بیٹا تم ٹینشن نہ لو انشاء اللہ تمہارے بابا جلدی مل جائیں گے تم ایسا کرو مُنہ ہاتھ دھو لو میں تمہارے لیے کھانا لائیں ہوں یہ کھا لو اس کے بعد تمہیں شام کے لیے تیار بھی ہونا ہے

جی آنٹی

ویسے ایک بات کہوں آج میں بہت خوش ہوں ماشاء اللہ تم بہت خوبصورت ہو مجھے نہیں پتا تھا کہ میرے صبر کے نتیجے میں مجھے تُم جیسی نیک اور خوبصورت بہو ملے گی آج کے بعد مجھے اپنی ماں ہی سمجھنا تمہارے دل میں جو بھی بات ہو تم مجھ سے شئیر کرسکتی ہو بلکُل ویسے ہی جیسے تم اپنی ماں سے کرتی تھی

اور نور سوچ کر رہ گئی تھی کہ کیسے اُس غم کا زکر وہ ان سے کرے جو غم ان کے بیٹے نے دیا ہے کیا وہ بھی اپنے بیٹے کی بجائے اُس کے حق میں فیصلہ سُنایں گی کیا اُسے بتا دینا چاہیے کہ اُن کے بیٹے نے کیسے دو منٹ میں میری زندگی سے سُکھ اور چین چھین لیا ہے

نہیں کوئی بھی ماں کبھی اپنے بیٹے کے خلاف نہیں جائے گی کبھی نہیں یہ سوچ آتے ہی اُس کا دل کیا وہ چیخ چیخ کر روئے کاش اُس کی بھی ماں آج زندہ ہوتی تو وہ اُن کی گود میں سر رکھ کر بتاتی کے وہ کس اذیت سے گُزر رہی ہے

ماں

ٹوٹ کر جو ٹہنی سے پھول کی کلی سوکھ جاتی ہے

پھر بہار آئے بھی کھل نہیں وہ پاتی ہے

خاک کے ملکیں بن کر آسماں پہ جاتی ہے

ڈھونڈتے رہو لیکن مل نہیں ماں پاتی ہے

ماں جو پیدا کرتی ہے بولنا سکھاتی ہے

بھول میں نہیں سکتا یاد روز آتی ہے

ماں جو آنکھوں سے دیکھنا سکھاتی ہے

جب بچھڑ وہ جاتی ہے دل پہ درد ڈھاتی ہے

عشق اور محبت کے ایسے رشتے ناطے ہیں

جس طرف نظر جائے بس نظر وہ آتی ہے

دن کی روشنی میں جب رات ہونے لگتی ہے

دل کے آسماں پر وہ جگمگاتی ہے

درد و غم کے یہ نوحے خود کو میں سناتا ہوں

عید جب بھی آتی ہے سوگ میں مناتا ہوں

آنسوؤں کے دریا میں کشتیاں چلاتا ہوں

اور اُن کی قبر پر پھول رکھ کے آتا ہوں

شاعری میں لکھتا ہوں ڈائری میں لکھتا ہوں

اُن پہ جو بھی لکھتا ہوں خود کو میں سناتا ہوں

کیا ہوا بیٹا کیا سوچ رہی ہو ہانیہ بیگم نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

نہیں کُچھ نہیں آنٹی

چلو ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو

جی

ہانیہ بیگم کے جاتے ہی اُس نے دروازا اندر سے بند کیا اور دروازے کے ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی کب سے روکے آنسو لڑیوں کی صورت میں اُس کے چہرے سے بہہ رہے تھے

💞💞💞💞💞💞💞💞💞

Flash back

بیٹا اب تو تم نے سب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ اب بھی تمہیں لگتا ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں ناصر شاہ نے اپنی آنکھوں سے نکلی آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

داجی مُجھے معاف کر دیں پتا نہیں کیسے میں اُس کی حقیقت نہیں جان سکا

نہیں بیٹا اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے میں تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا ہوں کہ پتا نہیں میرا وجدان کس حال میں ہوگا

اتنے سالوں سے میں نے ہر دُعا میں اُس کے خیر خیریت مانگی ہے

کاش میں تب اُسے روک سکتا کاش

داجی پلیز آپ فکر نہ کریں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں چاچا جان کو آپ کے پاس ضرور لے کر آؤں گا اور دیکھیے گا وہ بلکُل ٹھیک ہوں گے

پہلے میں اس نور کو گھر سے نکل دوں ماہیر نے غُصے سے مُٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا

نہیں ماہیر تم ایسی غلطی نہیں کرسکتے تم جانتے ہو وجدان شاہ اپنی بیٹی سے کتنی محبت کرتا ہے اگر ہم اُسے گھر سے نکل دیں گے تو وجدان شاہ کبھی ہماری بات پر یقین نہیں کرے گا اور میں پھر سے اپنے بیٹے کو کھونا نہیں چاہتا

داجی پر

پر ور کُچھ نہیں ماہیر تم نور سے شادی کر لو ایک یہ ہی راستہ ہے جس سے مُجھے میرا بیٹا واپس مل سکتا ہے پلیز اپنے داجی کی بات مان لو

ٹھیک ہے داجی آپ کی خاطر میں اُس لڑکی کو اپنانے کے لیے تیار ہوں یہ کہتے ہی ماہیر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا باہر نکل گیا تھا

اور پیچھے ناصر شاہ نے خود کو سراہا تھا ایک مرتبہ پھر وہ اپنی چال میں کامیاب ہو گئے تھے

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

رات کا اندھیرا ہر سُو پھیل رہا تھا دوپہر سے شام ہوگی تھی پر وہ ابھی تک سڑکوں پر بے مقصد گاڑی دوڑا رہا تھا تھک ہر کر اُس نے گاڑی سڑک کے کنارے کھڑی کر کے اپنا سر سٹیرنگ پر ٹکا دیا تھا

وہ اس وقت دوہری اذیت کا شکار تھا

کیوں نور کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا اگر یہ سب کرنا ہی تھا تو کیوں مُجھے مجبور کیا خود سے محبت کرنے پر کیوں کاش میں نے کبھی تم سے پیار نہ کیا ہوتا کاش مُجھے تمہاری اصلیت کا پہلے سے پتا ہوتا تو میں کبھی تم سے اظہار محبت نہ کرتا وہ ہٹا کٹا مرد اس وقت رو رہا تھا

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا نور کبھی نہیں اب میرے اور تمہارے بیچ صرف ایک رشتہ ہے اور وہ ہے نفرت کا اج سے میں تم سے صرف یہ ہی رشتہ نبھاؤں گا یہ کہتے ہی اُس نے گاڑی پھر سے سٹارٹ کر دی تھی

اب جو بکھرے تو بکھرنے کی شکایت کیسی

خشک پتوں کی ہواؤں سے رفاقت کیسی.

میں نے ہر دور میں بس اس سے محبت کی ہے

جرم سنگین ہے اب اس میں رعایت کیسی.

اک پتا بھی اگر شاخ سے جدا ہوتا ہے

کیا کہوں دل پہ گزرتی ہے قیامت کیسی.

زندگی تجھ کو تو لمحوں کا سفر کہتے تھے

راہ میں آگئی صدیوں کی مسافت کسی.

ہوا کے دوش پہ رکھے ہوئے چراغ تھے ساحل

جو بجھ گئے تو ہواؤں سے شکایت کیسی..

وہ ابھی سو کر اُٹھی تھی اُس کا سر درد کی شدت سے پھٹ رہا تھا ہانیہ بیگم کے بے حد اسرار پر اُس نے بامُشکل چند نوالے ہی کھائے تھے پھر پتا نہیں کب روتے ہوئے اُس کی آنکھ لگ گئی تھی اب گھڑی پر وقت دیکھا تو شام کے چھے بج رہے تھے

اُس نے فریش ہو کر نماز ادا کی ابھی وہ نماز سے فارغ ہی ہوئی تھی کے دروازے پر دستک ہوئی ایک پل کو اُس کے ہاتھ لرزے تھے کہ اگر دروازے پر ماہیر ہوا تو وہ اُس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا کونسا طریقہ اپنائے گا اُسے درد دینے کے لیے پر اگلے ہی پل ہانیہ بیگم کی آواز سُن کر وہ پرسکون ہوتی دروازا کھولنے کے لیے آگئے بڑھی

اُس نے جیسے ہی دروازا کھولا ہانیہ بیگم ہاتھ میں شادی کا جوڑا لیے کھڑیں تھیں اُن کے ساتھ ہی دو ملزمایں اور بھی تھیں جنھوں نے دوسری چیزیں اُٹھا رکھیں تھیں اُنھیں دیکھ کر نور ایک سائیڈ پر ہوگی تھی

اب تمہاری طبیعت کیسی ہے بیٹا ہانیہ بیگم نے شادی کا جوڑا بیڈ پر رکھتے ہوئے نور سے پوچھا اور ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے ملزموں کو باہر جانے کا کہا

جی انٹی اب پہلے سے بہتر ہے

بیٹا میں جانتی ہوں تمہارے لیے یہ سب اتنا آسان نہیں ہے کسی بھی بیٹی کے لیے یہ لمحہ بہت تکلیف دہ ہوتا ہے جب اُس کے والد اُس کے ساتھ نہ ہوں میں جانتی ہوں تم اُن کے لیے بہت فکر مند ہو پر بیٹا اگر تم یوں ہی پریشان ہوتی رہی تو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی اس لیے اللہ سے دُعا کرو کے تمہارے بابا خیریت سے ہوں ٹھیک ہے اور ہاں اپنا موڈ فریش کر لو ابھی پلر والی آنے والی ہوگی اور ویسے بھی ماہیر سے میری بات ہوئی ہے وہ پوری کوشش کر رہا ہے انشاء اللہ تمہارے بابا جلدی مل جائیں گے ہانیہ بیگم نے نور کو تسلی آمیز لہجے میں کہا

نور کا دل دھڑکا تھا اُس ستمگر کا نام سُن کر جو اُسے یہاں چھوڑنے کے بعد بھول گیا تھا وہ جانتی تھی وہ کسی مقصد کے تحت وہ اُس سے شادی کر رہا ہے پر وہ مقصد کیا اس بات سے فلحال وہ بے خبر تھی

💖💖💖💖💖💖💖💖

شاہ حویلی کو دُلہن کی طرح سجایا گیا تھا آخر کو آج اس حویلی کے سب سے لاڈلے بیٹے ماہیر شاہ کی شادی تھی ہر طرف مہمانوں کی گہما گہمی تھی پوری حویلی روشنی میں نہائی ہوئی تھی

ماہیر بلیک کلر کی شیروانی میں ملبوس تھا جس میں اُس کی گوری رنگت اور دمک رہی تھی بالوں کو جیل کی مدد سے کیے وہ اس وقت کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا ہر کسی کی نظر اُس پے تھی پر وہ اپنی ہی سوچ میں مگن تھا جب سامنے کے منظر نے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا وہ سکت ہوا تھا اپنے سامنے نور کو دیکھ کر

جہاں نور سُرخ رنگ کے برائیڈل ڈریس کے ساتھ برائیڈل جیولری میں ملبوس ہلکے سے میک اپ نے اُس کی گوری رنگت پر چار چاند لگا دیئے تھے وہ اس وقت نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی بہت سی لڑکیاں اُسے دوپٹے کے سائے میں سٹیج تک لائیں تھیں نور نے سٹیج پر چڑھنے کے لیے ابھی ایک قدم ہی آگے بڑھایا تھا جب ماہیر نے اپنا ہاتھ بے خودی کے عالم میں آگئے کیے جسے ایک

پل کی دیر کیے نور نے تھام تھا ہوش تو دونوں کو تب آیا جب ہر طرف تالیوں کا شور اُبھرا تھا

اس پل ایک آنسو موتی کی صورت میں نور کی آنکھ سے نکلا تھا اور اُس نے ایک جھٹکے میں اپنا ہاتھ ماہیر کی قید سے چھڑایا تھا

مولوی صاحب نکاح شروع کیجئے ناصر شاہ کی آواز گونجی تھی

جی

نور العین شاہ ولد وجدان شاہ آپ کا نکاح ماہیر شاہ ولد منصور شاہ کے ساتھ حق مہر لاکھ کے عوض طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے 50

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے وہ

ہی جانتی تھی اُس نے یہ الفاظ کتنی مشکل سے ادا کیے تھے یہ الفاظ ادا کر کے وہ اپنے تمام تر حقوق ایک ایسے شخص کے نام کر گئی تھی جس سے اُس نے بے حد پیار کیا تھا پر اُس نے بڑی بے دردی کے ساتھ اُس کی محبت کو روند ڈالا آنسو لڑیوں کی صورت میں اُس کے چہرے سے بہہ رہے تھے

ماہیر شاہ ولد منصور شاہ آپ کا نکاح نور العین شاہ ولد وجدان شاہ کے ساتھ حق مہر 50 لاکھ کے عوض طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

قبول ہے قبول ہے قبول ہے

ہر طرف مبارک باد کا شور اُٹھا تھا ہر کوئی اُنہیں مبارکباد پیش کر رہا تھا دونوں کی جوڑی چاند اور سورج کی طرح لگ رہی تھی کُچھ لوگ حسرت اور کُچھ حسد بھری اور کُچھ رشک بھری نگاہوں سے اُنہیں دیکھ رہے تھے

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

نکاح کے ہوتے ہی ہر طرف رُخصتی کا شور اُٹھا تھا نور کی آنکھوں سے آنسوں لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے تھے اُسے اس وقت اپنے بابا کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی جبکہ دوسری جانب ماہیر یہ سب دیکھ کر اکتا گیا تھا اُسے یہ سب ایک ناٹک لگ رہا تھا

وہ جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتا تھا پر داجی کی خاطر وہ بامشکل رُخصتی تک ہی روکا تھا

اُس کے بعد وہ گاڑی لے کر نکل گیا تھا اُس بار داجی نے بھی روکنے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ وہ جانتے تھے وہ اپنی مرضی کا مالک ہے اور ویسے بھی جو وہ چاہتے تھے وہ ہوگیا تھا اب وہ بار بار ماہیر کو مجبور کر کے اپنا بنا بنایا کھیل خراب نہیں کرسکتے تھے

نور جیسے ہی ہانیہ بیگم کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو نے اُس کا استعمال کیا تھا پورا کمرہ گلُاب اور چمبیلی کے پھولوں سے مہک رہا تھا ایک پل کو نور اس منظر میں کھو سی گئی تھی جب ہانیہ بیگم کی آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی تھی بیٹا تم آرام کرو میں ماہیر کو بھیجتی ہوں

نور نے بس سر ہلانے پر اتفاق کیا تھا

رات کے 2 بج گئے تھے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھ کر اُس کی کمر دُکھنے لگ گئی تھی

وہ جانتی تھی کہ اب پہلے جیسا کُچھ نہیں رہا نہ ہی اب ماہیر اُس سے محبت کرتا ہے وہ بھی ماہیر سے نفرت کرنا چاہتی تھی پر چاہ کر بھی وہ ایسا نہیں کر پا رہی تھی کیونکہ جو محبت جو مان اُسے ماہیر نے بخشا تھا وہ کیسے اُس سے نفرت کرسکتی تھی

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب کمرے کا دروازا کھول کر ماہیر اندر داخل ہوا چلتے چلتے وہ اب بیڈ کے نزدیک آگیا تھا نور اُسے اپنے قریب آتا دیکھ کر خود میں سمٹ تھی ماہیر کے چہرے پر ایک طنزیہ مسکراہٹ ابھری تھی نور کو خود میں سمٹتے دیکھا کر

تب ہی وہ تیزی سے آگئے بڑھا تھا اور ایک ہی جھٹکے میں اُسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا جبکہ نور اس اچانک حملے پر بیلنس برقرار نہیں کرسکی تھی اور کسی کٹی پتنگ کی طرح اکر اُس کے سینے سے لگی تھی دونوں کے درمیان فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا

نور نے ڈر کے مارے اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں ایک پل کو تو ماہیر بھی اس منظر میں کھو سا گیا تھا نور کے چہرے پر موجود مصومیات کو دیکھ کر اُس کے دل نے عتراف کیا تھا کے یہ لڑکی کبھی دھوکا نہیں دے سکتی لیکن اگلے ہی پل وہ ساری تصویریں اُس کی آنکھوں کے سامنے گھومیں تھیں جس میں نور کسی لڑکے سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی

اگلے ہی پل اُس نے نور کو خود سے دور دھکیلا تھا اور خود الماری سے اپنے کپڑے نکال کر واشروم میں گھس گیا تھا اور پیچھے نور قسمت کی اس ستم ظریفی پر آنسو بہا رہی تھی

ابھی ،،ع ،، لکھوں تو سوچے مجھے

پھر،، ش،، لکھوں تیری نیند اُڑے

جب،، ق،، لکھوں تُجھے کُچھ کُچھ ہو

میں ،، عشق،، لکھوں تُجھے ہو جائے

♡♡♡♡♡♡♡♡

واہ واہ حیدر شاہ بھی مان گئے تم بھی اس کھیل کے پکے کھلاڑی نکلے کیا پلین بنایا بھئ مزا ہی آگئے

اگر تم مُجھے اس دن نہ بتاتے کے میرا نکلی پوتا یعنی کے ماہیر وجدان شاہ کی بیٹی سے پیار کرتا ہے تو ہمارا بنا بنایا کھیل ختم ہو جاتا

ناصر شاہ نے گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے کہا

ہاہاہا کم تو تم نے بھی نہیں کی ناصر شاہ ماہیر کے دل میں شک کا ایسا بیج بویا ہے کہ وہ چاہ کر بھی اس سے نجات حاصل نہیں کر پائے گا اور جب تک اُسے سچائی کا علم ہو گا تب تک سب کچھ ختم ہو چُکا ہو گا

حیدر شاہ نے شاملِ گفتگو ہوتے ہوئے رازداری سے کہا

ناصر شاہ اس وقت حیدر شاہ کے گھر میں موجود اپنی جیت کی خوشی منا رہے تھے پر وہ دونوں ہی اس بات سے انجان تھے کہ کوئی ہے جو اُن کی باتیں سُن رہا ہے

اچانک انھیں اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سُنائی دی انھوں نے جونہی مڑ کر دیکھا تو حیرت سے اُن کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں جہاں منیشہ غم وغصہ کے ملی جولی کیفیت سے کھڑی تھی

میں نے آج تک آپ کو اپنا ڈیڈ مانا پر مُجھے کیا پتا تھا کہ آپ ڈیڈ تو کیا آپ تو انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں ہیں میں کل تک سمجھتی تھی کہ اگر اللہ پاک نے مُجھ سے میرے والدین چھینیں ہیں تو اُس کے بدلے مُجھے اتنا پیار کرنے والے داجی سے نوازا ہے پر میں غلط تھی آپ سب سے زیادہ خود سے پیار کرتے ہیں میں چیخ چیخ کر کہتی رہی کے میں ماہیر سے پیار کرتی ہوں پر آپ نے ہر بار مُجھے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ماہیر نور سے پیار کرتا ہے پر سچ تو یہ ہے کہ آپ چاہتے تھے کہ ماہیر اور

نور کی شادی ہو تاکہ آپ کو ساری جائیداد مل سکے اسی لیے آپ نے یہ گھٹیا کھیل کھیلا چھی مُجھے گھن آرہی ہے آپسے

منیشہ میری بات سُنو بیٹا تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے حیدر شاہ نے منیشہ کے قریب آتے ہوئے کہا

جبکہ اُن کو قریب آتا دیکھ منیشہ چلائی تھی دور دور رہ کر بات کریں اور کیا کہہ رہے ہیں آپ کے مُجھے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے نہیں حیدر شاہ غلط فہمی تو میری آج دور ہوئی ہے میں نے خود اپنے کانوں سے ساری سچائی سُنی ہے اب آپ دیکھیے گا کے میں کیا کرتی ہوں میں آپ کی ساری سچائی ماہیر کو بتاؤں گی بلکہ صرف آپ کی

کیوں آپ دونوں کی منیشہ نے ناصر شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اُس کی بات سُن کر گھبرائے تھے پر جلد ہی انھوں نے اپنی کیفیت پہ قابو پاتے ہوئے کہا

سوچ لو منیشہ اگر تم ہماری سچائی بتاوگی تو تمہاری سچائی بتانے میں ہمیں کوئی دیر نہیں لگے گی اور ویسے بھی ہمارے خلاف تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے جبکہ تمہارے خلاف ہمارے پاس ثابت بھی ہیں اور گواہ بھی ناصر شاہ نے خباثت سے ہستے ہوئے کہا تھا

کہنا کیا چاہتے ہیں آپ ؟؟؟

منیشہ نے حیران کن نظروں سے ناصر شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

یہ ہی کے جن گونڈوں کو نور العین کو مارنے کے لیے تم نے پیسے دیے تھے وہ میرے ہی آدمی تھے اس لیے اگر تم نے ماہیر کے سامنے کُچھ بھی بتانے کی کوشش کی تو مُجھے دیر نہیں لگے گی تمہاری سچائی سب کے سامنے لانے میں اور ویسے بھی تمہاری بات پر کوئی یقین نہیں کرے گا اس لیے بہتر یہی ہے کہ اپنا مُنہ بند رکھو

یہ کہتے ہی ناصر شاہ نے حیدر شاہ کو ساتھ چلنے کا اشارہ کیا اور باہر نکل گئے جبکہ اُن کے پیچھے ہی حیدر شاہ بھی نکل گئے تھے منیشہ افسوس بھری نگاہوں سے حیدر

شاہ کی طرف دیکھا تھا اور اپنے قدم اوپر کی جانب بڑھ دیلے تھے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کرسکتی تھی

ماہیر فریش ہو کر جیسے ہی باہر آیا نور کو اُسی حالات میں بیٹھا دیکھ کر غُصے کی ایک لہر اُٹھی تھی تب ہی وہ تن فن کرتا اُس تک اور بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا نور جو پہنچا اپنے ہی خیالوں میں گم تھی اچانک اس افتاد پر بوکھلا گئی آنسوں لڑیوں کی صورت میں اُس کے چہرے سے بہہ رہے تھے

تم کیا سمجھتی ہو خود کو کے تمہارے یہ نکلی آنسوں دیکھ کر میں پگھل جاؤں گا تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے تمہارے یہ مگرمچھ کے آنسوں مُجھ پر کوئی اثر نہیں کرتے اس لیے بہتر ہو گا انھیں میرے سامنے بہہ کر ضائع نہ کرو ماہیر نے سفاکیت سے کہا تھا یہ جانے بغیر کہ اُس کے یہ الفاظ مقابل کے دل پے تیر کی طرح لگے تھے

تب ہی وہ دوبارا غرایا اور ہاں جلدی سے اپنا حلیہ درست کرو مجھے وحشت ہو رہی ہے تمہیں اس حلیہ میں دیکھا کر پتا نہیں کس گناہ کی سزا ملی ہے جو تمہارے جیسی لڑکی میری بیوی بنی ہے ماہیر نے حقارت سے نور کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا

جبکہ دوسری جانب نور حیران کن نظروں سے ماہیر کی طرف دیکھ رہی تھی وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ماہیر اُس کی کردار کشی کرے گا اُسے اس لمحے ماہیر سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی تب ہی اُس نے ماہیر کو خود سے دور دھکیلا تھا

بس ایک لفظ اور اگر تم نے میرے کردار کے خلاف کُچھ کہا تو میں بھول جاؤں گی ماہیر شاہ کے نور العین شاہ نے کبھی تم سے محبت کی تھی تم کیا سمجھتے ہو خود کو کے تم کُچھ بھی بولتے جاؤ گے اور میں چپ چاپ سُنتی جاؤں گی تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے نور العین شاہ کُچھ بھی برداشت کر سکتی ہے پر کوئی اُس کے کردار پر کیچڑ اُچھالے یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتی تم سوچ بھی نہیں سکتے ماہیر شاہ کے اس وقت مُجھے اگر کسی سے سب سے زیادہ نفرت محسوس ہو رہی ہے تو تم ہو آج سے بلکہ ابھی سے میں بھول چُکی ہوں کہ میں نے کبھی تم سے محبت کی تھی تم

سے میرا صرف ایک ہی رشتہ ہے اور وہ ہے نفرت کا جس دن تمہیں سچائی کا علم ہوا یاد رکھنا اُس دن تمہیں معافی مانگنے کا وقت بھی نہیں دوں گی یہ کہتے ہی نور نے بیگ سے کپڑے نکالے اور فریش ہونے چلی گئی

کہتے ہیں کہ !جب بات کردار پر آتی ہے تو صفائ دینا ضروری ہو جاتا ہے مگر میرا خیال ہے کہ!

،بات جب کردار پر آ جائے تو بات ختم ہو جاتی ہے

جبکہ ماہیر ابھی تک شوک میں تھا کیونکہ اُسے نور سے اس قسم کے رویے کی بلکُل بھی اُمید نہیں تھی

نور نے دروازا بند کیا اور اس کے ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی آنسوں لڑیوں کی صورت میں اُس کا چہرہ بیھگو رہے تھے اُسے اس وقت وجدان شاہ اور عابدہ بیگم کی یاد شدت سے ستا رہی تھی کیوں کیا ماہیر تم نے ایسا آج تم نے مجھے جیتے جی مار دیا ہے اس کے لیے میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی نہیں

💖💖💖💖💖💖💖💖

صبح کے چھے بج رہے تھے سمیر آڑی ترچھی حالت میں سو رہا تھا جب فون کی چنگھاڑتی ہوئی آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی تھی

ہیلو کون سمیر نے نیند سے بند ہوتی آنکھیں بامشکل کھولتے ہوئے کہا

میں بات کر رہی ہوں

میں کون بکری سمیر نے تفشیشی انداز میں استفادہ کیا

میں رامین بات کر رہی ہوں

ہاں رامین بولو سمیر نے جلدی سے سیدھے ہوتے ہوئے کہا جیسے رامین اُس کے سامنے موجود ہو

تمہیں میں نے ایک کام کہا تھا

کونسا کام ؟؟؟؟؟

کیا تم بھول گئے ہو ؟؟

میں نے تم سے کہا تھا کہ تم مجھے نور کے بارے میں بتاو کہ وہ ٹھیک ہے نا کیونکہ وہ میری کال اٹینڈ نہیں کر رہی تھی

رامین کی بات سُن کر سمیر کو شرمندگی نے ان گھیرا تھا وہ سچ میں بھول گیا تھا

رامین ایم سوری میں تمہیں بتانا بھول گیا دراصل نور بلکل ٹھیک ہے اس کے بعد سمیر وجدان شاہ کے غائب ہونے سے لے کر اُن کی شادی تک سب بتاتا چلا گیا

جبکہ دوسری جانب رامین شوک کی کیفیت میں تھی

♡♡♡♡♡

نور صبح سے بخار میں تپ رہی تھی یہ بات ماہیر نے بھی نوٹ کی تھی وہ کئی بار کوشش کر چکا تھا کہ اُس سے بات کر کے اُس کی خیریت معلوم کر سکے پر ہر بار

آنا آڑے آ رہی تھی یہ وجہ تھی کہ وہ اُسے اسی حالت میں چھوڑ کر میٹینگ اٹینڈ کرنے چلا گیا تھا اور نور کی آخری امید بھی دم توڑ گئی تھی

اب جو بکھرے تو بکھرنے کی شکایت کیسی

.خشک پتوں کی ہواؤں سے رفاقت کیسی

میں نے ہر دور میں بس اس سے محبت کی ہے

.جرم سنگین ہے اب اس میں رعایت کیسی

اک پتا بھی اگر شاخ سے جدا ہوتا ہے

کیا کہوں دل پہ گزرتی ہے قیامت کیسی.

زندگی تجھ کو تو لمحوں کا سفر کہتے تھے

راہ میں آگئی صدیوں کی مسافت کسی.

ہوا کے دوش پہ رکھے ہوے چراغ تھے ساحل

جو بجھ گئے تو ہواؤں سے شکایت کیسی..

ماہیر آفس تو آگیا تھا پر اُس کا دل ابھی تک وہیں تھا رہ رہ کر اُسے نور کی حالت یاد آرہی تھی

اپنی غیر ہوتی حالت پر بامشکل قابو پا کر اُس نے گھر کال کی تھی تا کے اُس دشمن جاں کی خیریت معلوم کر سکے پر آگئے سے جو خبر اُسے ملی تھی اُس کے غُصے کو ہؤا دے گی تھی

تب ہی اُس نے اپنا بیگ اُٹھایا اور آفس سے نکل گیا

وہ جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوا نور کو اُسی حالت میں پایا جیسے وہ صبح چھوڑ کر گیا تھا

ملزما سے ہی اُسے معلوم ہوا تھا کہ اُس نے صبح سے کُچھ نہیں کھایا اسی لیے اُس نے ملازما کو کھانا لانے کا حکم دیا اور خود فریش ہونے چلا گیا وہ ابھی فریش ہو کر آیا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی اُس نے جیسے ہی دروازا کھولا سکینہ (ملازما) ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے کھڑی تھی

اسے مجھے دو اور جاؤ ماہیر نے ٹرے پکڑتے ہوئے کہا

جی صاحب

نور اُٹھو کھانا کھا لو ماہیر نے کھانے کی ٹرے میز پر رکھتے ہوئے نور سے کہا تھا

پر نور ابھی تک آنکھیں موندے لیٹی تھی

نور میں آخری بار کہہ رہا ہوں پر نور نے اب بھی کوئی جواب نہ دیا

اب کی بار ماہیر کو تفشیش ہوئی تھی ماہیر نے جیسے ہی اپنا ہاتھ نور کے ماتھے پر رکھا اُسے لگا جیسے اُس نے جلتے ہوئے کوئلے پر ہاتھ رکھ ہو

سکینہ سکینہ اُس نے چلاتے ہوئے ملازما کو آواز دی اُس کی آواز سُنتے ہی ہانیہ بیگم سکینہ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئیں

کیا ہوا ہے بیٹا تم چلا کیوں رہے ہو

ماما دیکھیں نور کو بہت تیز بخُار ہے اور اس نے صبح سے کُچھ کھایا بھی نہیں ہے

کیا سائیڈ پہ ہو میں دیکھتی ہوں

اسے تو واقعی بہت تیز بخُار ہے سکینہ تم ایسا کرو ٹھنڈے پانی کی پٹیاں لے کر آؤ

اور ماہیر تم ڈاکٹر کو کال کرو

جی ماہیر نے یہ کہتے ہی ڈاکٹر کا نمبر ڈائل کیا تھا

ڈاکٹر کیسی ہے نور ماہیر نے ڈاکٹر کو آتے دیکھ کر استفادہ کیا تھا

دیکھیں وہ اب پہلے سے بہتر ہے انھوں نے کسی چیز کا بہت زیادہ سٹریس لیا ہے

یہ تو اللہ پاک کا کرام ہے کہ اُنھیں ہوش آگئے نہیں تو وہ کوما میں بھی جا سکتی

تھیں آپ کو اُن کا دھیان رکھنا ہوگا اور کوشش کریں کہ وہ خوش رہیں نہیں تو

پھر یہ ہوسکتا ہے ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا

ڈاکٹر کی بات سُن کر ماہیر کو لگا تھا جیسے کسی نے اُسے تپتے صحرا میں کھڑا کردیا ہو

ڈاکٹر کے جاتے ہی ہانیہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں

ماہیر ڈاکٹر کس بارے میں بات کر رہیں تھیں

کُچھ نہیں ماما وہ کہہ رہیں تھیں کے بس کمزوری کی وجہ سے یہ سب ہوا ماہیر نے زندگی میں پہلی بار اپنی ماں سے جھوٹ بولا تھا جبکہ وہ اس بات سے انجان تھا کہ ایک ماں اپنے بیٹے کے بارے میں سب جانتی ہے اُس کی شکل دیکھ کر بتا سکتی ہے کہ اُس کا بیٹا جھوٹ بول رہا ہے یا سچ

ماہیر جھوٹ مت بولو اور مجھے سچ سچ بتاؤ کہ نور نے کس چیز کا سٹریس لیا ہے

میں نہیں جانتا ماہیر نے انجان بنتے ہوئے کہا

اچھا تو تم نہیں جانتے تو کون جانتا ہے کل تک جو لڑکی بلکل ٹھیک ٹھاک تھی ایک ہی دن میں ایسا کیا ہوا کے وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو گی ہانیہ بیگم نے غم وغصہ کی کیفیت میں کہا

وہ کبھی نہیں سوچ بھی نہیں سکتیں تھی کہ ماہیر ایسا کر سکتا ہے

جبکہ ماہیر شرمندگی کے مارے نظریں جھکے کھڑا تھا

تب ہی ہانیہ بیگم نے دوبارا ماہیر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا

دیکھو ماہیر میں جانتی ہوں کہ تمہارے لیے یہ سب اکسیپٹ کرنا مشکل ہے کیونکہ تمہاری ابھی ابھی شادی ہوئی ہے پر اگر تم یہ سب کرو گے تو نور کھو دو گے

جبکہ ہانیہ بیگم کی بات سے ماہیر کو جھٹکا لگا تھا

میں سچ کہہ رہی ہوں ماہیر ماں ہوں میں تمہاری جانتی ہوں کہ تم سے کتنا پیار کرتے ہو اور یہ بھی کے وہ تم سے کتنا پیار کرتی ہے اس لیے ماہیر پلیز میری بات

کو سمجھو کسی کی بھی باتوں میں آکر اس رشتے کی خوبصورتی کو خراب مت کرو کیونکہ کے یہ رشتہ بہت کمزور ہوتا ہے اور اگر کسی رشتے میں شک اجائے تو وہ سب برباد کر دیتا ہے

ہانیہ بیگم نے ماہیر کے گال تھپتھپا ہوئے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئیں

پر اُن کی باتیں ماہیر کے دل پر ایک گہرا اثر چھوڑ گئی تھیں وہ خود کو اس سب کا قصور وار تصور کر رہا تھا

پر وہ اس بات سے انجان تھا کہ باہر کھڑی شخصیت نے ساری باتیں سُن لیں تھیں اور اب وہ کوئی نیا جال بچھانے والے تھے

اشناں پھر ہوں گے کیا اجنبی ستارے

کیا ملیں گے منزل سے راستے ہمارے

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

کیا نور نے میرے بغیر شادی کر لی رامین نے تقریباً چلاتے ہوئے کہا تھا

جبکہ اُس کی چیخ سُن کر سمیر کو لگا تھا جیسے وہ قوت سماعت سے محروم ہو گیا ہو

ہاں پر اس میں چیخنے والی کونسی بات ہے سمیر نے نا سمجھی سے پوچھا تھا

تم نہیں سمجھو گے ایسا کرو تم مجھے اپنے گھر کا ایڈریس دے دو مجھے نور سے ملنا ہے
اور ویسے بھی وہ آنکل کی وجہ سے پریشان ہو گئی

جبکہ سمیر کو جھٹکا لگا تھا اس دھوپ چھاؤں جیسی بدلتی لڑکی کو دیکھ کر کہاں تو ابھی
اپنی دوست سے شکوہ کن تھی کہ اُسے شادی میں نہیں بولایا اور کہاں وہ اُس کی
پریشانی کا سوچ کر خود بھی پریشان ہو گئی تھی

ہوش تو اُسے تب آیا جب لائن کٹنے کی آواز آئی

ماہیر میرے ساتھ چلو مجھے تم سے کچُھ ضروری بات کرنی ہے ظہیر شاہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

جی چاچو کہیے

یہاں نہیں داجی کے کمرے میں چلو

آپ چلیں میں آتا ہوں ماہیر نے ایک نظر نور کے وجود پر ڈالتے ہوئے کہا تھا جو دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی

ٹھیک ہے جلدی آنا

چلیں ماہیر جانتا تھا کُچھ تو بات ضرور ہے جو چاچو اتنے پریشان لگ رہے ہیں اسی لیے فوراً ہامی بھرلی

آجاؤ ظہیر شاہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ماہیر سے کہا جہاں ناصر شاہ پہلے ہی بھرپور وجہت سے براجمان تھے

جی چاچو بتایں ایسی کونسی بات ہے جس کی وجہ سے آپ اتنے پریشان ہیں

ماہیر نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں استفادہ کیا تھا

ماہیر تمہیں یہاں بولنے کا صرف ایک ہی مقصد ہے تمہاری بھلائی

میں سمجھ نہیں

میں سمجھتا ہوں تم جانتے ہو کہ وجدان شاہ کو غائب ہوئے 3 دن ہو گئے ہیں پر ابھی تک اُس کا پتا نہیں چل سکا اور پتا نہیں کیوں مجھے لگتا ہے اس سب میں نور العین شاہ شامل ہے ظہیر شاہ نے پہلا وار کیا تھا

میں سمجھ نہیں پارہا چاچو آپ کیا کہنا چاہتے ہیں نور کا بھلا اس سب سے کیا تعلق ہو سکتا ہے ؟؟ وہ کیسے یہ سب کر سکتی ہے ؟؟نہیں اس سب میں نور شامل نہیں ہوسکتی آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے ماہیر میں جانتا تھا تم میری بات کا یقین نہیں کرو گے اسی لیے تمہیں کُچھ دکھانا چاہتا ہوں جس سے ساری سچائی تمہارے سامنے اجائے گی

نواز ظہیر شاہ نے ملازم کو آواز دیتے ہوئے کہا

جبکہ اس دوران ماہیر خاموش تھا

جی صاحب جی

جاؤ اور جاکر اُس آدمی کو لیکر او اور ہاں جلدی آنا

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ آدمی اندر داخل ہوا

تم جاو اور ہاں جاتے ہوئے باہر سے دروازا بند کر دینا ظہیر شاہ نے ملازم سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا

جبکہ وہ اُس نے اُن کی بات پر اثبات میں سر ہلایا

یہ سب کیا ہے چاچا جان اور یہ آدمی کون ہے؟؟؟؟

ماہیر نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا

ابھی پتا چل جائے گا چلو بتاو وہ سب جو تم نے کہا تھا

صاحب میرا نام شہزاد ہے نور میڈم نے مجھے کل کی تھی کہ میں اُن کے بابا یعنی کے وجدان شاہ کو اغواء کر لوں کیوں کہ وہ وجدان شاہ کی ساری جائیداد اپنے نام کرنا چاہتی تھیں

ایک سکینڈ نور کو یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ آفیشلی وجدان چاچو کی ساری پراپرٹی کی حقدار نور ہی ہے ماہیر نے بے لچک لہجے میں کہا

کیونکہ صاحب وجدان شاہ کو نور کی ساری اصلیت پتا چل گی تھی کہ وہ اُن کی سگی اولاد نہیں ہیں جس کی وجہ سے وہ کافی پریشان ہو گئے تھے جس کے بعد انھوں نے نور سے لاتعلقی اختیار کر لی تھی وہ ساری جائیداد ٹرسٹ کے حوالے کرنا چاہتے تھے اسی لیے نور نے یہ سوچا کہ وہ انھیں ڈرا

دھمکا کر ساری پراپرٹی اپنے نام کروا لے گی انھوں نے مجھے کہا تھا کہ وہ اس کے بدلے مُجھے منہ مانگا انعام دیں گی

تو پھر تم یہ سب باتیں ہمیں کیوں بتا رہے ہو ؟؟

کیونکہ صاحب میں یہ کام نہیں کرنا چاہتا تھا

ایک منٹ ہم کیسے یقین کر لیں کے جو تم کہہ رہے ہو وہ سچ ہے حالانکہ تم نے ابھی تک ہمیں کوئی ثبوت نہیں دیا

یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو ماہیر کیوں آنکھوں دیکھی مکھی نگلنا چاہتے ہو ناصر شاہ نے بازی پلٹتے دیکھ کر کہا تھا وہ ہر حال میں ماہیر کو نور سے دور کرنا چاہتے تھے

ایک منٹ داجی میں کیسے اس کی بات پر یقین کر لوں جبکہ اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے ماہیر نے داجی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اس وقت اُس کا لہجہ ہر احساس سے آری تھا وہ خود نہیں جانتا تھا کہ وہ جانے انجانے میں نور کی طرف داری کر رہا تھا

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

ماہیر میری بات سُنو

معاف کیجئے گا داجی پر میں تب تک آپ کی کسی بات پر یقین نہیں کر سکتا جب تک میں ثبوت نہ دیکھ لوں اُس نے دو ٹوک انداز میں کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا

پیچھے وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہ گئے تھے

بابا سائیں میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ ماہیر اُس لڑکی کے عشق میں بری طرح مبتلا ہے وہ کیسے بغیر کسی ثبوت کے ہماری بات پر یقین کر سکتا ہے ظہیر شاہ نے غُصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تھا

کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو مجھے لگتا ہے اب ہمیں سب سے بڑا وار کرنا ہوگا

کیا مطلب میں سمجھا نہیں ؟؟

وقت آنے دو تمہیں سب پتا چل جائے گا فلحال رات کی بیٹھک رکھو مجھے حیدر شاہ سے مشورہ کرنا ہے ناصر شاہ نے ظہیر شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا حاکمانہ انداز میں کہا تھا

جو حکم بابا سائیں

ماہیر اپنے قدم کمرے کی جانب بڑھائے تھے جب سامنے سے آتی ملازمہ کو دیکھ کر وہ رُکا تھا جس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی

روکو

جی صاحب

یہ کھانا کہاں سے لے کر آ رہی ہو ماہیر نے تفشیشی انداز میں استفادہ کیا

صاحب وہ نور بی بی کے لیے لے کر گئی تھی

کیا نور کو ہوش آگیا

جی صاحب اسی لیے بڑی بی بی نے کہا تھا کہ اُنھیں کھانا دے آؤں

تو پھر واپس لے کر کیوں جا رہی ہو

صاحب نور بی بی نے کھانے سے منع کردی ملازمہ نے ڈرتے ہوئے جواب دیا

یہ لڑکی بھی نہ -- تم ایسا کرو یہ مجھے دے دو اور جاؤ

جی صاحب

ماہیر جیسے ہی ناشتے کی ٹرے لیے کمرے میں داخل ہوا تو نور کو کھویا ہوا پایا

نور ناشتہ کرلو ماہیر نے ٹیبل پر ناشتہ لگاتے ہوئے کہا

جبکہ نور ابھی تک اُسی کیفیت میں مبتلا تھی وہ جان بوجھ کر انجان بن رہی تھی وہ جانتی تھی کہ ماہیر دکھاوا کر رہا ہے کُچھ دیر کے بعد وہ پھر وہی سب کرے گا اسی لیے خاموشی اختیار کرنے میں ہی افیت جانی

جبکہ ماہیر اب تنگ آگیا تھا۔

نور میں تم سے بات کر رہا ہوں

جانتی ہوں نور نے یک لفظی جواب دیا تھا ۔

تو پھر اتنی خاموش کیوں ہو جواب کیوں نہیں دے رہی چلو یہ سب چھوڑو اکر ناشتہ کرو پھر تمہیں میڈیسن بھی کھانی ہے

مجھے بھوک نہیں ہے

میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے بلکہ بتایا ہے

ماہیر نے نور کو بازو سے پکڑتے ہوئے کہا تھا

میں نے کہہ دیا نہ کے مجھے ناشتہ نہیں کرنا تم ہوتے کون ہو مجھ پر اپنا حکم چلانے والے میں تمہاری زر خرید غلام نہیں ہوں کے جب دل چاہا اپنا لیا اور جب دل چاہا نکل باہر کیا

میں بھی ایک جیتی جاگتی انسان ہوں نور بولنے پے آئی تو بولتی چلی گئی وہ تھک گئی تھی اس روز روز کی چک چک سے

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہارے جیسی لڑکی کے نخرے اٹھانے کا یہ سب میں صرف اس لیے کر رہا ہوں کہ تم سے بدلہ لے سکوں ماہیر جانتا تھا یہ ہی ایک طریقہ ہے جس سے نور بات مانے گی

تو کیا تم اب بھی بدلے کی خاطر یہ سب کر رہے ہو؟؟

تو تمہیں کیا لگا مجھے تم سے پیار ہو گیا ماہیر کا اندازہ تمسخر اڑانے والا تھا

نور کو اپنا آپ بے معنی لگا تھا تب ہی وہ غم و غصہ سے گویا ہوئی آخر ایسا کونسا گناہ سرزد ہو گیا ہے مجھ سے ماہیر منظور شاہ جس کی سزا ہی ختم نہیں ہو رہی میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو تم میرے ساتھ یہ سب کچھ کر رہے ہو نور نے اپنے چہرے سے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

میں تمہیں سب بتاؤں گا پر اُس کے لیے تمہیں سب سے پہلے میری بات ماننا ہوگی پہلے تمہیں کھانا کھا کر میڈیسن لینی ہوگی اُس کے بعد ہی میں تمہاری یہ مشکل آسان کروں گا ماہیر نے نظریں چرُاتے ہوئے کہا تھا

------- ----------- -------------------

سمیر صبح سے ہی رامین کے انتظار میں مارا مارا پھر رہا تھا سمیر کس کا انتظار کر رہے ہو ہانیہ بیگم تفششیشی انداز میں گویا ہوئیں

کسی کا نہیں موم سمیر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا

ہم تو پھر بار بار دروازے کی طرف کیوں دیکھ رہے ہو

موم وہ تو بس ویسے ہی سمیر کی بات درمیان میں ہی رہ گئی تھی جب اُس کی نظر دروازے سے آتی رامین سے ٹکرائی

رامین نے پرپل کلر کی فراق پہنی ہوئی تھی جو اُس کے پاؤں تاک آرہی تھی ہلکے سے میک اپ کے ساتھ وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ سر پے حجاب لیے وہ کسی کو بھی اپنی جانب متوجہ کرسکتی تھی

جبکہ دوسری جانب سمیر اپنی جگہ سکت ہوا تھا

سمیر کیا دیکھ رہے ہو ہانیہ بیگم نے پیچھے مڑتے ہوئے کہا پر اپنے سامنے موجود لڑکی کو دیکھ کر وہ حیران ہوئیں تھیں اُنھیں یہ لڑکی پہلی ہی نظر میں بہت مصوم اور خوبصورت لگی

جبکہ رامین دونوں کی نظریں خود پر محسوس کر کے جزبز ہوئی تھی تب ہی اپنی خفگی مٹانے کے لیے اُس نے سلام کیا

اسلام علیکم آنٹی

وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہو آپ ہانیہ بیگم نے اپنایت سے کہا تھا

میں ٹھیک ہوں آنٹی آپ سنائیں

بس بیٹا اللہ پاک کا کرام ہے ویسے

I'm sorry

میں نے آپ کو پہچانا نہیں بیٹا

آنٹی میں نور کی دوست ہوں اُس سے ملنے کے لیے آئی ہوں

او اچھا آؤ بیٹھو بیٹا ہانیہ بیگم نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جی انٹی

سمیر جاؤ جا کر بھابھی کو بُولا کر لاو

ہانیہ بیگم نے سمیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کی نظریں مسلسل رامین کے چہرے کا طواف کررہی تھیں

ماہیر ابھی فریش ہو کر آیا ہی تھا جب نور کو اپنے سامنے کھڑا پایا

نور رستہ چھوڑو مجھے دیر ہو رہی ہے آفس سے ماہیر نے دو ٹوک انداز میں کہا تھا

اور اگر نہ چھوڑوں تو ؟؟

دیکھو نور میرے پاس اس وقت تم سے بحث کرنے کا ٹائم نہیں ہے اس لیے بہتر ہوگا میرا رستہ چھوڑو دو

پہلے تم میرے سوالوں کے جواب دو

نور میں نے تم سے کہا نہ

غصہ کرنا ہے کرو اگر مارنا چاہتے ہو تو اپنی وہ خواہش بھی پوری کر لو پر میری ایک بات یاد رکھنا ماہیر منظور شاہ میرے سوالات کے جواب دے بغیر تم یہاں سے کہیں نہیں جاسکتے اور اگر تم نے ایسا کیا تو میں اپنی جان دے دوں گی نور نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تھا

جبکہ اُس کی بات سُن کر مقابل کی آنکھوں میں خون اُتار آیا تھا تب ہی وہ ایک جست میں اُس تک پہنچا تھا

کیا بکواس کر رہی ہو اگر تم نے ایسی بات پھر کبھی اپنے منہ سے نکالی تو اپنے انھی ہاتھوں سے تمہارا گلا گھونٹ کر تمہارا یہ شوق بھی پورا کر دوں گا

کیا جاننا چاہتی ہو کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ پھر سے گویا ہوا تھا

سب کچھ میں وہ سب جاننا چاہتی ہوں جس کی وجہ سے تم مجھ سے نفرت کرتے ہو

تو سُنو میں تم سے نفرت کرتا ہوں شدید نفرت اور اس نفرت کی سب سے بڑی وجہ تم خود ہو نور تم خود تمہاری ماں نے ہم سے ہمارے چاچو کو چھین لیا پورے خاندان کے سامنے ہماری عزت کا تماشا بنا دیا ارے وہ تو سچا پیار کر بیٹھے تھے تمہاری ماں سے اُنھیں کیا پتا تھا کہ جسے وہ پیار سمجھ رہے ہیں وہ صرف ایک دھوکا ہے کیونکہ تمہاری ماں نے تو کبھی اُن سے سچا پیار کیا ہی بلکہ ہمیشہ اُن کا استعمال کیا

ماہیر زبان سنبھال کر بات کرو

کیوں بُرا لگ رہا ہے ویسے لگنا بھی چاہیے کیونکہ تم بھی تو اپنی ماں کی طرح پتا نہیں کس کس سے ملتی رہی ہو

نور نے کھینچ کر ایک تھپڑ مارا تھا

خبر دار ماہیر شاہ خبر دار میری ماں کے بارے میں اگر ایک اور لفظ اپنی گندی زبان سے نکلا تو میں بھول جاؤں گی کے میں نے کبھی تم سے پیار کیا تھا نور نے اپنے چہرے سے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا

جبکہ ماہیر غصے سے کمرے سے باہر چلا گیا تھا

میں نے تم سے سچا پیار کیا تھا ماہیر پر تم نے میرا بھروسہ میرا مان سب سب توڑ دیا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی ماہیر شاہ کبھی نہیں

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

وہ کمرے میں جیسے ہی داخل ہوا سامنے ہی اُس دشمنِ جاں کو بیڈ سے ٹیک لگائے کسی سوچ میں گم پائے وہ اسے اُسی حال میں چھوڑ کر الماری سے کپڑے نکال کر واشروم میں گھس گیا وہ جانتا تھا فلحال اُس سے بات کرنے کا کوئی فائد نہیں ہے

نور کو کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو جھٹ سے آنکھیں کھولیں نظر باتھروم کے دروازے پر گئی جہاں سے پانی گرنے کی آواز سُنائی دے رہی تھی

وہ جانتی تھی ماہیر ہی ہوگا اسی لیے پھر سے آنکھیں موند لیں جبکہ ایک آنسوں چپکے سے اُس کی آنکھ سے بہہ نکلا ماضی کی ساری یادیں کسی فلم کی طرح اُس کے سامنے گھوم رہیں تھیں

تیرے کس کس خیال کو دل سے جدا کروں

میرے ہر خیال میں تیرا ہی خیال رہتا ہے

---------- -- ---------

یہ بھائی کو کیا ہوگیا وہ تو نور بھابھی سے پیار کرتے پھر وہ بھابھی سے اس لہجے میں کیوں بات کر رہے تھے

ضرور کچھ گڑبڑ ہے مجھے بھائی سے بات کرنی ہوگی وہ بھابھی سے ایسے بات نہیں کر سکتے وہ تو اُن سے پیار کرتے تھے

سمیر جو نور کو بولنے کے لیے اُس کے روم کی طرف جا رہا تھا جب اندر سے آتی آوازوں کو سُن کر وہ وہیں روک گیا تھا

وہ آئے تو نور کو بولنے تھا پر وہ جانتا تھا کہ اس سب کے بعد وہ رامین کا سامنا نہیں کر سکے گی اسی لیے رامین کو یہ کہہ کر بھیج دیا تھا کہ بھابھی آرام کر رہیں ہیں

اندر سے وہ گلٹ فل کر رہا تھا کے وہ اتنی دور اپنی دوست سے ملنے آئی تھی اور بغیر ملے ہی چلی گئی پر وہ مجبور تھا اُسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ تین دن میں ایسا کیا ہوا کے ماہیر بھائی نور بھابھی سے نفرت کرنے لگ گئے

کوئی تو بات ہے مجھے پتا کرنا ہوگا میں بھائی کو اُن کی اور بھابھی کی زندگی برباد نہیں کرنے دوں گا خود سے ایک عظم کیا تھا اُس نے کے وہ اپنی پوری کوشش کرے گا اُن دونوں کے درمیان دوبارا سے سب سہی کرنے کے لیے

ماہیر بیٹا نور کہاں ہیں

سارے اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے جب ہانیہ بیگم نے ماہیر کو آتے دیکھ کر استفسار کیا

موم دراصل وہ ماہیر نے ہربڑاتے ہوئے کہا تھا

کیا وہ ماہیر؟؟؟

موم وہ ریڈی ہو رہی ہے ماہیر سے جب کُچھ نہ بن سکا تو جو منہ میں آیا وہ بول دیا جبکہ سچ تو یہ تھا کہ رات ہونے والی لڑائی کے بعد وہ کمرے میں گیا ہی نہیں تھا ساری رات اُس نے گیسٹ روم میں گُزاری تھی اس لیے وہ اس بات سے انجان تھا کہ نور ابھی تک روم سے باہر کیوں نہیں آئی

ماہیر تم ایسا کرو نور کو بولا لاؤ ماہیر کو مسلسل اپنی سوچ میں گم دیکھ کر ہانیہ بیگم نے مُسکراتے ہوئے کہا تھا

موم میں

ہاں تم اور کون تمہاری بیوی ہے نہ تو جاؤ شاباش اُسے لے کر آؤ اور آگئے سے خیال رکھنا کے دونوں ناشتے کی ٹیبل پر ساتھ آؤ

جی موم

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا نظریں سامنے کھڑی لڑکی سے ٹکرائیں جو آئینے میں خود کا معائنہ کر رہی تھی

مسلسل خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے نور پلٹی تھی پر اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر غُصے سے اُس کا چہرہ لال ہو گیا تھا

تب ہی وہ بنا کُچھ کہے سائیڈ سے گُزرنے لگی تھی جبکہ اُس کی یہ حرکت مقابل کو سخت ناگوار گزری تھی تب ہی ایک جھٹکے سے اُس کی کلائی پکڑ کر اُسے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا

پکڑ اتنی سخت تھی کہ آنسو نہ چاہتے ہوئے بھی نور کی آنکھوں سے جھلک پڑے تھے

میرا ہاتھ چھوڑو نور نے اپنا ہاتھ چھوڑانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا تھا

اگر نہ چھوڑوں تو ماہیر نے سرد لہجے میں کہا تھا

نور اس وقت خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی اتنا تو وہ جانتی تھی کہ ماہیر سے مقابلہ نہیں کر سکے گی اسی لیے خود کو اُس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا پر اندر سے اُس کا دل کسی چڑیا کی طرح پھڑپھڑا رہا تھا

نور کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ کر ماہیر کو اُس پر ترس آگیا تھا تب ہی اُس کے ہاتھ
کو آزاد کیا تھا

اور مقابل تو شاید اسی انتظار میں تھی ہاتھ چھوٹتے ہی وہ نیچے بھاگی تھی جبکہ اُس
کی اس حرکت پر نا چاہتے ہوئے بھی ایک مسکان ماہیر کے چہرے پر آئی تھی۔

-----♡♡♡♡♡♡♡♡♡--------------
--

دیکھو ناصر شاہ میری بات تمہیں بری لگ سکتی ہے پر فلحال ہمارے پاس اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے حیدر شاہ نے تمہید باندھتے ہوئے کہا تھا

دیکھو حیدر جو بھی بات ہے سیدھے سیدھے کہو یہ پہلیاں مت بجھاؤ

ہمیں وجدان شاہ کو قید سے آزاد کرنا ہوگا

کیا یہ تم کیا کہہ رہے ہو پاگل ہو گئے ہو کیا ناصر شاہ نے غُصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تھا

ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے ماہیر کو پہلے ہی ہم پے شک ہو گیا ہے کہ ہم اُسے نور کے خلاف کر رہے ہیں اس سے پہلے کے وہ بات کی تہہ تک پہنچے ہمیں وجدان شاہ کو اُس کے سامنے لانا ہی ہو گا نہیں تو ہمارا بنا بنایا کھیل ختم ہو جائے گا

ٹھیک ہے ہم اس کے بارے میں صبح بات کریں گے

چلو جیسا تمہیں ٹھیک لگے میں بھی اب چلتا ہوں کافی رات ہوگی یے حیدر شاہ نے الوداعی مصافحہ کرتے ہوئے کہا تھا

منیشہ بیٹا پلیز تم مجھے چھوڑ کر مت جاؤ تم----تو جانتی ہو تمہارے علاؤہ میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے دیکھو پلیز اپنے داجی کی خاطر روک جاو

منیشہ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ پاکستان کو چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امریکہ چلی جائے گی اپنے فیصلے کے مطلق وہ حیدر شاہ کو رات ہی آگاہ کر چکی تھی انھوں نے اُسے روکنے کی بہت کوشش کی تھی پر وہ اپنی ضد پر قائم تھی

دیکھیں داجی میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکی ہوں مزید میں یہاں نہیں رہ سکتی اور ویسے بھی ماہیر کو دھوکا دینا میرے بس کی بات نہیں ہے

پر بیٹا وہ تم سے پیار نہیں کرتا تمہیں تو چاہیے کہ تم اُس سے بدلہ لو

بس داجی مجھے پھر سے اس دلدل میں نہیں جانا پہلے بھی ایک بار آپ کی باتوں میں آکر ماہیر کو دھوکا دے چکی ہوں پر اب اور نہیں مجھے سمجھ آگیا ہے کے ہم کسی کو بھی خود سے محبت کرنے پر مجبور نہیں کرسکتے اور محبت میں تو کئی قربانی دینی پڑتی ہیں جس سے آپ محبت کرتے ہیں اگر وہ آپ کے بغیر خوش ہے تو بجائے بدلہ لینے کے اُس کی خوشی میں خوش ہونا پڑتا ہے اسی لیے میں نے فیصلہ

کر لیا ہے کہ میں ماہیر کو اُس کے حال پر چھوڑ دوں گی یہ کہتے ہی منیشہ نے اپنے قدم آگئے بڑھا دیے

منیشہ میری بات سُنو پلیز مجھے معاف کر دو اگر تم کہو گی تو میں ناصر شاہ کا ساتھ چھوڑ دوں گا اور اور میں کوشش کروں گا کہ ماہیر کو سب پتا چل جائے حیدر شاہ نے ہربڑاتے ہوئے کہا تھا وہ کبھی بھی منیشہ کو خود سے دور نہیں کر سکتے تھے وہ لاکھ برے سہی پر منیشہ میں اُن کی جان بستی تھی آخر وہ اُن کے بیٹے کی آخری نشانی تھی

منیشہ کے قدم روکے تھے وہ جانتی تھی کہ حیدر شاہ جھوٹ نہیں بولا رہا تب ہی وہ دوڑتی ہوئی واپس آئی تھی اور آتے ہی حیدر شاہ کو گلے لگایا تھا

I'm sorry

داجی میں نے یہ سب صرف آپ کو احساس دلانے کے لیے کیا کہ جو آپ کر رہے ہیں وہ غلط ہے پلیز داجی آپ ماہیر اور نور کو الگ ہونے سے بچا لیں

منیشہ میری بچی میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں انھیں کبھی الگ نہیں ہونے دوں گا پر تم بھی مجھ سے ایک وعدہ کرو تم کبھی مجھ سے دور نہیں جاو گئی کبھی نہیں حیدر شاہ نے روتے ہوئے منیشہ کو خود میں بھینچا تھا

نور صبح سے کمرے میں بند تھی

وہ ابھی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی جب کمرے کا دروازا نوک ہوا

اور دروازا کھول کر ماہیر اندر داخل ہوا

نور نے اُس کو دیکھتے ہی کمرے سے باہر جانے میں افیت جانی ابھی وہ ایک قدم ہی چلی تھی جب مقابل کی آواز سے اُس کے قدم تھمے تھے

روکو

یہ ڈریس لو اور جلدی سے ریڈی ہو جاو میرے دوست نے پارٹی رکھی ہے جس میں اُس نے ہمیں انوایٹ کیا ہے

مجھے کہیں نہیں جانا نور نے ڈریس کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے کہا تھا

میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے بلکہ تمہیں بتایا ہے اور اگر زیادہ زبان چلائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ماہیر نے نور کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہا تھا اُسے سخت ناگوار گزرا تھا نور کا منہ پر انکار کرنا

تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں ماہیر شاہ یہ کہتے ہی نور نے بے دردی سے اپنے آنسوں صاف کیۓ تھے

حیدر شاہ مجھے لگتا ہے شاید تم سہی کہہ رہے تھے اب ہمیں وجدان شاہ کو سب کے سامنے لانا ہی ہوگا ناصر شاہ نے حیدر شاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا وہ دونوں اس وقت حال نما کمرے میں موجود تھے

تم نے بلکل سہی فیصلہ کیا ہے ناصر شاہ حیدر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

وہ تو ہے پر میں ایک بات سوچ رہا ہوں کہ اگر جیسا ہم نے سوچا ہے ویسا نہ ہوا تو ناصر شاہ نے فکر مندی سے کہا

ویسا ہی ہوگا ٹینشن نہ لو ویسے بھی آج تک ہماری ہر چال کامیاب ہی ہوئی ہے

حیدر شاہ نے فخریہ انداز میں کہا تھا

اور ساتھ ہی دونوں کا قہقہہ ہوا میں بلند ہوا تھا

پر کون جانتا کے ہمیشہ جیسا نظر آتا ہے ویسا نہیں ہوتا ناصر شاہ بھی اس بات سے انجان تھا کہ حیدر شاہ کے دل میں کیا چل رہا ہے ناصر شاہ کی آنکھوں پے عتماد کی پٹی بندھی ہوئی تھی

--

ماہیر جیسا ہی کمرے میں داخل ہوا نظر سامنے کھڑی دشمن جاں سے ٹکرائی جو آئینے کے سامنے کھڑی خود کا معائنہ کر رہی تھی

Beautiful

اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اُس کے لائے ڈریس میں وہ اس حد تک پیاری لگ سکتی ہے

جب کے نور نے نا سمجھی سے ماہیر کی طرف دیکھا تھا

چلو دیر ہو رہی ہے اپنی خفت مٹانے کے لیے ماہیر نے چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے کہا تھا

اب کیا ہوا ہے نور کو مسلسل سینڈل میں اُلجھ دیکھ کر ماہیر نے سرد لہجے میں کہا تھا

میرے سینڈل کی اسٹرپ بند نہیں ہو رہی نور نے ہربڑاتے ہوئے کہا تھا

بیٹھو ماہیر نے نور کو بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا

اور خود ٹخنوں کے بل بیٹھ کر اُس کا پاؤں پکڑ کر معائنہ کرنے لگا

جبکہ نور اس دوران سانس روکے مسلسل مقابل کی کاروائی دیکھ رہی تھی ماہیر کے رویے کے بعد تو اُس نے یہ سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا کہ وہ کبھی اُس کا خیال رکھے گا پر آج ایک بار پھر ماہیر نے ثابت کر دیا تھا کہ ابھی بھی کُچھ باقی ہے

ہو گیا

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب ماہیر کی آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی

اشناں پھر ہوں گے کیا اجنبی ستارے

کیا ملیں گے منزل سے راستے ہمارے

♡♡♡♡♡♡♡♡

اسلام وعلیکم

وعلیکم السلام بتائیں کیسے کال کی سب خیریت تو ہے نور تو ٹھیک ہے نہ رامین نے چھوٹتے ہی سوال کیا تھا

روکو میڈم پہلے بات تو سُن لو سمیر نے تیزی سے کہا تھا

تو تم بھی تو کچھ بول نہیں رہے کے کیوں کال کی ہے

دراصل مُجھے تُم سے کُچھ ضروری بات کرنی ہے

ہاں بولو میں سُن رہی ہوں رامین نے آہستگی سے کہا

دراصل ماہیر بھائی اور نور بھابھی کے درمیان کُچھ ٹھیک نہیں چل رہا بھائی کسی بات کو لے کر بھابھی سے بدظن ہیں اور بھابھی بھی آج کل بہت اپسیٹ رہتی ہیں

یہ تم کیا بول رہے ہو سکتا ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو سب جانتے ہیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے کتنا پیار کرتے ہیں پھر یہ سب نہیں میں نہیں مان سکتی

یار میں سچ کہہ رہا ہوں میں نے اپنے کانوں سے سُنا ہے

تو تم یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہو

یار رامین میں نہیں چاہتا کہ وہ دونوں الگ ہوں اُن کو دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لیے بنے ہیں پر کوئی تو بات ضرور ہے جو اُنہیں ایک دوسرے سے بدظن کر رہی ہے ہمیں پتا لگانا ہوگا اور یہ سب روکنا ہوگا اس سے پہلے کے سب بکھر جائے

سمیر میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تم کیا کہنا چاہتے ہو

میں چاہتا ہوں کہ اُنھیں پھر سے ایک کرنے میں تم میری مدد کرو

بولو کیا تم کرو گی

ہم میں تمہاری مدد ضرور کروں گی

Thank you so much

Welcome Mister mahir and Misses mahir

وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے اشفاق صاحب اور اُن کی اہلیہ نے آگئے بڑھتے ہوئے استقبالیہ انداز میں کہا

بہت بہت شکریہ کہ آپ آئے ہمیں بہت خوشی ہوئی

اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں آپ نے اتنے پیار سے انوائیٹ کیا تھا کیسے نہ آتے ماہیر نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

جب کے نور اس دوران صرف مسکرانے کی اداکاری کر رہی تھی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ یہاں ایک منٹ بھی اور روکے پر قسمت کی ستم ظریفی ایسا صرف وہ سوچ سکتی تھی

آپیئے ویسے ماہیر چاچو میں آپ سے ناراض ہوں آپ نے بغیر بتائے شادی کر لی اور انوائیٹ بھی نہیں کیا

Very bad

اشفاق صاحب کی چھوٹی بیٹی عائما نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا

I'm sorry princess

دراصل سب کچھ اتنی اچانک ہؤا کے ٹائم ہی نہیں ملا ماہیر نے اُس کے گال تھپتھپا ہوئے کہا

ہم ایک شرط پر میں آپ کو معاف کروں گی

بولو کیا شرط ہے

آپ کو اور آپ کی وائف کو ڈانس کرنا ہوگا

جبکہ اُس کی بات سُن کر نور کو جھٹکا لگا تھا

بیٹا آپ کوئی اور شرط رکھ لو ایسا کرتے ہیں ہم کل ایسکریم کھانے چلتے ہیں ماہیر نے بہلاتے ہوئے کہا تھا

No

آپ کو ڈانس کرنا ہوگا نہیں تو میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی

اوکے میں تیار ہوں ایسا کرو تم اپنی چاچی سے پُوچھ لو وہ تیار ہیں یا نہیں ماہیر نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

چاچی پلیز آپ مان جائیں دیکھیں چاچو مان گئے ہیں میری خاطر پلیز پلیز

اوکے نور نے ہار مانتے ہوئے کہا تھا وہ بلکل بھی اُس بچی کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی اس لیے نا چاہتے ہوئے بھی اُس نے حامی بھر لی

Yaaaaaho

کتنا مزا آئے گا عائما نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

سورج ہوا مدھم، چاند جلنے لگا

میں ٹھہرا رہا، زمیں چلنے لگی

کیا یہ میرا پہلا پہلا پیار ہے------ سجنا---

جیسے ہی گانا چلا ان دونوں نے اپنی اپنی پوزیشن سنبھالی جیسے جیسے گانے کے بول چل رہے تھے ماضی کی حسین یادیں کسی فلم کی طرح دونوں کے سامنے گھوم رہی تھیں آس پاس سے انجان وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے میں گم تھے ہر کوئی انھے رشک بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

جیسے ہی گانا ختم ہوا ہر طرف تالیوں کا شور اُبھرا

واہ چاچو آپ نے تو کمال کردیا عائما نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

جبکہ اُس کی بات سُن کر نور شرمندگی کے مارے خود میں سمٹی تھی

اُس خود میں سمٹا دیکھ کر ایک مسکراہٹ ماہیر کے چہرے پر ابھری تھی

تب ہی اُس کا فون رنگ ہوا اپنے خاص ملازم کا فون دیکھ کر وہ ایکسکیوز کرتا سائیڈ پے آیا تھا

ٹھیک ہے اوکے میں آرہا ہوں تم ایسا کرو اس بات کا خیال رکھنا کے کوئی بھی چاچو سے مل نہ سکے میں خود اکر اُن سے بات کرنا چاہتا ہوں

جی سر

اب ہمیں چلنا چاہیے کافی دیر ہوگئی ہے ماہیر نے اشفاق صاحب سے استفسار کیا تھا

ایسے کیسے ابھی تو آپ لوگوں نے ڈنر بھی نہیں کیا

کوئی بات نہیں پھر کبھی سہی ابھی مجھے بہت ضروری کام کے سلسلے میں کہیں جانا ہے اس لیے نہیں تو میں ضرور روکتا ماہیر نے معزرت خواہ لہجے میں کہا تھا

چلیں ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی پھر کسی دن بھابھی کو لے کر ضرور آئیے گا اشفاق صاحب کی بیوی نے رسمن کہا تھا

جی ضرور چلیں اب ہمیں اجازت دیں آپ سے مل کر بہت اچھا لگا امید ہے جلد
ملاقات ہو گئی

💝💝💝💝💝💝💝💝💝

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے ایک عجیب سی خاموشی نے اُن کا استقبال کیا
پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

نور کو وحشت سی ہوئی تھی اس ماحول سے تب ہی اُس نے آگے بڑھ کر سارے گھر کی لائیٹس آون کی تھیں شروع سے ہی وہ اندھیرے سے گھبراتی تھی اس وقت بھی اس کا پورا جسم خوف سے کپکپا رہا تھا

نور تم ایسا کرو روم میں جا کر ریسٹ کرو

جبکہ نور نے بغیر کوئی جواب دیے کمرے کا رُخ کیا تھا

وہ اس وقت ماہیر سے بات کر کے اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے خاموشی سے چلی گئی

جبکہ ماہیر کو حیرت ہوئی تھی اُس کے رویے سے پر پھر خود کو ریلکس ظاہر کرتا وہ بیسمینٹ میں داخل ہوا تھا جہاں اُس کے آدمی وجدان شاہ کے ساتھ موجود تھے اُسے دیکھتے ہی سب الرٹ ہوئے تھے جبکہ وہ تیز تیز قدم بڑھاتا وجدان شاہ تک پہنچا تھا

پر اُن کی حالت دیکھ کر اُس سے شدید دھچکا لگا تھا وہ اس وقت نیم مردہ حالت میں موجود تھے تب ہی وہ غصے سے غرایا تھا

جلدی سے ڈاکٹر کو کال کرو جلدی اُس نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تھا

اُس کی آواز سُن کر ایک ملازم نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کر کے موبائل اُس کی جانب بڑھایا تھا

ڈاکٹر سے بات کر کے معلوم ہوا تھا کہ وجدان شاہ کو ہسپتال لے کر جانا پڑے گا اس لیے ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا حکم دیتا وہ وجدان شاہ کو ملازم کی مدد سے باہر لے کر آیا تھا

اس وقت اُس کے لیے سب سے ضروری وجدان شاہ کی جان بچانا تھا وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا

---- -------- - ----------- -----------

نور کو صبح سے ایسا لگ رہا تھا جیسے کُچھ بہت بُرا ہونے والا ہے وہ صبح سے اسی کیفیت میں گھری ہوئی تھی اب بھی وہ بیڈ کے کنارے بیٹھی مسلسل اللہ پاک سے دعا کر رہی تھی

کے کُچھ بھی برا نہ ہوا اُس کا پورا جسم خوف سے کپکپا رہا تھا

وہ ہی جانتی تھی کہ اب تک اُس نے خود پر کیسے بندھ باندھا ہے وجدان شاہ کی گمشدگی اور ماہیر کی بے رخی اعتباری نے اُسے مکمل طور پر توڑ کر رکھ دیا وہ تھک گئی تھی اس سب سے وہ تو شروع سے ہی ایک مکمل اور سکون بھری زندگی گُزارنہ چاہتی تھی پر اب ایسا لگ رہا تھا کے وہ خود سے لڑ لڑ کر تھک گئی ہے

سنگ جو تیرے کبھی گزری

لکھیں گے اس کو ہی زندگی

وہ فاسٹ ڈرائیونگ کرکے دس منٹ میں ہسپتال پہنچا تھا راستے میں کئی دفعہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا پر وہ اس سب سے بے پروا بنا رہا تھا

اب بھی وہ باہر کھڑا مسلسل دعاگو تھا کہ وجدان شاہ کو کچھ نہ ہو

تب ہی دروازا کھولا تھا وہ جلدی سے ڈاکٹر کے قریب آیا

ایکسکیوزمی میں ڈاکٹر صاحب اب انکل کی طبیعت کیسی ہے

دیکھیں وہ اب خطرے سے باہر ہیں

ڈاکٹر میں اُن سے مل سکتا ہوں

ابھی نہیں ابھی وہ بے ہوش ہیں آپ ایسا کریں میرے ساتھ آئیں مجھے آپ سے کُچھ ڈسکشن کرنی ہے

جی ڈاکٹر

کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ کوئی پریشانی کی بات تو نہیں ہے

دیکھیں مسٹر ماہیر میں آپ سے جھوٹ نہیں کہوں گا اُن کی حالت پہلے سے بہتر ہے پر جہاں تک مجھے لگ رہا ہے اس سے پہلے اُن کے ساتھ کوئی حادثہ ہوا تھا جس میں وہ اپنی یاداشت کھو چکے تھے میں یقین سے نہیں کہہ سکتا مزید اُن کے ہوش میں آنے کے بعد پتا چلے گا کہ اُن کی یاداشت واپس آگئی ہے یا نہیں

ڈاکٹر اپنی بات مکمل کر چکا تھا پر ماہیر کی سوئی تو یاداشت والی بات پر ہی اٹک گئی تھی

اُس آدمی کی ساری باتیں اُس کے دماغ میں گردش کرنے لگ گئی تھیں ۔

سر میں جھوٹ نہیں بولا رہا نور میڈم نے ہی جائیداد کی خاطر وجدان سر کو مروانے کی کوشش کی تھی اور اُن کا سچ کسی کو پتا نہ چلے اس لیے انھوں نے اُنھیں مروانے کے لیے مجھے پیسے دیے تھے پر اُس حادثے میں وجدان شاہ بچ گئے پر بدقسمتی سے ان کی یاداشت چلی گئی

یہ ساری باتیں بار بار اُس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں

کیوں نور کیوں تم اتنا گر جاوگی میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا پہلے تم نے میری محبت کو روند ڈالا اور پھر اپنے باپ کو بھی نہیں چھوڑا مجھے نفرت ہو رہی ہے خود سے کے میں نے تم جیسی لڑکی سے محبت کی پر اب اور نہیں۔

ماہیر غم وغصہ کی حالت میں گھر جانے کے لیے ہسپتال سے باہر آیا اس وقت وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو چُکا تھا

وہ اس بات سے انجان تھا کہ ہمیشہ جو دکھ رہا ہو وہ سچ نہیں ہوتا اپنی جلد بازی میں وہ سب بھول چُکا تھا یہ بھی کے وہ سہی ہے یا غلط

نور کی آنکھ ابھی لگی تھی جب دھڑ سے کمرے کا دروازا کھولا وہ ڈر کر اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی پر سامنے ماہیر کو غُصے سے پھنکارتے دیکھ کر اُس سہی معنوں میں کُچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا

کیا ہوا اُٹھ کیوں گئی سو جاو آج تو ویسے بھی تمہیں بہت پرسکون نیند آنے والی ہے آخر کو تمہاری خواہش جو پوری ہونے جا رہی ہے ماہیر نے سرد لہجے میں کہا

جبکہ اُس کی بات سُن کر نور نے نا سمجھی سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔

کیا ہوا سمجھ نہیں آئی روکو میں سمجھتا ہوں مس نور خوش ہو جائیں جس جائیداد کی خاطر آپ اپنے باپ کو مارنا چاہتی تھیں خوش ہو جائیں آپ کی وہ خواہش پوری ہونے والی ہے کیونکہ وجدان شاہ اس وقت زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں

کیا بکواس کر رہے ہو تم ہاں میں کیوں اپنے بابا کو مارنے کی کوشش کروں گی ماہیر میرا یقین کرو میں نے ایسا کُچھ نہیں کیا تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے پلیز مجھے بتاؤ بابا کہاں ہیں کہاں ہیں بابا نور نے چلاتے ہوئے کہا تھا

بس کرو اپنا یہ ناٹک بند کرو مجھے نہیں پتا تھا کے تم اتنی گری ہوئی ہو ورنہ میں کبھی تم جیسی لڑکی سے شادی تو دور کی بات میں کبھی منہ بھی نہ لگتا تمہارے جیسی نیچ اور گھٹیا لڑکی کو

ماہیر پلیز مجھے بابا سے ملنے دو پلیز دیکھو میں تمہارے آگئے ہاتھ جوڑتی ہوں بس ایک بار مجھے بابا سے ملنے دو نور نے ہربڑاتے ہوئے کہا تھا آنسوں سے اُس کا چہرہ بھیگا ہوا تھا

ہرگز نہیں میں چاچو پر تم جیسی کا سایہ بھی نہیں پڑنے دوں گا نکلو میرے گھر سے ابھی کے ابھی دفعہ ہو جاو میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا دفعہ ہو جاؤ

ماہیر نے بازو سے پکڑ کر اُسے گھسیٹتے ہوئے گھر سے باہر نکل کر دروازا بند کرتے ہوئے کہا تھا

ماہیر پلیز میری بات سن لو صرف ایک بار مجھے بابا سے ملنے کی اجازت دے دو میں دعدہ کرتی ہوں پھر کبھی تمہیں اپنی شکل بھی نہیں دکھوں گی نور نے روتے ہوئے کہا تھا

پر اُس کی باتوں کا مقابل پر رتی برابر بھی اثر نہیں پڑا تھا

دو پل رو کا خوابوں کا کارواں اور پھر چل دیئے تم کہاں ہم کہاں دو پل کی تھی یہ دالوں کی داستاں اور پھر چل دیئے تم کہاں ہم کہاں

باہر بارش زروشور سے شروع ہو چکی تھی پر وہ پھر بھی بے حس بنا رہا وہ اس وقت یہ تک بھول گیا تھا کہ باہر کھڑی لڑکی اُس کی محبت ہے

اُس نے کھڑکی سے پردہ ہٹایا تھا سامنے ہی وہ کھڑی سردی سے کپکپا رہی تھی اُس نے جلدی سے پردہ نیچے کردیا

ماہیر میں جا رہی ہوں اس گھر سے تم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور جا رہی ہوں یاد رکھنا آج کے بعد تم مجھے بُلاو گے بھی نہ تو کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤں گی کبھی نہیں اُس نے اپنے آنسوں صاف کیٔے تھے اور پھر وہ چل پڑی تھی سب کُچھ پیچھے چھوڑ کر کبھی واپس نہ آنے کے لیے

پاس آ لئے دوریاں پھر بھی کم نہ ہوئیں اک ادھوری سی ہماری کہانی رہی آسمان ہو زمین یہ ضروری نہیں جان لے جاں لے عشق سچا وہی جس کو ملتی نہیں منزلیں منزلیں

ہیلو ڈاکٹر صاحب سب ٹھیک تو ہے نہ ماہیر نے کال ریسیو کرتے ہی ڈاکٹر سے استفسار کیا تھا

جی جی سب ٹھیک ہے آپ ایسا کریں جلدی سے ہسپتال آجائیں

کیا ہوا ڈاکٹر صاحب سب خیریت تو ہے نہ آنکل تو ٹھیک ہیں نہ

جی آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے آپ جلدی سے ہسپتال آجائیں

جی ٹھیک ہے میں ابھی پہنچاتا ہوں

کون ہے صبر کرو آرہی ہوں بار بار ہوتی بیل کو سُن کر رامین نے کوفت سے کہا تھا
پر دروازا کھولتے ہی سامنے نور کو کھڑا دیکھ کر اُس دھچکا لگا تھا

تب ہی اُس نے نور کو راستہ دیا تھا

نور کی حالت اس وقت قابل رحم تھی بارش کی وجہ سے کپڑے بھیگے ہوئے تھے بال چہرے پر بکھرے ہوئے تھے وہ اس وقت رامین کو ہوش وحواس میں نہیں لگی تھی

نور تم ایسا کرو فریش ہو جاو پھر بات کریں گے

جبکہ نور نے محض سر ہلانے پر اتفاق کیا تھا وہ خود بھی اس وقت کُچھ بتانے کی حالت میں نہیں تھی اس لیے چپ چاپ فریش ہونے چلی گئی

سمیر بیٹا نور نظر نہیں آرہی صبح سے تم نے دیکھا ہے ہانیہ بیگم نے سمیر کی طرف دیکھتے ہوئے سوالی انداز میں کہا تھا

نہیں موم میں نے تو نہیں دیکھا ہوسکتا ہے بھائی کے ساتھ کہیں گیں ہوں آپ ٹینشن نہ لیں ابھی آجائیں گی

اچھا وہ آئے تو اُسے میرے کمرے میں بھیجنا مجھے اُس سے کُچھ ضروری بات کرنی ہے

جی موم سمیر نے ہانیہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

-------------- --------------------

نور یہ لو کھانا کھاؤ اور ریلیکس ہو کر مجھے بتاؤ کہ تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی اور اتنی رات کو ایسی حالت میں تم یہاں کیسے آئی ماہیر بھائی سے بات ہوئی تمہاری رامین نے نور کے سامنے کھانا رکھتے ہوئے کہا تھا

جبکہ ماہیر کا نام سُن کر ایک سایہ آیا تھا نور کے چہرے پر

نور میں تم سے کُچھ پوچھ رہی ہوں پلیز مُجھے بتاؤ تو سہی رامین نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے التجائیہ انداز میں کہا تھا

رامین میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ماہیر میرے ساتھ اس طرح کرے گا اگر مجھے پہلے پتا ہوتا تو میں کبھی اُس جیسے شخص سے پیار نہ کرتی تم جانتی ہو بابا اس وقت ہسپتال میں ہیں اُنہیں میری ضرورت ہوگی پر اُس بے حس شخص نے مجھے بابا سے ملنے تک نہیں دیا میں نے اُس کے پاوں پکڑے پر اُسے مجھ پر رحم نہیں آیا بلکہ اُس نے مجھے آدھی رات کو گھر سے نکل دیا نور نے ہربڑاتے ہوئے کل رات کی رواد سُنائی تھی اور اس کے ساتھ ہی اُس نے ہچکیاں لے کر رونا شروع کر دیا تھا

نور بس کرو اگر تم ایسے ہی روتی رہی تو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی اس لیے پلیز خود کو سنبھالو تم اُس کی خاطر کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو اور جہاں تک رہی انکل سے ملنے کی بات تو تم پریشان مت ہو میں کل ہی تمہیں آنکل سے ملانے لے جاؤں گی رامین نے تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا

تم سچ کہہ رہی ہو تم مجھے بابا سے ملواو گی نہ

ہاں میں تمہیں انکل سے ضرور ملواوں گی اب تم ریسٹ کرو میں تھوڑی دیر تک آتی ہوں مجھے کُچھ ضروری کام ہے

رامین خود بھی پریشان ہو گئی تھی نور کی بات سُن کر

وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ماہیر ایسا کرے گا وہ تو نور کے لیے ماہیر کو آئیڈیل سمجھتی تھی

،،،

ماہیر فاسٹ ڈرائیونگ کر کے ہسپتال پہنچا تھا

ڈاکٹر صاحب کیسے ہیں چاچو

دیکھیں مسٹر ماہیر وہ اب خطرے سے باہر ہیں آپ چاہے تو اُن سے ملاقات کر سکتے ہیں اور ایک بات اُن کی یاداشت واپس آگئی ہے آپ کوشش کریں کہ وہ زیادہ سٹریس نہ لیں نہیں تو اُن کی طبیعت پھر سے خراب ہو سکتی ہے ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا تھا

شکریہ ڈاکٹر صاحب بہت بہت شکریہ ماہیر کہتے ہی وجدان شاہ کے کمرے میں داخل ہوا تھا

کسی کے قدموں کی آہٹ سُن کر وجدان شاہ نے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں اپنے سامنے ماہیر کو کھڑا دیکھ کر اُنہیں حیرت ہوئی تھی

اسلام و علیکم چاچو کیسے ہیں آپ طبیعت کیسی ہے ماہیر نے وجدان شاہ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے ہلکی آواز میں استفسار کیا تھا

جبکہ اُس کی بات سُن کر وجدان شاہ نے سوالی نظروں سے ماہیر کی طرف دیکھا تھا

چاچو آپ نے شاید مجھے پہچانا نہیں میں آپ کا بھتیجا ہوں منظور شاہ کا بیٹا ماہیر نے وجدان شاہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

چاچو آپ جانتے ہیں آپ کے گھر چھوڑ کر جانے کے بعد میں نے آپ کو کتنا یاد کیا پھر جب آپسے ملا تو یہ جان ہی نہیں سکا کے آپ میرے چاچو ہیں جن سے میں سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں پر خیر چھوڑیں سب اب تو آپ میرے ساتھ ہمیشہ رہیں گے میں کبھی آپ کو خود سے دور نہیں جانے دوں گا کبھی نہیں

ماہیر اس وقت کسی چھوٹے بچے کی طرح لگ رہا تھا جسے اُس کا سب سے قیمتی کھیلونا مل گیا ہو پر پھر بھی وہ اس بات سے ڈر رہا ہو کے کہیں یہ کھیلونا مجھ سے چھین نہ جائے

ماہیر تم جانتے ہو جب تم پہلی بار ہمارے گھر آئے تھے تو تمہیں دیکھ کر اپنایت کا احساس ہوا تھا تب میں اس بات سے واقف نہیں تھا کہ یہ وہی ماہیر ہے جو سارا دن میرے آگۓ پیچھے گھومتا تھا

وجدان شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

جبکہ اُن کی بات سُن کر ایک مسکراہٹ ماہیر کے چہرے پر آئی تھی

ہیلو سمیر مجھے تم سے ملنا ہے جلدی سے اس اڈریس پر پہنچو رامین نے سمیر کو وائس نوٹ سینڈ کرتے ہوئے کہا تھا

وہ پریشان ہو گئی تھی نور کی بات سُن کر وہ کُچھ کرنا چاہتی تھی نور کے لیے جس کے لیے اُسے سمیر کی مدد کی ضرورت تھی

تھوڑی ہی دیر میں اُسے سمیر کا میسج موصول ہوا تھا جس میں 4:00 کی ٹائمنگ مینشن تھی

وہ جلدی سے تیار ہوئی تھی کیونکہ چار بجنے میں صرف آدھا گھنٹہ رہتا تھا

سر مجھے آپ کو بہت ضروری بات بتانی ہے

حیدر شاہ اور ناصر شاہ اس وقت باغیچے میں بیٹھے صبح کی چائے پی رہے تھے

جب ناصر شاہ کا آدمی بھاگتے ہوئے باغیچے میں داخل ہوا

بولو ناصر شاہ نے غُصے سے اُس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا

سر وہ وجدان شاہ غائب ہیں ملازم نے ہڑبڑاتے ہوئے جواب دیا

کیا یہ تم کیا کہہ رہے ہو ہوش میں تو ہو ناصر شاہ نے غُصے سے پھنکارتے ہوئے تھا

صاحب میں بلکل سچ کہہ رہا ہوں میں ابھی اُن کے لیے کھانا لے کر گیا تھا پر وہ وہاں موجود نہیں ہیں

وہ کیسے جاسکتا ہے وہاں سے ضرور کسی نے اُس کی یہاں سے نکلنے میں مدد کی ہے

یہ کام جس کا بھی ہے اُسے تو میں نہیں چھوڑوں گا ناصر شاہ نے تفشیشی انداز میں کہا تھا

جبکہ اس ساری سچویشن میں ایک حیدر شاہ ہی تھے جو خاموش تماشائی بنے بیٹھے تھے

------ -------- ------ ------------ ---- ------- --

بیٹا نور کہاں ہیں وہ نہیں آئی

جبکہ اُن کی بات سُن کر ماہیر کو حیرت ہوئی تھی کہ کیسے اتنا بڑا دھوکا کھانے کے بعد بھی چاچو نور کا زکر کر رہے ہیں

کیا ہوا بیٹا نور کہاں ہے تم بتا کیوں نہیں رہے وہ ٹھیک تو ہے نہ ماہیر کو مسلسل خاموش دیکھ کر وجدان شاہ نے سوال کیا تھا

چاچو آپ ریسٹ کریں آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی میں ابھی آتا ہوں مجھے ڈاکٹر سے آپ کی رپورٹس ڈسکس کرنی ہے ماہیر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا

پر بیٹا میری بات

آپ ریسٹ کریں میں بس دو منٹ میں آیا ماہیر نے بات کاٹتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا

سمیر کافی دیر سے ریسٹورنٹ میں بیٹھا رامین کا انتظار کر رہا تھا جب وہ سامنے سے آتی دکھائی دی

سمیر نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا

کیسی ہو رامین کے بیٹھتے ہی سمیر نے سوال کیا تھا

ٹھیک ہوں اور حیران بھی

حیران کس لیے

اس لیے کہ ایک لڑکی کو آدھی رات کو گھر سے باہر نکلنے کے بعد بھی تمہارے چہرے پر کوئی شرمندگی نہیں ہے

یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو رامین کس کو گھر سے باہر نکلا ہے سمیر نے سوالی نظروں سے رامین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

سمیر تم واقع اس بات سے انجان ہو یا میرے سامنے انجان بننے کی کوشش کر رہے ہو کیا تم اس بات سے بے خبر ہو کے تمہارے بھائی نے نور کو آدھی رات کو گھر سے دھکے مار کر باہر نکال دیا رامین نے طزیہ انداز میں استفسار کیا تھا

یہ تم کیا کہہ رہی ہو تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ماہیر بھائی ایسا کیسے کر سکتے ہیں وہ تو نور سے پیار کرتے ہیں میں جانتا ہوں کہ اُن کے درمیان کُچھ تلخ

کلامی ہوئی تھی لیکن اُس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ماہیر بھائی نور کو گھر سے نکل دیں

یہ سچ ہے سمیر نور آئی تھی رات میرے پاس بکھری ہوئی حالت میں بہت پریشان لگ رہی تھی بارش میں بھیگی ہوئی تھی میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ماہیر بھائی نور کے ساتھ اس طرح کا سلوک کریں گے وہ نور کو اُس غلطی کی سزا دے رہے ہیں جو غلطی اُس نے کبھی کی ہی نہیں

کس غلطی کی بات کر رہی ہو تم ؟؟

ماہیر بھائی نے نور پر بدکرداری کا الزام لگایا ہے اور یہ بھی کے وہ جائیداد کی خاطر اپنے باپ یعنی کے تمہارے چاچا وجدان شاہ کا قتل کرنا چاہتی ہے

تم شاید اس بات سے نا واقف ہو گے کے نور تمہاری کزن ہے تمہارے چاچا وجدان شاہ کی بیٹی

جبکہ سمیر کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا

وہ ایسا کرنا تو دور ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی ضرور کوئی ہے جو ماہیر بھائی کو نور کے خلاف بھڑکا رہا ہے

ہمیں پتا کرنا ہوگا سمیر کے وہ کون ہے جو اُن دونوں کے درمیان فاصلے پیدا کر رہا ہے

میں تمہاری مدد ضرور کروں گا رامین کیونکہ میں جانتا ہوں کہ نور بھابھی بے قصور ہیں تم فکر مت کرو میں پوری کوشش کروں گا کہ انھیں انصاف مل سکے

♡♡♡♡♡♡♡♡

کہاں گئی تھی تم نور نے ماہیر کو اندر آتے دیکھ کر سوال کیا تھا

کہیں نہ سمیر سے کُچھ کام تھا اُس سلسلے میں گی تھی رامین نے بغیر لگی لپٹی کے جواب دیا تھا

کہیں تم نے اُسے یہ تو نہیں بتایا کہ میں یہاں ہوں نور نے ہربڑاتے ہوئے کہا تھا

نور کیا ہو گیا ہے یار میں نے تم سے کہا نا کہ مجھے کُچھ کام تھا اُسی سلسلے میں گی تھی تم زیادہ مت سوچو نہیں تو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی پہلے ہی دیکھو کیا حالت بنا لی ہے تم نے اپنی لگ ہی نہیں رہا تم وہی نور ہو جو ہر وقت تیار ہو کر رہتی تھی رامین نے نور کا دھیان بٹاتے ہوئے کہا تھا

تم نے سچ کہا میں بلکل بھی وہ نہیں رہی جو میں تھی اُس نے مجھے بدل دیا ہے مجھ سے میرے خواب میرے بابا میری خوشیاں سب چھین لیا ہے دیکھو میرے ہاتھ میں بلکل خالی ہاتھ رہ گئی ہوں نور نے اپنے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا تھا وہ اس وقت رامین کو بکھری ہوئی لگی تھی

نور میری بات سُنو دیکھو پلیز تم ٹینشن نہیں لو سب ٹھیک ہو جائے گا تم دیکھنا ماہیر بھائی کو اپنی غلطی کا احساس بہت جلد ہو گا اور پھر وہ تم سے معافی مانگنے ضرور ایں گے

رامین نے تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا

جبکہ اُس کی بات سُن کر نور ہنس دی تھی ایسی ہنسی جس میں کُچھ چھین جانے کا غم ہو

معافی

جبکہ رامین دیکھتی رہ گئی تھی اُس کی دوست کتنی بدل گئی تھی وہ دوست جس کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی اب اُس کی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی

آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے تھے رنگت زرد ہو گی تھی وہ پہلے سے کافی کمزور لگ رہی تھی

یہ کیسا سلسلہ ہے تیرے اور میرے درمیان“

فاصلے تو بہت ہیں مگر محبت کم نہیں ہوتی“

♡♡♡♡♡♡♡

مجھے ہر میں وہ یہاں چاہیے دنیا کا کونا کونا چھان مارو لیکن اُسے کہیں سے بھی ڈھونڈ کر لاو

ناصر شاہ نے گرجتے ہوئے کہا تھا

تب ہی حال نما کمرے میں حیدر شاہ داخل ہوئے

کیا ہوا کُچھ پتا چلا

نہیں ابھی تک تو نہیں پر بہت جلد پتا چل جائے گا ناصر شاہ نے پُر اعتماد لہجے میں کہا تھا

ہم اللہ کرے ایسا ہی ہو

ماہیر تب سے باہر کھڑا خود میں ہمت پیدا کر رہا تھا کے کس طرح وہ وجدان شاہ کو سچائی بتایا آخر خود میں ہمت جمع کر کے وہ اندر داخل ہوا تھا

وجدان شاہ جو نیند سے بیدار ہوئے تھے ماہیر کو اندر آتا دیکھ کر سیدھے ہو کر بیٹھے تھے

کیا ہوا بیٹا تم کُچھ پریشان لگ رہے ہو سب ٹھیک تو ہے نہ

آنکل دراصل میں آپ کو کُچھ بتانا چاہتا ہوں ماہیر نے اپنی بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا تھا

بولو بیٹا میں سُن رہا ہوں

آنکل وہ میں ماہیر ابھی بول ہی رہا تھا کے دروازے پر دستک ہوئی

ماہیر نے جیسے ہی دروازے کی جانب دیکھا اُس کی نظریں واپس پلٹنے سے انکاری ہوگئیں سامنے ہی نور کھڑی تھی

ایک پل کو دل کو سکون ملا تھا اُسے اپنے سامنے سہی سلامت دیکھ کر مگر اگلے ہی پل اُس کا دھوکا یاد آتے ہی وہ غصے سے پھنکارتے ہوئے اُس کی طرف بڑھا تھا

کیوں آئی ہو تم یہاں یہ دیکھنے آئی ہو کے تمہارا باپ مر گیا ہے یا نہیں ماہیر نے سرد لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا تھا

جبکہ اُس کی بات سُن کر جہاں نور ڈر کر پیچھے ہوئی تھی وہیں وجدان شاہ نے ماہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ماہیر یہ تم کس لہجے میں میری بیٹی سے بات کر رہے ہو

یہ آپکی بیٹی نہیں بلکہ یہ تو

یہ تو کیا ماہیر وجدان شاہ نے غم وغصہ سے کہا

کُچھ نہیں اور تم نکلو یہاں سے اب کے ماہیر نے نور کو بازو سے پکڑ کر باہر نکالتے ہوئے کہا تھا

نہیں میں کہیں نہیں جاؤں گی چھوڑوں مجھے تم ہوتے کون ہو مجھے میرے بابا سے ملنے سے روکنے والے نور نے ایک جھٹکے سے اپنا آپ ماہیر کی قید سے آزاد کروایا تھا اور وجدان شاہ کے قریب بیٹھتے ہوئے گویا ہوئی تھی

کوئی مجھے بھی بتائے گا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے

کچھ نہیں چلو آپ آرام کریں ماہیر یہ کہتے ہی دروازا کھولا کر باہر نکل گیا تھا

میں بتاتی ہوں ڈیڈ آپ کو آپ جانتے ہیں جب ہم مری سے واپس آئے تو میں گھر گئی پر وہاں آپ نہیں تھے میں نے آپ کو ہر جگہ تلاش کیا مگر میں ناکام رہی اس کے بعد ماہیر مجھے اپنے گھر لے گیا کہ جب تک آپ مل نہیں جاتے تب تک میں اس کے گھر روک جاؤں پھر مجھے نہیں معلوم کہ ایسا کیا ہوا کے ماہیر نے مجھے شادی کے لیے پرپوز کر دیا میں نے بھی ہاں کر دی کیونکہ جانے انجانے میں ہی

سہی میں ماہیر سے پیار کرنے لگی تھی پر میں اس سب سے بے خبر تھی کہ یہ شادی کسی مقصد کے تحت ہو رہی ہے

مقعد یہ تم کیا کہہ رہی ہو نور ؟

میں سچ کہہ رہی ہوں بابا ماہیر نے یہ سب کچھ محض مجھ سے بدلہ لینے کے لیے کر رہا ہے

یہ تم کیا کہہ رہی ہو نور مجھے لگتا ہے مجھے ماہیر کو سچائی سے آگاہ کرنا ہی ہوگا

وہ مجھ سے اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ میری ماما کی وجہ سے آپ اُن سے دور ہوئے ڈیڈ میں نہیں جانتی کہ کیا سچ ہے کیا جھوٹ پر میں مزید اب ماہیر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی

ہم آخری فیصلہ تمہارا ہی ہوگا نور وجدان شاہ نے نور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا

پر اندر سے وہ خود ڈر گئے تھے وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کے ماہیر بغیر سوچے سمجھے ناصر شاہ کی باتوں پر یقین کر لے گا پر وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ناصر شاہ

جیسا آدمی کسی بھی حد تک جا سکتا ہے جائیداد کی خاطر اسی لیے انھوں نے فیصلہ کیا تھا کے وہ خود ماہیر کو ساری سچائی سے آگاہ کریں گے

ماہیر نے جیسے ہی نور کو باہر نکلتے دیکھا وہ تیزی سے اُس کی جانب بڑھ تھا

کیا کر رہے ہو تم چھوڑوں مجھے نور نے ہربڑاتے ہوئے کہا تھا

ابھی نہیں پہلے تم میرے ساتھ چلو

مجھے کہیں نہیں جانا نور نے احتجاج کرتے ہوئے کہا تھا اس دوران مسلسل وہ اپنا ہاتھ چھوڑانے کی تنگ دو میں مصروف تھی

جب اچانک ہی ماہیر نے ایک جھٹکے سے اُس کا ہاتھ پارکنگ میں جا کر چھوڑ تھا کہ وہ بامشُکل گرتے گرتے بچی تھی

کیوں آئی ہو تم یہاں

میں تمہارے کسی بھی سوال کی جوابدہ نہیں ہوں نور نے دو ٹوک انداز میں کہا تھا

جواب تو تمہیں دینا ہی ہوگا آخر کو تم میری بیوی ہو اور شوہر کے سامنے تو ہر بیوی کو جوابدہ ہونا پڑتا ہے

کیوں مسز ماہیر شاہ

بیوی نہیں ہوں میں تمہاری سمجھے گھر سے نکال چکے ہو تم مجھے اس لیے پلیز مجھے اپنی بیوی کہنا بند کرو نور نے ماہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

ہم کافی زبان چل رہی ہے تمہاری چلو آج تمہیں سزا دیتا ہوں تاکہ تمہیں پتا چلا جائے کے ماہیر شاہ کے سامنے زبان چلانے کا انجام کیا ہوتا ہے ماہیر نے ایک جھٹکے سے نور کا ہاتھ پکڑ تھا اور اُسے گھسیٹتے ہوئے کار کا دروازا کھول کر اندر پھینکا

ماہیر یہ تم کیا کر رہے ہو چھوڑوں مجھے

جبکہ ماہیر نے بغیر کوئی جواب دیے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی

♡♡♡♡♡♡♡♡

ماہیر گاڑی روکو میں نے کہا گاڑی روکو نہیں تو میں گاڑی سے کود جاؤں گی نور نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تھا

جب ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی

اُترو اور ہاں آج کے بعد مجھے کبھی اپنی شکل نہ دیکھنا ماہیر نے سرد لہجے میں کہا

اپنی بات کہہ کر وہ روکا نہیں تھا بلکہ زن سے گاڑی بھگا لے گیا تھا

جبکہ پیچھے نور کھڑی قسمت کی ستم ظریفی پر آنسو بہا رہی تھی اُس کے نزدیک وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی ۔

ہمارے معاشرے میں یہ چیز ہمیشہ سے ہی لڑکی کو سیکھا دی جاتی ہے کہ جو مرضی ہو جائے شوہر کا گھر نہ چھوڑنا کیوں کہ اگر تم ایسا کرو گی تو یہ معاشرہ کبھی تمہیں تسلیم نہیں کرے گا

اللہ پاک نے طلاق کو ناپسندیدہ عمل کرار دیا ہے اس لیے معاشرے کی نظر میں چاہے ہر بار قصور عورت کا ہو پر وہ پاک ذات جانتی ہے کہ کون قصور وار ہے اور کون نہیں وہ بغیر کسی تفریق کے انصاف کرنے والا ہے

ماہیر جیسے ہی گھر میں داخل ہوا تھا سامنے ہی ہانیہ بیگم کو کھڑا پایا تھا جو غم و غصہ کی کیفیت میں اُس کی طرف دیکھ رہی تھیں

کیا ہوا موم آپ کُچھ پریشان لگ رہی ہیں سب ٹھیک تو ہے ماہیر نے قریب جاتے ہوئے کہا تھا

خبر دار اگر مجھے ماں کہا تو مر گئی تمہاری ماں میں نے یہ دن دیکھنے کے لیے تمہیں اس قابل بنایا تھا کہ تم اپنی بیوی کو آدھی رات کو گھر سے باہر نکل دو بغیر سوچے سمجھے کے باہر کتنے ہی بھیڑیے عزت پامال کرنے کی تاک میں بیٹھے ہیں تم جانتے ہو ماہیر اگر وہ کسی غلط ہاتھوں میں چلی جاتی تو کیا ہوتا اُس بچی کا ذرا سا

بھی اندازہ ہے تمہیں اس بات کا ہانیہ بیگم نے ماہیر کی طرف دیکھتے ہوئے استفسار کیا تھا

جبکہ اُن کی بات سُن کر ایک پل کو ماہیر کا دل لرزا گیا تھا اگر واقعی نور کو کُچھ ہو جاتا تو وہ اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر پاتا

موم میری بات سُنیں ماہیر نے ہانیہ بیگم کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا

جسے ایک ہی جھٹکے میں انھوں نے آزاد کروا لیا تھا

مجھے کچھ نہیں سُننا چلے جاو یہاں سے اور مجھے اپنی شکل تب تک نہ دکھانا جب تک نور کو واپس نہ لے آؤ ہانیہ بیگم نے دو ٹوک انداز میں کہا اور کمرے میں چلی گیں

پیچھے ماہیر بے بسی کی انتہا پر تھا

وہ شکست حال قدموں سے گھر میں داخل ہوئی تھی

نور تم ٹھیک ہو تم کدھر چلی گئی تھی تم جانتی ہو میں نے تمہیں کتنا تلاش کیا نور تم میری بات سُن رہی ہو رامین نے نور کو بازو سے پکڑ کر ہلایا

ہاں کہو

تم ٹھیک ہو

مجھے کیا ہونا ہے نور نے اُلٹا سوال کیا تھا

جس پر رامین اُلجھ گئی تھی اچھا یہ سب چھوڑو تم ایسا کرو جا کے فریش ہو جاو میں تمہارے لیے کھانا لاتی ہوں

کیا ہوا وہ ملا یا نہیں ؟ناصر شاہ نے غُصے سے پھنکارتے ہوئے پوچھا

نہیں صاحب ہم نے ڈھونڈھنے کی بہت کوشش کی پر

کیا پر ہاں اگر وہ نہیں ملا تو تم یہاں کیا کرنے آئے ہو میں نے تم سے کیا کہا تھا کہ جب تک وجدان شاہ نہ مل جائے مجھے اپنی شکل بھی نہ دکھانا پھر کیوں آئے ہو یہاں

معاف کر دیں صاحب غلطی ہو گئی ملازم نے پاؤں پکڑتے ہوئے کہا

اچھا بس بس زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب دفع ہو جاو اور جا کر اُسے ڈھونڈ کر لاو اگر اگلے چوبیس گھنٹے میں تم اُسے یہاں نہ لائے تو یاد رکھنا تمہاری بوٹیاں کر کے چیل کوؤں کو کھلا دوں

کھڑے کھڑے اب میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو جاو جا کر ڈھونڈو اُسے

ڈاکٹر صاحب چاچو کی طبیعت اب کیسی ہے کوئی پریشانی والی بات تو نہیں ہے

نہیں پریشانی والی تو کوئی بات نہیں ہے ہاں البتہ اگر آپ چاہیں تو انھے گھر لے جا سکتے ہیں پر خیال رہے کہ اُنھیں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہو ورنہ پھر سے اُن کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے آپ کوشش کریں کہ انہیں زیادہ سے زیادہ خوش رکھیں فلحال احتیاط کی ضرورت ہے باقی انشاء اللہ بہتر کرے گا

میں آپ کو ڈسچارج پیپرز بناوا دیتا ہوں اُن پر سائن کر کے آپ انہیں لے جائیں ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا تھا

شکریہ ڈاکٹر صاحب ماہیر نے ڈاکٹر سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تھا

اُس کا ارادہ وجدان شاہ سے ملنے کا تھا تب ہی وہ دروازا نوک کر کے اندر داخل ہوا تھا

اسلام و علیکم چاچو کیسی طبعیت ہے آپ کی

میں ٹھیک ہوں پر مجھے تم سے کُچھ ضروری بات کرنی ہے

جی کہیے

بیٹا تم شاید ابھی تک سچائی سے واقف نہیں ہو اسی لیے تمہیں لگتا ہے کہ اس سب کی قصور وار نور ہے

چاچو میں سمجھا نہیں آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں ماہیر نے انجان بنتے ہوئے کہا

بیٹا نور نے مجھے سب بتا دیا ہے

تم جانتے ہو کہ میں نے شاہ حویلی کو کیوں چھوڑا کیوں میں اتنے سالوں تک تم سب سے دور رہا اس کی وجہ نور یا کوئی اور نہیں بلکہ ناصر شاہ ہے

چاچو یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں داجی ایسا کیسے کر سکتے ہیں یہ بلکل بھی ممکن نہیں ہے

بیٹا اس دنیا میں سب کچھ ممکن ہے تم جانتے ہو جس دن میں نے عابدہ سے شادی کی اُس دن میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا بلکہ میں تو عابدہ سے یہ کہنے کے لیے گیا تھا کہ وہ مجھے بھول جائے کیونکہ میں اپنے بابا سائیں کے خلاف نہیں جا سکتا

اُس دن اُس نے بھی مجھے ہر وعدہ سے آزاد کر دیا تھا کیونکہ وہ بھی یہ ہی چاہتی تھی کہ میں اپنے بابا سائیں کے خلاف نہ جاؤں لیکن اُس دن عابدہ کی ماں کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہسپتال لے کر گئے تو پتا چلا کہ اُس کی ماں کو کینسر ہے اور اب وہ مزید زندہ نہیں رہ سکتی اُس دن انھوں نے مجھے اپنے پاس بلا کر مجھ سے فریاد کی تھی کہ میں اُن کی بیٹی کو اپنا لوں اور پھر وہ عابدہ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پرسکون نیند سو گئی

یہ ہی وجہ تھی کہ میں نے عابدہ سے نکاح کیا اور اُسے گھر لے گیا میں جانتا تھا کہ آج میرا نکاح ہے لیکن اُس کے سوا میرے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا

میں جیسے ہی عابدہ کو لے کر گھر کی دہلیز پار کرنے لگا تو ناصر شاہ نے مجھے گھر سے یہ کہتے ہوئے نکال دیا کے میرا اُس گھر سے اور اُس کے افراد سے اب کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ اب کبھی میری شکل نہیں دیکھنا چاہتے

اُس دن میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے جو مرضی ہو جائے میں بابا سائیں کو منا کر ہی راہوں گا میں نے اُن کی منتیں کی پاؤں پکڑے پر انھوں نے میری ایک نہ سنی اور مجھے گھر سے ہی نہیں جائیداد سے بھی بے دخل کر دیا

ماہیر چونکہ تھا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چاچو

ہاں یہ ہی سچ ہے اُس کے بعد میں کئی بار بابا سائیں سے ملنے کے لیے آتا رہا پر وہ ہر بار مجھے دھتکار دیتے یہاں تک کہ جب نور پیدا ہوئی تو سب سے پہلے میں اُسے بابا سائیں کے پاس لے کر آیا پر انھوں نے یہ کہہ کر مجھے دھتکار دیا کے میری کوئی پوتی نہیں ہے

بس اُس کے بعد میں نے کبھی شاہ حویلی کا رخ نہیں کیا پر میں اس بات سے انجان تھا کہ خوا میں شاہ حویلی سے بے خبر ہوں پر کوئی اور ہے جو لمحہ بہ لمحہ ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے اور وہ کوئی اور نہیں بلکہ ناصر شاہ ہے

جس نے مجھ سے میری بیوی چھین لی صرف اور صرف جائیداد کی خاطر

میں سمجھ نہیں چاچو بھلا داجی ایسا کیوں کریں گے جبکہ جائیداد اُن کے نام تھی

کیوں کہ وہ شخص جائیداد حاصل کرنا چاہتا تھا اسی لیے اُس نے بابا سائیں کا قتل کیا تاکے وہ جائیداد پر قبضہ جما سکے پر وہ اس بات سے انجان تھا کہ بابا سائیں پہلے ہی اپنی جائیداد میرے اؤر منظور بھائی کے نام کر گئے تھے

چاچو پلیز مجھے صاف لفظوں میں بتائیں کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں

یہ ہی کے جو شاہ حویلی میں ہمارے بابا سائیں کی حیثیت سے بیٹھا ہے وہ قاتل ہے جس نے صرف جائیداد کے اصول کے لیے ہمارے بابا سائیں کا قتل کیا میری بیوی کو مر ڈالا اور اب وہ نور کو مارنا چاہتا ہے

تم جانتے ہو ماہیر مجھے نور نے نہیں ناصر شاہ نے قتل کرنے کے ارادے سے اغوا کیا تھا پر میری قسمت اچھی تھی کہ میں وہاں سے بچ نکلا

جبکہ اب کی بار ماہیر کو ایسا لگا تھا جیسے اُس کے آس پاس دھماکے ہو رہے ہوں آنسو لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے تھے پر وہ اس سب سے انجان تھا نور کے ساتھ کی ساری زیادتیاں بار بار اُس کی آنکھوں کے سامنے آ رہیں تھیں

چاچو مجھے معاف کر دیں ماہیر نے بے ساختہ طور پر اپنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا

چاچو پلیز مجھے معاف کر دیں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے کے میں نے کسی کی باتوں میں آکر اُس انسان پر شک کیا جو مجھ سے بہت محبت کرتا ہے میں نہیں جانتا کیسے میں اس حد تک گر گیا کے اپنے ہاتھوں سے اپنی دنیا تباہ کر دی پلیز چاچو آپ مجھے معاف کر دیں میں وعدہ کرتا ہوں اب کبھی بھی نور کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا

ماہیر معافی مجھ سے نہیں بلکہ اُس سے مانگو جس کا تم نے عتبار توڑا ہے اور جلدی کرو کہیں ایسا نہ ہو کے بہت دیر ہو جائے اور ویسے بھی نور تم سے علیحدگی کا فیصلہ کر چکی ہے کوشش کرو کے وہ اپنا فیصلہ بدلے ورنہ میں بھی کُچھ نہیں کر سکوں گا وجدان شاہ نے ماہیر کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

جبکہ اُن کی بات سُن کر ماہیر کو ایسا لگا تھا جیسے کسی نے اُس کے پاوں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو

تو جو نظروں کے سامنے کل ہوگا نہیں

تُجھ کو دیکھے بن میں مرنہ جاوں کہیں

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

رامین تم جانتی ہو سب سے زیادہ تکلیف کب ہوتی ہے جب کوئی اپنا جس پر آپ سب سے زیادہ بھروسہ کرتے ہوں خود سے بھی زیادہ اور وہ انسان آپ کا بھروسہ توڑ دے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے مانو کسی نے جسم سے روح نکال دی ہو نور نے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا تھا

نور پلیز یار کیوں خود کی دشمن بنی ہوئی ہو سنبھالو خود کو

سمبھال ہی تو رہی ہوں پر کبھی کبھی ایسا لگتا ہے جیسے ٹوٹ کر بکھر جاؤں گی

نہیں نور تمہیں بکھرنا نہیں ہے بلکہ کُچھ کرنا ہے اپنے لیے جینا سیکھو نور چھوڑ دو لوگوں کو اُن کے حال پر یہاں کوئی تمہارا خیرخواہ نہیں ہے اسی لیے اپنے لیے جیو اگر لوگوں کے ڈر سے گھوٹ گھوٹ کر جیتی رہی تو کبھی خود کے لیے کُچھ نہیں کرسکو گی

اور ہاں کل سے تم میرے ساتھ کالج چل رہی ہو جو ہوگیا اُسے ایک برا خواب سمجھ کر بھول جاؤ اور دوبارا سے اپنی زندگی کی شروعات کرو

کیا یہ سب کرنا اتنا آسان ہے ؟نور نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

کُچھ بھی آسان نہیں ہوتا اُسے آسان بنانا پڑتا ہے پر اُس کے لیے تمہیں خود کو مضبوط کرنا پڑے گا حالات سے مقابلہ کرنا سیکھو نور چھوڑ دو سب کچھ بس خود پر توجہ دو رامین نے نور کو گلے لگاتے ہوئے کہا تھا

ہم شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو

میں بہت لکی ہوں کے مجھے تم جیسی دوست ملی مجھے سمجھ نہیں آرہا میں تمہارا شکریہ ادا کیسے کروں

اُس کی ضرورت نہیں ہے بس تم اپنا خیال رکھو

✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓

ساری رات سڑکوں پر بے مقصد گاڑی چلانے کے بعد وہ صبح سات بجے گھر میں داخل ہوا تھا

ماہیر یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے ناصر شاہ نے غُصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تھا

اور رات بھر کہاں تھے تم ؟ ماہیر کو خاموش کھڑا دیکھ کر انھوں نے پھر سے سوال کیا تھا

کہیں نہیں بس اپنے سوالات کے جوابات ڈھونڈنے گیا تھا ماہیر نے سرد لہجے میں کہا

ایسے کونسے سوال تھے جن کے جواب ڈھونڈنے کے لیے تم ساری رات گھر سے باہر گُزر کر آئے ہو ہانیہ بیگم نے طنزیہ انداز میں استفسار کیا

موم آپ نے مجھ سے پوچھا تھا نہ کہ میں نے نور کو گھر سے باہر کیوں نکلا

ہاں پوچھا تھا مگر اس بات کا اس سے کیا تعلق

موم مجھے پتہ چل گیا ہے کہ وہ کون تھا جس نے میرے اور نور کے درمیان غلط فہمی پیدا کی تاکہ ہم الگ ہو سکیں

یہ تم کیا کہہ رہے ہو ماہیر بھلا ایسا کون کرے گا

ناصر شاہ ماہیر نے یک لفظی جواب دیا تھا

کیا بکواس کر رہے ہو ماہیر منظور شاہ نے غُصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تھا

ڈیڈ میں سچ کہہ رہا ہوں انھوں نے ہی بار بار مجھے یہ دکھانے کی کوشش کی کے نور مجھے تو کہتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے

کے نور کیا ماہیر ہانیہ بیگم نے غم وغصہ کی کیفیت میں استفسار کیا تھا

کے نور بدکردار ہے یہ کہتے ساتھ ہی ماہیر نے اپنی آنکھیں میچی تھیں وہ ہی جانتا تھا اُس نے یہ الفاظ کیسے ادا کیے تھے

جبکہ ناصر شاہ کو اس وقت سب کچھ اپنے ہاتھوں سے ریت کی طرح پھسلتا ہوا محسوس ہوا تھا جس جائیداد کی خاطر انھوں نے اتنی محنت کی تھی اگر سچائی سامنے آجاتی تو انہیں اُس سے ہاتھ دھونا پڑتا اور وہ ایسے بلکل نہیں ہونے دے سکتے تھے تبھی اپنی آواز میں نمی گھول کر انھوں نے کہا

دیکھو منظور شاہ دیکھو تمہارے سامنے تمہارا یہ بیٹا تمہارے باپ پر اتنا گھٹیا الزام لگا رہا ہے اور تم ہو کہ بغیرتوں کی طرح کھڑے دیکھ رہے ہو

اور کتنا گریں گے آپ ماہیر نے سرد لہجے میں کہا تھا

ماہیر زبان سنبھال کر بات کرو منظور شاہ نے ماہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

ڈیڈ آپ جانتے ہیں چاچو اتنا عرصہ ہم سب سے دور کیوں رہے

کیوں کہ اُس نے اس گھر کی عزت پامال کی تھی اس لیے بابا سائیں نے انھیں جائیداد سے عاق کر دیا منظور شاہ نے سادہ لفظوں میں بیان کیا

غلط انھوں نے چاچو کو گھر سے باہر اس لیے نکلا کیونکہ یہ جائیداد پر قبضہ کرنا چاہتے تھے اور چاچو کی وجہ سے ان کا پلین فیل ہو گیا تھا کیونکہ انھوں نے ان کی من

پسند لڑکی کی بجائے ایک عزت دار عورت کو اپنی بیوی بنایا تھا ماہیر نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تھا

اگر آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے تو میں ابھی آپ کے سامنے ایک ایسا گواہ پیش کروں گا جو ان کے سارے کارنامے آپ کو بتایا گا۔

آجائیں چاچو ماہیر کے کہنے کی دیر تھی کہ حیدر شاہ وجدان شاہ کو لے کر اندر داخل ہوئے تھے جو اس وقت ویل چیئر پر موجود تھے

جبکہ اپنے سامنے حیدر شاہ کو کھڑا دیکھ کر ناصر شاہ کا خون کھول اٹھا تھا لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ واقع کی تہہ تک پہنچ گئے تھے پر اب اس سب کا کوئی فائد نہیں تھا انھیں راہ فرار کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا

جی آنکل آپ بتائیں جو آپ بتانا چاہتے تھے ماہیر نے اپنا رُخ حیدر شاہ کی جانب کرتے ہوئے کہا تھا

یہ سچ ہے کہ ناصر شاہ نے محض جائیداد کے اصول کے لیے میری بیٹی سے شادی کی ہامی بھری تھی کہیں نہ کہیں اس سب میں بھی شامل رہا ہوں کیونکہ میں خود چاہتا تھا کہ میری بیٹی کی شادی کسی ایسے شخص سے ہو جس کے پاس پیسوں کی

فراوانی ہو اسی لیے جب ناصر شاہ نے مجھ سے وجدان شاہ کے رشتے کی بات کی تو مجھے اس بات میں کوئی قباحت محسوس نہیں ہوئی

حیدر شاہ نے اپنی بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا

شروع میں میں اس بات سے بے خبر تھا کہ خود ناصر شاہ بھی دولت کی ہوس میں مبتلا ہو کر وجدان شاہ کی شادی میری بیٹی سے کروا رہے ہیں پر جب مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں ناصر شاہ سے بات ضرور کروں گا۔

اُس رات ہماری ملاقات ایک ہوٹل میں ہوئی

آؤ حیدر شاہ بتاؤ ایسی کونسی بات ہے جو تمہیں مجھ سے کرنی ہے جس کے لیے تم اتنے بے تاب تھے کہ کل تک کا انتظار بھی نہ کرسکے

ناصر شاہ مجھے لگتا ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا رشتہ تمہارے بیٹے کو دے کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے حیدر شاہ نے دو ٹوک انداز میں کہا تھا

کیوں کیا ہوا

یہ تو آپ ہی بتائیں کہ جائیداد کے مالک ہوتے ہوئے بھی جائیداد کے اصول کے لیے اتنی محنت کے اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹے کی خوشی قربان کر رہے ہو یہ جانتے ہوئے بھی کے وہ کسی اور لڑکی سے محبت کرتا ہے

ہاہاہا بہت سمجھدار ہو تم حیدر شاہ ہماری جوڑی خوب جمے گی

چلو تمہیں ایک راز کی بات بتاتا ہوں

اُس کے بعد انھوں نے مجھے جو حقیقت بتائی وہ جان کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے پر میں مجبور تھا اسی لیے خاموش ہو گیا یہ کہتے ہی حیدر شاہ نے اُس رات کا

سارا واقع سب کے سامنے بیان کیا کے کس طرح ناصر شاہ نے عباد شاہ کو موت کی گھاٹ اتار تھا اور پھر کس طرح وہ اس ساری جائیداد اور شاہ حویلی پر قبضہ ہو گئے تھا حیدر شاہ نے جیسے ہی اپنی بات ختم کی تو پورے حال میں سکوت سا چھایا ہوا تھا ہر کوئی یقین کرنے کی کوشش کر رہا تھا کے جو انھوں نے سُنا کیا وہ واقعی سچ ہے جبکہ منظور شاہ تو صوفے پر ڈھیر ہو گئے تھے ساری عمر جسے اپنا باپ سمجھ کر عزت دی وہ ہی باپ کا قتل نکلا وہ شخص تو انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں تھا جس کے ہر حکم پر انھوں نے سر تسلیم خم کیا تھا

ڈیڈ آپ ٹھیک ہیں ماہیر جلدی سے اُن کی جانب بڑھ تھا جب کے ماہیر کی بات سُن کر منظور شاہ نے محض اثبات میں سر ہلایا تھا

ماہیر چلتا ہوا وجدان شاہ کی جانب گیا تھا جن کی آنکھوں سے آنسوں لڑیوں کی صورت میں بہہ رہے تھے

چاچو پلیز سنبھالیں خود کو ماہیر نے وجدان شاہ کے چہرے سے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا تھا

اور اب کی بار وہ ناصر شاہ کی جانب غم وغصہ کی کیفیت میں بڑھا تھا جو اس ساری سچویشن میں خاموش تماشائی بنے بیٹھے تھے

کیا ہوا ناصر شاہ آج وہ جلال وہ جذبہ کہاں گیا جو ہر وقت تمہارے چہرے پر موجود رہتا تھا شاید تم بھول گئے تھے کے برائی کا انجام ہمیشہ بُرا ہی ہوتا ہے تم نے ہم سے بہت کُچھ چھینا ہے پر آج وقت آگیا ہے کہ تمہیں تمہارے گناہوں کی سزا ملے

انسپکٹر صاحب اندر آئیے اور انہیں گرفتار کرلیجیے انھوں نے نے نہ صرف عباد شاہ کا قتل کیا ہے بلکہ وجدان شاہ کو اغواء کر کے ان پر قاتلان حملہ بھی کیا ہے اس کے علاو عابدہ بیگم کے قتل میں بھی یہ ملوث ہیں ماہیر نے سرد لہجے میں کہا تھا

اپنی ختم کر کے وہ جیسے ہی مڑا تھا اُسے کسی کے کراہنے کی آواز سُنائی دی تھی وہ جیسے ہی پیچھے مڑا اپنے سامنے ناصر شاہ کو خون میں لت پت دیکھ کر وہ ہواس باختہ ہوا تھا

ناصر شاہ نے خود کو گولی مر کر ختم کر لیا تھا

اصولِ تو ماہیر کو یہ دیکھ کر خوش ہونا چاہیے تھا کہ جس نے اُس سے اُس کی خوشی چھین لی وہ ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے چلا گیا مگر پھر بھی وہ رو رہا تھا

بلکل صرف وہ ہی نہیں شاہ حویلی کے مکین بھی ساتھ شامل تھے کُچھ بھی ہو انھوں نے ایک لمبا عرصہ ساتھ گُزرا تھا بے شک ناصر شاہ نے یہ سب دولت کے اصول کی خاطر کیا تھا پر اُن سب کے لیے تو وہ اُن کے گھر کے فرد کی حیثیت رکھتے تھے

------ --

نور تم اس وقت کہاں جا رہی ہو رامین نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے نور سے استفسار کیا تھا

جو ہر چیز سے بے خبر اپنا سامان پیک کر رہی تھی

اُسے دیکھ کر نور نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی تم نے سہی کہا تھا رامین مجھے اپنے لیے جینا چاہیے اور اب میں وہی کرنے جا رہی ہوں میں یہ ملک چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جا رہی ہوں

پر نور رامین نے ابھی کُچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب نور پھر سے گویا ہوئی

پلیز رامین کُچھ مت کہنا میں اب مزید یہاں نہیں رہ سکتی میں تھک گئی ہوں خود سے لڑتے لڑتے اس لیے میں چاہتی ہوں کہ میں پھر سے اپنی زندگی کا آغاز کروں

جانتی ہوں یہ مشکل ہے مگر پھر بھی کوشش کروں گی تاکہ ساری عمر یہ پچھتاوا نہ رہے کے اپنے لیے نہیں جی سکی

پر نور تم جاؤگی کہاں ؟ رامین نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

تم جانتی ہو نہ کہ ٹرپ پر جانے سے پہلے میں نے سکولرشیپ کے لیے اپلائی کیا تھا تاکہ میں آگے کی سٹڈی ایکسفوڈ یونیورسٹی سے کمپلیٹ کر سکوں اُن کل میل آیا تھا میرا نام بھی لسٹ میں آیا ہے نور نے آخر میں پرجوش انداز میں کہا تھا

کیا تم تم سچ کہہ رہی ہو یہ تو بہت خوشی کی بات اس بات پر تو تمہیں ٹریٹ دینی پڑے گی رامین نے نور کو گول گول گھومتے ہوئے کہا تھا

جبکہ اُس کی بات سُن کر نور مسکرا دی تھی

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

بھائی دروازا کھولیں مجھے آپسے ضروری بات کرنی ہے سمیر نے ماہیر کے کمرے کا دروازا نوک کرتے ہوئے کہا

اگلے ہی پل ماہیر نے دروازا کھولا کر سمیر کو اندر آنے کا راستہ دیا تھا

جبکہ سمیر تو اپنے بھائی کی حالت دیکھ کر ہی حیران رہ گیا تھا بڑی ہوئی شیو کپڑے بھی وہی جو اُس نے تین دن پہلے پہنے تھا کمرے کی ہر چیز بکھری ہوئی تھی یہ سب دیکھ کر سمیر کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ماہیر کے لیے نور کس قدر اہمیت کی حامل ہے

اُس کا وہ بھائی جو کبھی آفس سے چھٹی نہیں کرتا تھا اب ہفتہ ہوگیا تھا اُس نے آفس کا رُخ بھی نہیں کیا تھا جو ہر چیز سلیقے سے رکھتا تھا آج اُس کا پورا کمرہ بکھرا پڑا تھا مگر اُسے پروہ نہیں تھی

تمہیں کوئی کام تھا سمیر کو خاموشی سے کمرے کا جائزہ لیتے دیکھ کر ماہیر نے سرد لہجے میں استفسار کیا تھا

بھائی آپ کیوں خود کے دُشمن بنے ہوئے ہیں جائیں اور جا کر نور بھابھی کو واپس لے آئیں

یہ اتنا آسان نہیں ہے سمیر وہ کبھی میرے ساتھ آنے پر راضی نہیں ہو گئی اور ویسے بھی جو میں نے اُس کے ساتھ کیا وہ معافی کے لائق نہیں تھا

یہ سب اتنا مشکل بھی نہیں ہے بھائی اگر آپ نور بھابھی سے معافی مانگیں گے تو مجھے پورا یقین ہے وہ آپ کو ضرور معاف کر دیں گی آپ ایک بار کوشش تو کر کر دیکھیں

ڈر لگتا ہے سمیر کہیں وہ ساتھ چلنے سے انکار نہ کر دے ماہیر نے کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح کہاں تھا

بھائی آپ صرف ایک بار جا کر اُن سے بات تو کر کے دیکھیں ہوسکتا ہے وہ بھی آپ کا انتظار کر رہی ہوں

انتظار کیا ایسا ممکن ہے کہ اتنا سب ہونے کے باوجود وہ میرا انتظار کرے ماہیر نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

بلکل ممکن ہے اگر آپ کوشش کریں

تو ٹھیک ہے پھر میں جا رہا ہوں ماہیر نے سرد لہجے میں میں کہتے ہوئے باہر کی راہ لی تھی

جبکہ اپنے بھائی کی جلد بازی دیکھ کر سمیر اُس کے پیچھے لپکا تھا جو آدھی رات کو جانے کے لیے تیار ہو گیا تھا

بھائی روکیں اس وقت جانا مناسب نہیں ہے ہوسکتا ہے وہ سو رہی ہوں آپ صبح چلے جائیے گا

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ میں یہاں بے چین ہوں اور وہ سکون سے سو رہی ہو تم دیکھنا وہ بھی میری طرح جگ رہی ہوگی میرا انتظار کر رہی ہو گی ماہیر نے پریقین لہجے میں کہا

اور ویسے بھی اگر میں آج نہ گیا تو بہت دیر ہو جائے گی

کیا ہوا نور تم ابھی تک جاگ رہی ہو رامین نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

بس ویسے ہی نیند نہیں آرہی تھی اب سونے لگی تھی نور نے آہستگی سے کہا

کیا ہوا ہے نور تم کُچھ پریشان لگ رہی ہو طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمہاری۔

پتا نہیں بیچینی سی ہو رہی ہے

تم ایسا کرو نیچے آجاؤ ہم مل کر چائے پیتے ہیں تمہارا موڈ بھی ٹھیک ہو جائے گا

رامین نے چوٹکی بجاتے ہوئے کہا تھا

ہم چلو

یار ایسا کرو تم یہ چائے ٹیبل پر رکھو میں بسکٹ لے کر آتی ہوں ویسے بھی بہت بھوک لگی ہے رامین نے نور کو ٹرے پکڑتے ہوئے کہا

ابھی وہ ٹرے رکھ ہی رہی تھی کے دروازے پر دستک ہوئی

کیا ہوا رامین نے آواز دیتے ہوئے کہا

کچھ نہیں شاید باہر کوئی ہے میں دیکھتی ہوں

نور نے جیسے ہی دروازا کھولا تھا سامنے موجود شخصیت کو دیکھ کر ایک پل کو دل کی دھڑکن روک سی گئی تھی

مگر اگلے ہی لمحے اُس نے خود پر قابو پاتے جیسے ہی دروازا بند کرنے کی کوشش کی تھی ماہیر اُس کی کوشش کو ناکام بناتا اندر داخل ہوا تھا

جبکہ اُسے اندر اتا دیکھ کر نور کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی پر اُس کی یہ کوشش ناکام بناتے ہوئے ماہیر نے اُس کی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا اور وہ کیسی کٹی ہوئی پتنگ کی طرح اُس کے سینے الگی تھی

کتنے ہی لمحے وہ آس پاس سے بے خبر ایک دوسرے میں گم کھڑے تھے جب اچانک ہی نور نے ماہیر کا ہاتھ جھٹکا تھا

کیوں آئے ہو تم یہاں نور نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

نور پلیز مجھے معاف کر دو میں جانتا ہوں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے پلیز مجھے معاف کر دو

جبکہ اُس کی بات سُن کر بے ساختہ نور نے قہقہہ لگایا تھا

مجھ جیسی بدکردار لڑکی سے مانگنا ماہیر منظور شاہ تمہیں زیب نہیں دیتا ہے اس لیے بہتر کے تم یہاں سے چلے جاو

نور روکو پلیز ایک بار صرف ایک بار میری بات سُن لو میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے پر تم تو جانتی ہو نہ کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں ماہیر نے بے بسی سے کہا تھا

پیار کا لفظ تمہارے منہ سے بلکُل بھی اچھا نہیں لگتا تم جانتے بھی ہو پیار کا مطلب کیا ہوتا ہے سب سے ضروری بھروسہ ہوتا ہے اُس شخص پر جس سے ہم

پیار کرتے ہیں اور جس رشتے میں بھروسہ نہ ہو وہ کبھی پروان نہیں چڑھتا بلکُل ہمارے رشتے کی طرح نور نے جزبات سے چور لہجے میں کہا تھا

نور پلیز ایسا مت کرو مجھے ایک موقع تو دو میں وعدہ کرتا ہوں میں سب ٹھیک کر دوں گا کبھی کوئی دُکھ تم تک نہیں آنے دوں گا

ماہیر اب اس سب کا کوئی فائدہ نہیں ہے میں چاہ کر بھی تم پر اعتماد نہیں کر سکتی تم نے میرا اعتبار میرا بھروسہ سب توڑ دیا ہے آج بھی اگر سچائی تمہارے سامنے نہ آتی تو کیا تم پھر بھی یہاں آتے نور نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

جبکہ اُس کی بات سُن کر ماہیر کا جھُکا ہوا سر مزید جھُک گیا تھا

چلے جاؤ ماہیر میں ویسے بھی اس سب سے نجات چاہتی ہوں میرے نزدیک اب اس رشتے کی کوئی وقعت نہیں ہے بلکہ میں تو چاہتی ہوں کہ جتنی جلدی ہو سکے تم مجھے اس رشتے سے نجات دے دو تاکہ میں سکون سے رہ سکوں

جبکہ اُس کی بات سُن کر ماہیر نے تڑپ کر اپنا سر اُٹھایا تھا

نہیں پلیز نور ایسی بات پھر کبھی مت کرنا میں چاہ کر بھی تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتا اگر میں ایسا کروں گا تو مر جاؤں گا اسے تم میری خود غرضی سمجھو یا کُچھ بھی مگر میں تمہیں خود سے دور کبھی نہیں جانے دوں گا

میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے پر اس غلطی کی اتنی بڑی سزا مت دو نور

میں سہہ نہیں پاؤں گا ماہیر نے بے بسی سے کہا تھا

اُداسیوں کا یہ موسم بدل بھی سکتا تھا

وہ چاہتا تو میرے ساتھ چل بھی سکتا تھا

وہ شخص !تُونے جِسے چھوڑنے میں جلدی کی

تیرے مِزاج کے سانچے میں ڈھل بھی سکتا تھا

وہ جلدباز !خفا ہو کے چل دیا ,ورنہ

تنازعات کا کُچھ حل نِکل بھی سکتا تھا

انا نے ہاتھ اُٹھانے نہیں دیا ورنہ

میری دعا سے ,وہ پتھر پِگھل بھی سکتا تھا

تمام عُمر تیرا اِنتظار رہا مُحسِن

.یہ اور بات کہ راستہ بدل بھی سکتا تھا

تو ٹھیک ہے پھر تمہاری مرضی مگر میری ایک بات یاد رکھنا ماہیر منظور شاہ میں
تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی اور اگر تم یہ سوچتے ہو کے مجھے طلاق نہیں دو

گے تو میں تمہاری قیدی بن جاؤں گی تو یہ تمہاری بھول ہے یہ وہ نور نہیں ہے جو تم سے پیار کرتی تھی جو تمہارے پیار کی خاطر ہر تکلیف خوشی خوشی سہہ لیتی تھی وہ نور تو اُسی دن مر گئی تھی جس دن تم نے آدھی رات کو بغیر سوچے سمجھے مجھے گھر سے نکال دیا تھا

اب جو نور تمہارے سامنے کھڑی ہے وہ خود کے لیے جینا سیکھ چکی ہے اُس کے لیے یہ بات معنی نہیں رکھتی کے تم ہو یا نہیں نور نے پر اعتماد لہجے میں کہا تھا اپنی بات کہہ کر وہ روکی نہیں تھی بلکہ تیز تیز قدم لیتی کمرے میں داخل ہو گئی تھی

جبکہ پیچھے ماہیر کھڑا قسمت کی ستم ظریفی پر آنسو بہا رہا تھا اُس نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی جنت کو تباہ کر دیا تھا اور اب وہ خالی ہاتھ رہ گیا تھا کسے ہرے ہوئے جواری کی طرح اُس نے واپسی کی راہ لی تھی جب اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی چاپ سُنائی دی تھی

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

روکو ماہیر کہاں جا رہے ہو رامین نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

جبکہ جواب میں ماہیر خاموش ہی رہا تھا

ماہیر کو مسلسل خاموش دیکھ کر رامین پھر سے گویا ہوئی دیکھو ماہیر نور کے لیے یہ سب اتنا آسان نہیں ہے بلکہ کسی بھی لڑکی کے لیے سب سے تکلیف دہ لمحہ ہوتا ہے جب کوئی اُس کے کردار کے بارے میں بات کرے اور وہ بھی ایسا شخص جس پر ہم آنکھ بند کر کے بھروسہ کرتے ہوں

رامین کی بات سُن کر ماہیر نے شرمندگی سے اپنا سر جھکا لیا تھا

تمہیں ہمت سے کام لینا ہوگا ماہیر

میں جانتا ہوں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے پر میں واقعی بہت شرمندہ ہوں میں گمراہ ہو گیا تھا پر اب جب میں سب جان گیا ہوں تو خود سے نظریں ملانے کے قابل بھی نہیں رہا

ماہیر نور جا رہی ہے پلیز اُسے روک لو کیونکہ اگر وہ ایک بار چلی گئی تو تمہاری دسترس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے باہر ہو جائے گی رامین نے ماہیر کی سماعتوں پر گویا دھماکہ کیا تھا

میں سمجھ نہیں

نور نے سکولرشیپ کے لیے اپلائی کیا تھا اُس کی سلیکشن ہوگی ہے اور وہ ہائیر سٹڈیز کے لیے یورپ جانا چاہتی ہے کل اُس کی فلائٹ ہے تمہارے پاس یہ آخری موقع ہے ماہیر اگر سچ میں آپ نور سے محبت کرتے ہیں تو اُسے اس طرح سب سے بد دل ہو کر نا جانیں دیں

میں سمجھ گیا تم فکر نہیں کرو میں پوری کوشش کروں گا کہ نور با خوشی یہاں سے جائے پھر چاہے وہ میرے ساتھ رہنا چاہے یا نہیں میں اُسے مجبور نہیں کروں گا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ کبھی بھی میری وجہ سے اُسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی بلکہ اُسے دی ہر تکلیف کا میں ازالہ کروں گا پھر چاہے اس کے لیے مجھے اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑا جائے میں پیچھے نہیں ہٹوں گا ماہیر نے ایک عظم سے کہا تھا

اب آگئے کیا ہونے والا تھا یہ تو وقت ہی جانتا تھا

یہ دُوریاں تو فقط ہوش کا تقاضہ ہیں

.میرے خیال کی دُنیا میں میرے پاس ہو تم

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

نور نے کھڑکی سے اُس ستمگر کو جاتے دیکھا تھا

کاش ماہیر تم نے وہ سب نہ کیا ہوتا میں چاہ کر بھی تمہیں معاف نہیں کر پا رہی

نور نے روتے ہوئے کہا تھا اُس کے ہاتھ کھڑکی سے ہٹ گئے تھے اور وہ اُس کے

ساتھ ہی بیٹھتی چلی گئی تھی آنسوں تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے

اُس ستمگر کے ساتھ گُزرا ہر لمحہ کسی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا

اُنہیں یادوں میں گم کب اُس کی آنکھ لگی پتا بھی نہ چلا

------ --------------------------------

نور تم نے پیکنگ کر لی رامین نور کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے استفسار کیا

نہیں پتا نہیں کیوں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے کُچھ بہت برا ہونے والا ہے۔

تم خامخواہ میں پریشان ہو رہی ہو ایسا کُچھ بھی نہیں ہے رامین نے تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا

رامین کُچھ بھی ٹھیک نہیں ہے سب بکھر رہا ہے میں چاہ کر بھی خود کو سنبھال نہیں پا رہی اُس کی معافی کے دو بول مجھے پگھلنے پر مجبور کر رہے ہیں نور نے روہانسی آواز میں کہا تھا

تم کیا چاہتی ہو نور رامین نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

پتا نہیں میں اپنا فیصلہ اللہ پر چھوڑ چکی ہوں اب جو انہیں منظور وہ ہی مجھے بھی منظور

نور ادھر دیکھو میری طرف پریشان نہیں ہو اللہ پاک سب بہتر کریں گے تم ہمت نہ ہارو

---- ------------- -------------- ----------------------

ہیلو بھائی آپ کہاں ہیں میں کب سے آپ کو کال کر رہا ہوں سمیر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا تھا

وہ کل رات سے کئی بار ماہیر کو کال کر چکا تھا پر اُس کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا اس لیے جلد بازی میں استفسار کیا

لیکن آگےئ سے جو خبر اُسے ملی وہ اُس کے ہوش اُڑانے کے لیے کافی تھی

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ماہیر بھائی کا ایکسیڈینٹ ؟ وہ کس ہسپتال میں ہیں ؟

اچھا ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں بہت شکریہ سمیر نے کال بند کرتے ہوئے کہا تھا

وہ جیسے ہی پیچھے مڑ ہانیہ بیگم کو اپنا منتظر پا لئے کیا ہوا ماہیر کو سمیر میں تم سے پوچھا رہی ہوں کیا ہوا ہے میرے بیٹے کو وہ ٹھیک تو ہے

موم بھائی کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے وہ ہسپتال ہے میں وہیں جا رہا ہوں

میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں

ٹھیک ہے آجائیں سمیر جانتا تھا اگر روکنا فضول ہے کیونکہ وہ نہیں مانیں گی اور پہلے ہی بہت دیر ہو گئی تھی اس لیے اُنھیں ساتھ لے کر وہ ہسپتال کی جانب روانہ ہوا تھا

موم پلیز سنبھالیں خود کو آپ یہاں روکیں میں رسیپشن سے روم نمبر پوچھ کر آتا ہوں سمیر نے تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا کیونکہ اس وقت ہانیہ بیگم کی حالت قابلِ رحم تھی انھوں نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا تھا

ایکسکیوزمی یہاں ایک پیشنٹ آئے ہیں کُچھ دیر پہلے جن کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے آپ مجھے بتا سکتی ہیں وہ کس روم میں ہیں۔

سر آپ اُن کے

Reletive

ہیں۔

جی وہ میرے بھائی ہیں آپ پلیز جلدی بتایں

سر روم نمبر 207 ہے وہ اس وقت آپریشن تھیٹر میں ہیں رسیپشنیسٹ نے پروفیشنل انداز میں کہا تھا

شکریہ

ایکسکیوزمی ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا کیسا ہے اب ڈاکٹر جیسے ہی آپریشن تھیٹر سے باہر آیا تھے ہانیہ بیگم نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

دیکھیں ان کی کنڈیشن بہت خراب ہے اگر اگلے چوبیس گھنٹے میں انھیں ہوش نہ آیا تو ہم کچھ نہیں کر سکیں گے آپ دعا کریں کہ انھیں ہوش اجائے نہیں تو انھیں بچانا **مشکل** ہو جائے گا ڈاکٹر نے **پروفیشنل** انداز میں کہا تھا

جبکہ ڈاکٹر کی بات سُن کر ہانیہ بیگم وہیں ڈھ گئی تھیں سمیر نے با **مشکل** انھیں سنبھالا تھا

موم سنبھالیں خود کو بھائی انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گیں

ہیلو ہاں سمیر بولو

رامین مجھے نور بھابھی سے بات کرنی ہے پلیز ان سے بات کروا دو

کیا ہوا سمیر سب ٹھیک تو ہے تم کُچھ پریشان لگ رہے ہو

رامین بھائی کی کنڈیشن بہت کریٹیکل ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اگر انھیں اگلے چوبیس گھنٹے میں ہوش نہ آیا تو وہ کُچھ نہیں کر سکیں گے

سمیر تم فکر مت کرو انشاء اللہ ماہیر بھائی جلدی ٹھیک ہو جائیں گے

رامین پلیز تم نور بھابھی کو لے کر ہسپتال آجاؤ نہیں تو سب ختم ہو جائے گا پلیز

سمیر نے التجایا انداز میں کہا تھا

ٹھیک ہے میں نور سے بات کر کے تمہیں بتا دوں گی

نور جلدی چلو ہمیں ہسپتال جانا ہے

کیوں کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نور نے ڈرتے ہوئے استفسار کیا تھا صبح سے ہی

اُس کا دل کسی انہونی کا پتا دے رہا تھا

ماہیر بھائی کا ایکسیڈینٹ ہوگیا ہے وہ اس وقت ہسپتال میں ہیں اُن کی کنڈیشن بہت کریٹیکل ہے ڈاکٹرز نے کہا ہے کہ اگر انہیں چوبیس گھنٹے کے اندر ہوش نہ آیا تو اُن کا بچنا مشکل ہے

جبکہ رامین کی بات سُن کر نور کے دل کی دھڑکن روک سی گئی تھی اُسے لگا وہ اب کبھی سانس نہیں لے پائے گی مگر اگلے ہی پل خود کو مظبوط کر کے جب وہ گویا ہوئی تو اپنے ساتھ ساتھ رامین کو بھی حیران کر گئی

میں نہیں جاؤں گی

یہ تم کیا کہہ رہی ہو نور رامین نے حیرانگی سے استفسار کیا تھا سامنے موجود لڑکی اسے اس وقت کوئی اور ہی لگی تھی

یہ وہ تو نہیں تھی جسے وہ جانتی اُس کی دوست تو کسی کو تکلیف میں دیکھا کر اپنی تکلیف بھول جاتی تھی

میں بلکل ٹھیک کہہ رہی ہوں نور نے بامُشکل اپنے آنسو پر قابو پاتے ہوئے کہا تھا

نور تم اتنی خود غرض کیسے ہو سکتی ہو ماہیر کو تمہاری ضرورت ہے وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے

مجھے بھی اس کی ضرورت تھی جب اُس نے بیچ راستے میں مجھے تنہا چھوڑ دیا تھا

نور میں جانتی ہوں کہ ماہیر نے غلط کیا پر تم بھی سہی نہیں کر رہی

بس میں نے کہہ دیا کہ مجھے نہیں جانا تو بس نہیں جانا میں مزید اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی

نور میری بات سُنو

مجھے کُچھ نہیں سُننا تم جا سکتی ہو

🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹

ٹھیک ہے نور میں جا رہی ہوں لیکن ایک بات یاد رکھنا تم بہت پچھتاؤ گی اگر ماہیر بھائی کو کُچھ ہو گیا کیونکہ میں جانتی ہوں منہ سے چاہے تم اقرار نہ کرو پر میں جانتی ہوں کہ آج بھی تم اُن سے اُتنی ہی محبت کرتی ہو جتنی پہلے کرتی تھی

رامین کہتے ساتھ ہی روم سے باہر نکل گئی

اور پیچھے نور تب سے روکے آنسوں کو مزید نہیں روک پائی

تم سہی کہہ رہی ہو رامین میں آج بھی اُس سے اُتنی ہی محبت کرتی ہوں جتنی پہلے کرتی پر میں چاہ کر بھی اُس کا سامنا نہیں کر سکتی کیونکہ اگر میں نے ایسا کیا تو میں ٹوٹ کر بکھر جاؤں گی اور اس بار میں ایسا نہیں ہونے دے سکتی کیونکہ میرے ساتھ ایک اور وجود جڑ چُکا ہے ایک عورت تو ٹوٹ سکتی ہے پر ایک ماں نہیں

شام کے چار بج رہے تھے جب دروازے پر دستک ہوئی رامین اس وقت گھر پر موجود نہیں تھی اس لیے مجبوراً نور کو ہی جانا پڑا

اُس نے جیسے ہی دروازا کھولا سامنے ہی سمیر کو کھڑا پایا

سمیر تم یہاں ابھی وہ کہہ ہی رہی تھی جب اُس سمیر کے پیچھے کھڑی ہانیہ بیگم نظر آئیں جن کی حالت قابلِ رحم تھی تب ہی نور نے سائیڈ پر ہو کر انھیں اندر آنے کی اجازت دی

آپ لوگ اس وقت یہاں سب خیریت تو ہے نور نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا تھا

بیٹا میں تم سے کُچھ مانگنے آئی ہوں امید کرتی ہوں تم مجھے خالی ہاتھ نہیں بھیجو گی

آنٹی ایسی کونسی چیز ہے جو میں آپ کو دے سکتی ہوں نور نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

میرا بیٹا

تم مجھے میرا بیٹا لوٹا دو ایک ماں تم سے اپنے بیٹے کی زندگی کی بھیک مانگتی ہے میں جانتی ہوں بیٹا کے میرے بیٹے نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے پر میں مجبور ہوں بیٹا ماہیر تم سے بہت پیار کرتا ہے اُس سے غلطی ہوئی ہے میں مانتی ہوں پر

وہ دل کا برا نہیں ہے یا شاید میں ایک ماں ہوں اسی لیے یہ سب کہہ رہی ہوں ہانیہ بیگم نے روتے ہوئے اپنے ہاتھ نور کے سامنے جوڑے تھے

یہ دیکھو میرے جوڑے ہوئے ہاتھ صرف ایک بار اُس سے مل لو اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاؤں بھی پکڑ سکتی ہوں

اس سے پہلے کے ہانیہ بیگم جھکتی نور نے ہاتھ بڑھا کر انھیں تھام لیا تھا۔

آنٹی پلیز آپ یہ سب نہ کریں میں آپ کے ساتھ ضرور چلوں گی

تم سچ کہہ رہی ہو

جی آپ روکیں میں چادر لے کر آتی ہوں نور نے آہستگی سے کہا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

وہ جیسے ہی ہسپتال میں داخل ہوئے نور کو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا

ہر قدم بھاری ہو رہا تھا دماغ میں ہزاروں سوال گردش کر رہے تھے

پتا نہیں وہ ستمگر کیسا ہوگا ؟

جبکہ نور کو وہاں دیکھ کر رامین کو خوشی ہوئی تھی

تب ہی نور اُس کے قریب آکر بیٹھی

تم ٹھیک ہو نور رامین نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

جواب میں نور نے محض سر ہلانے پر اتفاق کیا تھا

تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آیا

مبارک ہو انھیں ہوش آگیا ہے ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا تھا جبکہ ڈاکٹر کی بات سُن کر سب نے شکر ادا کیا تھا جبکہ ہانیہ بیگم تو شکرانے کے نوافل ادا کرنے چلی گئیں تھیں

آپ میں سے نور کون ہے نرس نے اُن سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جی میں ہوں

پیشنٹ بار بار آپ کا نام لے رہے ہیں آپ جا کر مل لیں اُن سے نرس نے جیسے ہی کہا تھا نور کو اپنا دل بے قابو ہوتا

محسوس ہوا تھا تب ہی اُس نے رامین کی جانب دیکھا تھا جس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اُسے اندر جانے کا اشارہ کیا تھا

اپنے دل کی کیفیت پہ بامشکل قابو پاتے ہوئے وہ اندر داخل ہوئی تھی پر سامنے ہی اُس دشمنِ جاں کو پٹیوں میں لپٹا دیکھ کر ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اُس کا دل مٹھی میں جکڑ لیا ہو

جبکہ کسی کے قدموں کی آہٹ سُن کر ماہیر نے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں اور سامنے ہی نور کو کھڑا دیکھ کر اُس نے سکون سے آنکھیں موند لیں تھیں جو اب چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی اُس تک پہنچی تھی اور پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی تھی

کیوں کرتے ہو تم میرے ساتھ ایسا جانتے ہو کہ تمہیں تکلیف میں دیکھ کر مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے پر تمہیں اس سے کیا تمہیں تو مزہ آتا ہے نہ مجھے تکلیف دے کر نور نے روہانسی آواز میں استفسار کیا تھا

تم سے کس نے کہا تمہیں تکلیف میں دیکھ کر مجھے خوشی ہوتی ہے ماہیر نے آہستگی سے کہا تھا

جبکہ اُس کی بات سُن کر نور اپنی جگہ سے اُچھلی تھی وہ تو اُس سویا ہوا سمجھ رہی تھی

تم ٹھیک ہو اپنی خفت مٹانے کے لیے اُسے نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

جبکہ اُس کی بات سُن کر ماہیر نے اثبات میں سر ہلایا تھا

میں آنٹی کو بلا کر آتی ہوں نور نے ہربڑاتے ہوئے کہا تھا

جبکہ اُس کی بات سُن کر ماہیر نے تیزی سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنی جانب کھینچا تھا جس سے وہ اُس کے سینے سے الگی تھی

روکو اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے مجھے تمہیں دیکھنے تو دو ایسا لگ رہا ہے جیسے سالوں بعد تمہیں دیکھ رہا ہوں ماہیر نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا

ماہیر چھوڑو مجھے نور نے احتجاج کرتے ہوئے کہا تھا

کیا تم واقعی چاہتی ہو کہ میں تمہیں چھوڑ دوں ماہیر نے سوالی انداز میں استفسار کیا تھا

ہاں نور نے یک لفظی جواب دیتے ہوئے کہا تھا

تو ٹھیک ہے دعا کرو کہ ماہیر شاہ مر جائے ماہیر نے نور کو چھوڑتے ہوئے کہا تھا

جبکہ اُس کی بات سُن کر نور نے تڑپ کر اپنا ہاتھ ماہیر کے منہ پر رکھ تھا

کیسی باتیں کر رہے ہو تم اگر تمہیں کُچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا نور نے روہانسی آواز میں استفسار کیا تھا

تمہیں مجھ سے آزادی مل جاتی تم تو یہ ہی چاہتی تھی نہ

خبر دار ماہیر جو اب مجھ پر مزید کوئی الزام لگایا تم نے تم جانتے بھی ہو تمہیں اس حال دیکھ کر مجھے کتنی تکلیف ہو رہی ہے میری غلطی ہے مجھے یہاں آنا ہی چاہیے تھے نور نے اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا تھا

اس سے پہلے کے وہ باہر جاتی ماہیر نے پھر سے اُس کی کلائی پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا

I'm sorry Noor

مجھے معاف کر دو میں جانتا ہوں جو میں نے کیا وہ معافی کے لائق نہیں ہے تم چاہے مجھے کوئی بھی سزا دے دو پر پلیز مجھ سے دور مت جاؤ میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر جانتا ہوں تم پر بھروسہ نہ کر کے میں نے سب سے بڑی غلطی کی تھی پر میں بے بس ہو گیا تھا مجھے کُچھ سمجھ نہیں آرہا تھا پلیز نور تم مجھے معاف کر دو پلیز ماہیر نے باقاعدہ ہاتھ باندھتے ہوئے کہا تھا

نہیں ماہیر اب بہت دیر ہو چکی ہے بہتر ہے کہ ہمارے راستے جُدا ہو جائیں نور نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تھا

ٹھیک ہے نور تم جیسے چاہتی ہو ویسا ہی ہوگا ماہیر نے کہتے ساتھ ہی آنکھیں بند کر لیں تھیں

جبکہ نور تیزی سے باہر نکل گئی تھی کئی آنسوں اُس کی آنکھوں سے نکلے تھے جنہیں اُس نے بے دردی سے صاف کیا تھا

ایک ہفتے بعد

ماہیر ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر واپس آگیا تھا وہ کئی بار نور سے معافی مانگ چُکا تھا پر اُس کی ایک ہی ضد تھی کہ وہ اب ماہیر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی

فلائٹ مس ہونے کی وجہ سے وہ جا نہیں سکی تھی نیکسٹ فلائٹ اگلے مہینے کی تھی

نور مجھے تم سے کُچھ ضروری بات کرنی ہے وجدان شاہ نے نور کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

جبکہ نور تو اپنے بابا کو دیکھ کر خوشی سے اُن کے گلے لگی تھی ۔

نور تم ماہیر کو معاف کر دو بچے غلطیاں انسانوں سے ہوتی ہیں اور انسان تو ویسے بھی خطا کا پتلا ہے اللہ پاک بھی معاف کرنے والے کو پسند کرتے ہیں اس لیے بیٹا اُسے معاف کر دو وہ بچہ کئی بار مجھ سے معافی مانگ چکا ہے وہ اپنی غلطی پر بہت شرمندہ ہے اور شرمندہ شخص کو اور شرمندہ نہیں کرتے بیٹا

بابا آپ بھی اُسی کی سائیڈ لے رہے ہیں

میں کسی کی سائیڈ نہیں لے رہا میں تو تمہیں سمجھا رہا ہوں کہ جس راستے پر تم چل پڑی ہو وہاں کانٹوں کے علاؤہ کُچھ بھی نہیں ملے گا کہیں ایسا نہ ہو کے تم اُسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھو دو اپنا خیال رکھنا

وجدان شاہ نے نور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور کمرے سے نکل گئے جبکہ نور کو عجیب سی کشمکش میں مبتلا کر گئے تھے

تو جو نظروں کے سامنے کل ہوگا نہیں
تُجھ کو دیکھے بن میں مر نہ جاوں کہیں

نور اور رامین صبح کی چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھیں جب اُن کی نظر دروازے سے آتے ماہیر سے ٹکرائی

رامین تم جاؤ نور نے رامین کو اشارتاً کہا تھا

تم پھر سے آگئے رامین کے جاتے ہی نور نے سوالی نظروں سے ماہیر کی طرف دیکھتے ہوئے استفسار کیا تھا

تمہیں میرا آنا اچھا نہیں لگا تو میں چلا جاتا ہوں

میں نے ایسا کب کہا نور نے ہربڑاتے ہوئے کہا

مطلب تمہیں میرا آنا اچھا لگا

ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے اب نور نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا

نور میں نے تمہارے ساتھ جو بھی کیا پلیز مجھے معاف کر دو میں جانتا ہوں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے پر پلیز مجھے معاف کر دو

میں نے تمہیں معاف کیا ماہیر نور نے آہستگی سے کہا تھا

تم سچ کہہ رہی ہو

نور نے اثبات میں سر ہلایا تھا

نور میں تمہیں بتا نہیں سکتا میں کتنا خوش ہوں

Thank you thank you so much

میں بھی بہت خوش ہوں آج نور نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

تیرے کس کس خیال کو دل سے جدا کروں

میرے ہر خیال میں تیرا ہی خیال رہتا ہے

ختم شدہ